e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 4 Tuesday , September 29 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۴) لکھنؤ، بروز منگل ۲۹-ستمبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۶/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

پی ایم مودی نے بھگت سنگھ کوخراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی، 28 ستمبر (یواین آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے پیر کوانقلابی مجاہد آزادی شہید بھگت سنگھ کے یوم پیدائش پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔انہوں نے ان کی ناقابل تسخیر ہمت اور بہادری کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہندوستان کی آزادی کی تحریک کونئی رفتاردی اور ملک کے لیے ہر قربانی دینے کاان کا جذبہ ہندوستانی نوجوانوں کی ہمت اور عزم کی لازوال علامت ہے۔مسٹر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، شہید بھگت سنگھ کوان کے یوم پیدائش پر میرادلی سلام۔ انہوں نے اپنی ناقابل تسخیر ہمت اور بہادری کے ذریعے آزادی کی تحریک کونئی رفتاردی۔ملک کے وقار کے لیے سب کچھ قربان کرنے کاان کا جذبہ ہندوستانی نوجوانوں کی ہمت اور عزم کی علامت ہے۔وزیر اعظم کے پیغام میں برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف ہندوستان کی جدوجہد میں بھگت سنگھ کی لازوال میراث اور ہندوستانی نوجوانوں کی نسلوں پران کے مسلسل اثر کواجاگر کیا گیا۔

یوپی میں کانگریس تنظیم کے حوالے سے راہل نے کی اہم میٹنگ

نئی دہلی، 28 ستمبر (یواین آئی) کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے پیر کے روز اتر پردیش میں انتخابی اتحاد کے سلسلے میں میٹنگ کرنے کے ساتھ ہی حال ہی میں دہلی یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات میں این ایس یو آئی کوملی شکست کا بھی جائزہ لیا۔کانگریس ذرائع نے بتایا کہ پارٹی اکتوبر تک اتر پردیش میں انتخابی اتحاد اور ٹکٹوں کی تقسیم کا کام مکمل کرنا چاہتی ہے۔اتر پردیش کانگریس کے انچارج راجندر پال گوتم اکتوبر تک اتحاد کے ساتھ ساتھ ٹکٹوں کی تقسیم کا کام مکمل کرنا چاہتے ہیں اور مسٹر گاندھی نے بھی اس سلسلے میں اپنی رضامندی دے دی ہے۔ذرائع کے مطابق،کانگریس کا ماننا ہے کہ اتر پردیش میں ووٹ چوری کے معاملے کے بعد پارٹی کی پوزیشن مضبوط ہوئی ہے اور لوگوں کا مسٹر گاندھی کی قیادت پر اعتماد بڑھا ہے۔پارٹی کا یہ بھی کہنا ہے کہ سماجوادی پارٹی کے ساتھ اس کا اتحاد پروقار ہونا چاہیے اور اسی لیے اکتوبر تک اتحاد کوحتمی شکل دینے کی تیاری ہے۔

انتخابی کمیشن تنازع پر سنجیدگی سے لڑائی لڑے گی کانگریس: کھرگے

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھرگے نے کہا ہے کہ انتخابی کمیشن سے جڑے تنازع پر پارٹی سنجیدگی سے لڑائی لڑے گی اور اس مسئلے پر آگے کی حکمت عملی طے کرنے کے لیے منگل کو یہاں پارٹی کی اعلیٰ ترین پالیسی ساز اکائی کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ بلائی گئی ہے۔مسٹر کھرگے نے پیر کو صحافیوں سے کہا کہ میٹنگ میں اس مسئلے پر بات چیت ہوگی اور ورکنگ کمیٹی کے تمام اراکین اپنی تجاویز دیں گے۔انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ پورے ملک،جمہوریت کے وجوداور ملک کے مستقبل سے جڑا ہے،اس لیے کانگریس اس کے تعلق سے بے حد سنجیدہ ہے۔انہوں نے کہا کہ چناؤ کمیشن کے اپنے لوگوں نے ہی اس کے تعلق سے سوال اٹھائے ہیں۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ کیرالہ کے سابق چیف سکریٹری نے بھی کہا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر نے ان سے الیکشن لڑنے کوکہا تھا۔اس انکشاف سے پتہ چلتا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر بی جے پی کی آئیڈیالوجی کا پرچار کررہے ہیں اور بی جے پی کارکن بن گئے ہیں۔

جنسی ہراسانی معاملے میں برج بھوشن سنگھ کونوٹس

نئی دہلی۔(ایجنسی)ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا(ڈبلیوایف آئی) کے سابق صدراور بی جے پی لیڈر برج بھوشن شرن سنگھ کی مشکلات میں پھر اضافہ ہوسکتا ہے۔خاتون پہلوانوں نے ایک بار پھر جنسی ہراسانی معاملے میں عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔برج بھوشن سنگھ کے بری ہونے کے مجسٹریٹ کورٹ کے فیصلے کو سیشن کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔راؤز ایونیوکورٹ نے اس اپیل پر برج بھوشن اور ونودتومر کونوٹس جاری کر جواب طلب کیا ہے۔راؤز ایونیوکورٹ کے خصوصی جج دگ ونے سنگھ نے پیر (28 ستمبر) کونوٹس جاری کر جواب طلب کیا ہے۔(بقیہ صفحہ 3 پر)

اجین میں 650 سال قدیم شاہی مسجد کے انہدم کے خلاف عرضی ہائی کورٹ سے خارج

ہائی کورٹ نے مسجد کے ایک حصہ کوتوڑنے کی اجازت دینے والے حکم پر روک لگانے سے انکار کیا،مسجد پر بلڈوزر کارروائی سے قبل ہنگامہ، احتجاجی مظاہرین پر پولیس نے کی لاٹھی چارج اور داغے آنسوگیس کے گولے،انتظامیہ نے 2500 پولیس اہلکاروں کوتعینات کیا

اجین (ایجنسی) اندور ہائی کورٹ کی ڈبل بنچ نے اجین شاہی مسجد کمیٹی کے ذریعہ داخل عرضی کو خارج کردیا ہے۔عدالت نے انتظامیہ کوسڑک کی چوڑائی بڑھانے سے متعلق پروجیکٹ کو آگے بڑھانے اور مسجد کے ایک حصہ کوتوڑنے کی اجازت دینے والے حکم پرروک لگانے سے بھی انکار کردیا ہے۔عدالت کے اس فیصلہ کے بعد انتظامیہ اب سڑک چوڑی کاری کے کام میں مسجد کے ایک حصہ کو ہٹانے کا عمل آگے بڑھا سکتا ہے۔شاہی مسجد کمیٹی نے ذیلی عدالت یا متعلقہ اتھارٹی کے حکم کے خلاف یہ عرضی داخل کی تھی،جس میں مسجد کے حصے کوتوڑنے پرروک لگانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔حالانکہ ڈبل بنچ نے اس اپیل کوقبول کرنے سے منع کردیا۔کمیٹی کا مطالبہ تھا کہ مسجد کے کسی بھی حصے کوگرائے جانے سے روکا جائے۔اس معاملہ پر ڈبل بنچ نے دونوں فریقین کی دلیلوں پر غور کرنے کے بعد کمیٹی کے ذریعہ داخل اس عرضی کوخارج کرنے کا فیصلہ سنایا۔عدالت کے اس سخت رخ کے بعد انتظامیہ کے لیے سڑک کی چوڑائی بڑھانے کاراستہ ہموار ہوگیا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ اجین میں 'سنہستھ 2028' کی تیاریوں کے تحت کنٹھال چوراہے سے گوپال مندر تک تقریباً 900 میٹر طویل راستہ کو 15 میٹر چوڑا کرنے کا عمل جاری ہے۔سڑک کی چوڑائی بڑھانے کے عمل میں 7 مذہبی مقامات نشان زد کیے گئے تھے، جن میں سے بیشتر کے متاثرہ حصوں کو پہلے ہی ہٹایا جا چکا ہے۔قریب میں واقع بوہرہ سماج کی مسجد کوبھی آپسی اتفاق سے ہٹالیا گیا تھا،لیکن اب سارا تنازعہ شاہی مسجد کے حصے سے متعلق گہرایا ہوا ہے۔

اجین کے ابدال پورہ علاقے میں شاہی مسجد کے ایک حصے کوتوڑنے کی کارروائی کو لے کر ہنگامہ برپا ہے۔صورتحال یہ ہے کہ شدید مخالفت کے درمیان اب مسلم معاشرے کامختلف موقف ہے۔ایک گروپ خود ہی مسجد کے حصے کو ہٹانے کے لیے تیار ہے،جبکہ دوسرا گروپ مخالفت کررہا ہے۔گزشتہ 2 دنوں سے شاہی مسجد کومنہدم کیے جانے کی خبروں کے بعد مقامی لوگ اور مسلم سماج کے افراد بڑی تعداد میں مسجد کے باہر جمع ہوکر احتجاج کررہے ہیں۔اتوار کی رات جب پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ جے سی بی اور پوکلینڈ مشینیں موقع پر پہنچیں تو لوگ سڑکوں پر نکل آئے اور پولیس انتظامیہ کے خلاف نعرے بازی کرنے لگے۔ احتجاجی مظاہرے میں خواتین بھی نظر آئیں۔حالات پر قابو پانے کے لیے انتظامیہ نے موقع پر تقریباً 2500 پولیس اہلکاروں کوتعینات کیا ہے اور مسجد کے 500 میٹر کے دائرے میں بیریکیڈنگ کرکے آمدورفت مکمل طور پر روک دی ہے۔پولیس اور انتظامی عہدیداروں کے سمجھانے کے بعد بھیڑ پرسکون ہوگئی تھی۔پوری رات جاری کشیدگی کے بعد امید ظاہر کی جارہی تھی کہ پیر کی صبح اتفاق رائے سے مسجد کا متنازعہ حصہ توڑ دیا جائے گا،لیکن ایسا نہیں ہوا اور پیر کے روز بھی احتجاجی مظاہرے جاری رہے۔اس دوران پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے آنسوگیس کے گولے داغے اور لاٹھی چارج کیا۔علاقے میں سیکیورٹی سخت کرنے کے لیے ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) کے اہلکاروں کوبھی تعینات کیا گیا ہے۔(بقیہ صفحہ 3 پر)

مسجد کمیٹی کے وکیل کا بیان

مسجد کمیٹی کی جانب سے پیروی کرنے والے وکیل اظہر وارثی نے بتایا کہ اس سے قبل 9 ستمبر کو یک رکنی بنچ نے درخواست پر اپنا حکم جاری کیا تھا۔انہوں نے کہا کہ اس حکم میں ماسٹر پلان کے مطابق کارروائی کرنے اور اس پر عمل درآمد کی ہدایت دی گئی تھی۔اس کے بعد مسجد کمیٹی کی جانب سے ڈویژن بنچ میں رٹ اپیل دائر کی گئی۔سماعت کے دوران عدالت کے سامنے سڑک کی توسیع کے لیے متبادل راستہ تلاش کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔وارثی کے مطابق انتظامیہ اور مسجد کمیٹی کے درمیان ہونے والی بات چیت میں مسجد کے تقریباً تین فٹ حصے کو برقرار رکھنے کا معاملہ بھی زیرغور آیا تھا۔دوسری جانب میونسپل کارپوریشن نے اپنے حلف نامے میں کہا تھا کہ سڑک کی توسیع کے دوران مسجد کی جوزمین لی جائے گی،اس کے عوض ضابطے کے مطابق ایف اے آر (فلورایریا ریشو) اور ٹی ڈی آر (ٹرانسفر ایبل ڈیولپمنٹ رائٹس) کا فائدہ دیا جائے گا۔ڈویژن بنچ نے میونسپل کارپوریشن کواپنے حلف نامے میں درج شرائط پر عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔

شہر قاضی کی امن کی اپیل

اجین شہر کے قاضی خلیق الرحمٰن نے مسلم برادری سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی۔اجین کی شاہی مسجد سے متعلق جاری پیش رفت کے تناظر میں،انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ بازار میں غیرضروری طور پر جمع نہ ہوں اور نہ ہی بازار کے علاقوں کا رخ کریں۔

مسجد 600 سال پرانی

دستاویزات اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ یہ مسجد 100 سال سے زیادہ پرانی ہے۔تاہم امام کا دعویٰ ہے کہ یہ 600 سال سے زیادہ پرانا ہے۔شہر قاضی کے مطابق یہ مسجد 1390 کے لگ بھگ تعمیر ہوئی تھی۔

نئے سلوگن کے ساتھ گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہی ہے سماج وادی پارٹی: سی ایم یوگی

مشن روزگار کے تحت گرام پنچایت افسران کوتقرری نامے تقسیم

> ترقی یافتہ اتر پردیش کے ذریعہ ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب پورا ہوگا اور خودانحصاری اور ترقی یافتہ گرام پنچایتوں کے ذریعہ ترقی یافتہ اتر پردیش کا مقصد پورا ہوگا: وزیراعلیٰ

لکھنؤ۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جن لوگوں نے نوجوانوں، پسماندہ طبقات اور دلتوں کے حقوق کونظرانداز کیا،وہ اب نئے سلوگن کے ساتھ اپنا روپ بدلنے کی کوشش کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایسے لوگوں سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔وزیراعلیٰ نے پیر کو یہاں مشن روزگار کے تحت اتر پردیش ماتحت خدمات انتخاب کمیشن سے منتخب 1375 گرام پنچایت افسران کوتقرری نامے تقسیم کرنے کے بعد تقریب سے خطاب کیا۔

انہوں نے 11 نومنتخب گرام پنچایت افسران کو اسٹیج سے اپنے ہاتھوں سے تقرری نامے سونپے اور تمام نومقرر افسران اور ان کے اہل خانہ کومبارکباد دی۔یوگی نے کہا کہ حکومت نے اگلے 6 ماہ میں ایک لاکھ نوجوانوں کوسرکاری ملازمت دینے کا ہدف مقرر کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ گنتے رہیں، ہم تقرری نامے تقسیم کرتے رہیں گے۔انہوں نے بتایا کہ 20 ستمبر کے بعد یہ چوتھی تقرری کا عمل ہے اور اکتوبر کے پہلے ہفتے سے دوبارہ تقرری نامے تقسیم کرنا شروع کردیے جائیں گے۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے ریاست میں اہلیت ہونے کے باوجود نوجوانوں کوصرف اس لیے ملازمت نہیں ملتی تھی کیونکہ ان کے پاس کسی کی سفارش یا رسائی نہیں تھی۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ موجودہ حکومت کی مدت کار میں تقریباً ساڑھے 9 لاکھ نوجوانوں کو سرکاری تقرریاں دی گئی ہیں اور شفاف طریقے سے بھرتی کا عمل آگے بڑھ رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ تقرری نامہ ملنے کی خوشی صرف منتخب نوجوان یا لڑکی تک محدود نہیں رہتی بلکہ پورے خاندان کے لیے یہ جشن کا موقع ہوتا ہے۔انہوں نے نوجوانوں سے اپنی توانائی اور صلاحیت کا استعمال ریاست کی ترقی میں کرنے کی اپیل کی۔وزیراعلیٰ نے سابقہ سماج وادی پارٹی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پوروانچل کے کئی اضلاع میں دماغی بخار کی وجہ سے بچوں کی موت ہوتی تھی۔انہوں نے الزام لگایا کہ اس وقت کے وزیر صحت نے اسپتالوں کا دورہ تک نہیں کیا۔انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے صحت اور صفائی کے شعبے میں بڑے پیمانے پر کام کیا ہے۔

'4 ماہ میں لیجیے فیصلہ'

ٹی ایم سی کے انتخابی نشان پر سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کودی ڈیڈلائن

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے آل انڈیا ترنمول کانگریس (اے آئی ٹی سی) کے نام اور انتخابی نشان کے تنازعہ پر اہم ہدایت دی ہے۔اس معاملے میں سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن سے ٹی ایم سی سے متعلق تنازعہ پر 4 ماہ کے اندر فیصلہ کرنے کوکہا ہے۔اس کے ساتھ ہی پیر کوسماعت کے دوران سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کے لیے ایک مدت بھی مقرر کی ہے۔اس کے تحت کمیشن کو'انتخابی نشان (ریزرویشن اور الاٹمنٹ) آرڈر، 1968' کے پیرا 15 کے تحت آل انڈیا ترنمول کانگریس (اے آئی ٹی سی) میں ممتا بنرجی اور تبرت بنرجی کے گروپوں کے درمیان انتخابی نشان کے تنازعہ پر حتمی فیصلہ کرنا ہے۔سپریم کورٹ نے دونوں فریقوں سے 4 ہفتے کے اندر اپنے حلف نامے اور جوابی حلف نامے داخل کرنے کوکہا ہے۔اس کے ساتھ ہی معاملے سے متعلق دلائل اور دستاویزات بھی 4 ہفتے کے اندر مکمل ہوجانے چاہئیں۔اس کے بعد الیکشن کمیشن کو 3 ماہ کے اندر اس معاملے پر فیصلہ کرنا ہوگا۔اس طرح سپریم کورٹ نے اپنی ہدایت میں معاملے کا تصفیہ مجموعی طور پر 4 ماہ کی مدت کے اندر کرنے کوکہا ہے۔سی جے آئی سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باغچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ اس عرضی پر سماعت کررہی تھی، جسے مغربی بنگال کی سابق وزیراعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی بانی ممتا بنرجی نے دائر کیا تھا۔

مایاوتی کا ای وی ایم پر سوال، بیلٹ پیپر سے ووٹنگ کا مطالبہ

لکھنؤ: بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی قومی صدر اور اتر پردیش کی سابق وزیراعلیٰ مایاوتی نے ایک بار پھر الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) کے ذریعے انتخابات کرانے پر سوال اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ای وی ایم کا استعمال فوری طور پر بند کرکے بیلٹ پیپر کے ذریعے ووٹنگ کا عمل بحال کیا جائے۔انہوں نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے بی ایس پی کونقصان پہنچانے کی سازش کے تحت ای وی ایم میں دھاندلی کرکے نگینہ لوک سبھا سیٹ سے آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے سربراہ چندرشیکھر آزاد کوکامیاب کرایا تھا۔لکھنؤ میں پیر کوایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مایاوتی نے کہا کہ ملک میں آزاد اور منصفانہ انتخابات پر عوام کا اعتماد دوبارہ بحال کرنے کے لیے ای وی ایم سے انتخابات فوری طور پر بند کیے جانے چاہئیں اور اس کی جگہ بیلٹ پیپر سے ووٹنگ شروع کی جانی چاہیے۔انہوں نے انتخابی عمل پر اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے اٹھائے جارہے سوالات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انتخابی فہرستوں کے خصوصی گہرائی سے نظرثانی (ایس آئی آر) سمیت انتخابات سے متعلق مختلف معاملات پر پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کوالیکشن کمیشن کو بروقت دور کرنا چاہیے، تاکہ انتخابی عمل پر عوام کا اعتماد برقرار رہے۔مایاوتی نے دعویٰ کیا کہ ای وی ایم کوریموٹ طریقے سے متاثر کیے جانے کے خدشات کے باعث ووٹروں کو یہ یقین دلانا مشکل ہے کہ ان کا ووٹ اسی امیدوار کے حق میں شمار ہوا ہے جسے انہوں نے ووٹ دیا تھا۔ان کے مطابق یہی وجہ ہے کہ بی ایس پی شروع سے ہی ای وی ایم کے ذریعے ووٹنگ کی مخالفت کرتی رہی ہے۔

ایم ڈی آر: یوپی آئی پر اضافی چارج معاملہ

سپریم کورٹ کا فوری پابندی سے انکار، مرکز-این پی سی آئی کونوٹس

نئی دہلی۔(ایجنسی)یو پی آئی کے ذریعہ منتخب مرچنٹ ادائیگیوں پر چارج لگائے جانے کے معاملے میں سپریم کورٹ نے فی الحال فوری پابندی سے انکار کردیا ہے۔حالانکہ اس معاملہ میں سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت، یوپی آئی اسٹیئرنگ کمیٹی اور این پی سی آئی سمیت متعلقہ فریقوں کونوٹس جاری کیا ہے۔تمام سے 4 ہفتے کے اندر جواب طلب کیا گیا ہے۔معاملے کی سماعت سی جے آئی کی صدارت والی بنچ کررہی ہے۔عرضی میں 2000 روپے سے زیادہ کے منتخب مرچنٹ ادائیگیوں پر نافذ کیے گئے نئے مرچنٹ چارجز کی قانونی حیثیت کوچیلنج کیا گیا ہے۔سی جے آئی جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باغچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ آج وکیل انجنا دتہ کی رٹ عرضی پر سماعت کررہی تھی۔اس دوران مرکزی حکومت کی جانب سے پیش ہوئے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل (اے ایس جی) این وینکٹ رمن نے کہا کہ یہ چارج 15 اکتوبر سے نافذ ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ 96 فیصد ٹرانزیکشن پر یہ چارج نہیں لگے گا اور ضروری خدمات کے لیے چارج کی حد 5 روپے طے کی گئی ہے۔ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ یہ نہ تو ٹیکس ہے اور نہ ہی کوئی فیس۔اس پر سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ ہمیں یہ حقائق حلف نامے (ایفی ڈیوٹ) پر چاہئیں، یہ زیادہ تر ایک تکنیکی معاملہ ہے۔(بقیہ صفحہ 3 پر)

بیلٹ پیپر سے ووٹنگ کا مطالبہ جاری رہے گا

بی جے پی اقتدار میں رہی تو نظام میں تبدیلی ممکن نہیں، انتخابی نظام پر اکھلیش یادو کا سوال

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ ایس پی انتخابات میں تمام نشستیں جیت لے، تب بھی بیلٹ پیپر سے ووٹنگ کا مطالبہ جاری رکھے گی۔انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ اور جرمنی جیسے ترقی یافتہ ممالک میں بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات کرائے جاسکتے ہیں تو ہندوستان میں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا۔لکھنؤ میں پارٹی دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ الیکشن کمیشن میں تبدیلی یا چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے جیسے اقدامات اسی وقت ممکن ہوں گے جب بی جے پی اقتدار سے باہر ہوگی۔ان کے مطابق، بی جے پی کے اقتدار میں رہتے ہوئے نظام میں تبدیلی تقریباً ناممکن ہے۔ایس پی صدر نے اتر پردیش میں سائبر جرائم میں اضافے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ریاست سائبر دھوکہ دہی کا مرکز بنتی جارہی ہے،لیکن حکومت اس پر قابو پانے کے لیے موثر اقدامات نہیں کررہی۔انہوں نے ای وی ایم میں مبینہ چھیڑ چھاڑ کے معاملے کوبھی سائبر دھوکہ دہی سے جوڑا۔اکھلیش یادو نے بی جے پی پر کسانوں کی زمین کے حصول کے نام پر بڑے گھپلے کا الزام عائد کرتے ہوئے اسے "سب سے بڑی زمین مافیا پارٹی" قرار دیا۔انہوں نے بی جے پی رہنماؤں پر سرکاری زمین اور تالابوں پر قبضے کے الزامات کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے وزیراعلیٰ کے اس دعوے پر سوال اٹھایا کہ مافیا سے 84 ہزار ہیکٹیئر زمین ضبط کی گئی ہے اور پوچھا کہ وہ زمین اب کہاں ہے۔

انہوں نے حکومت پر مدارس کے ساتھ امتیاز برتنے اور لوگوں کوتقسیم کرنے کا الزام لگایا۔اکھلیش نے کہا کہ مسلمانوں کو آئین پر مکمل اعتماد ہے،لیکن حکومت ان کی مساجد گرانے پر آمادہ ہے۔انہوں نے اپنی سرکاری رہائش گاہ کوبھی غیر قانونی قرار دیے جانے کا ذکر کرتے ہوئے بی جے پی رہنماؤں کی بعض عمارتوں اور سرکاری زمین و تالابوں پر تجاوزات کا حوالہ دیا۔ایس پی صدر نے ووٹر فہرستوں سے نام حذف کیے جانے اور انتخابات میں بے ضابطگیوں کے بھی الزامات عائد کیے۔ان کا کہنا تھا کہ حکومت کا کام لوگوں کوتقسیم کرنا رہ گیا ہے، جبکہ روزگار اور تعلیم کے شعبوں میں بھی کام ادھورے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایس پی کی حکومت بننے پر شکشا متروں کے مفاد میں اقدامات کیے جائیں گے اور انہیں استاد کے طور پر احترام دیا جائے گا۔انہوں نے ریاستی ملازمین کے لیے پرانی پنشن اسکیم بحال کرنے اور ڈگری کالجوں میں نافذ سمسٹر نظام میں تبدیلی کا بھی وعدہ کیا۔

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ پر کانگریس بضد، ملک گیر احتجاج

الیکشن کمیشن کے کام کاج پر سخت الزامات، ایک ہزار سے زائد مقامات پر مظاہرے

نئی دہلی:(ایجنسی) کانگریس نے ووٹرلسٹوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) میں بے ضابطگیوں اور الیکشن کمیشن کے کام کاج پر سوال اٹھاتے ہوئے پیر کوملک بھر میں احتجاج کیا اور چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کیا۔پارٹی کے مطابق یہ مظاہرے ایک ہزار سے زائد مقامات پر کیے گئے۔کانگریس جنرل سکریٹری (تنظیم) کے سی وینوگوپال نے کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں ضلعی کانگریس کمیٹیوں کے کارکنوں نے احتجاج کیا۔انہوں نے کہا کہ ایس آئی آر اور انتخابی فہرستوں سے متعلق اقدامات پر اپوزیشن کی جانب سے مسلسل سوال اٹھائے جارہے ہیں۔ان کے مطابق پارٹی کارکنوں کا خیال ہے کہ الیکشن کمیشن کے حالیہ اقدامات نے انتخابی عمل کی شفافیت کے بارے میں خدشات پیدا کیے ہیں۔

وینوگوپال نے کہا کہ چیف الیکشن کمشنر نے دیگر الیکشن کمشنروں کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کونظرانداز کیا اور اس معاملے میں وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے ساتھ مل کر جمہوری نظام کونقصان پہنچانے کی سازش کی۔انہوں نے کہا کہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل منعقد ہونے جارہا ہے اور انڈیا اتحاد کی میٹنگ 30 ستمبر کوہونے والی ہے۔

اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے بھی سی ای سی گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ مخالفت ملک بھر میں ہو رہی ہے۔انہوں نے الیکشن کمیشن کے کام کاج پر سخت الزامات عائد کیے اور کہا کہ اتر پردیش کے لوگ انتخابی عمل سے متعلق معاملات پر بیدار ہوچکے ہیں۔

جھارکھنڈ میں کانگریس کارکنوں نے رانچی میں چیف الیکٹورل افسر کے دفتر کا گھیراؤ کیا۔کارکنوں نے پرانے اسمبلی احاطے کے قریب سے احتجاجی مارچ نکالا، جو دھروا واقع سی ای او دفتر پہنچ کر ختم ہوا۔اس کے علاوہ ریاست کے تمام ضلعی صدر مقامات پر بھی احتجاج کیا گیا۔

مظاہرین نے سی ای سی گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے والے پوسٹر اور تختیاں اٹھا رکھی تھیں۔جھارکھنڈ کانگریس کے صدر کیشو مہتو کملیش نے الیکشن کمیشن پر جانبدارانہ طریقے سے کام کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ ایس آئی آر اور انتخابی فہرستوں سے متعلق معاملات پر پارٹی کوشدید اعتراضات ہیں۔انہوں نے بہار اور مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو'غیر منصفانہ فائدہ' پہنچانے کا بھی الزام عائد کیا۔یہ بھی کانگریس کا سیاسی دعویٰ ہے۔دہلی، تلنگانہ، راجستھان، مدھیہ پردیش، کرناٹک، مہاراشٹر، جموں وکشمیر اور دیگر ریاستوں میں بھی کانگریس کارکنوں نے احتجاج کیا۔مختلف مقامات پر انتخابی عمل، ووٹرلسٹوں اور ایس آئی آر سے متعلق جواب دہی اور شفافیت کا مطالبہ کیا گیا۔

ایس آئی آر عمل دھیرے دھیرے 'دھوکہ' کے طور پر بے نقاب ہورہا ہے: پی چدمبرم

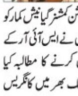

نئی دہلی: سابق مرکزی وزیر خزانہ اور کانگریس کے سینئر رہنما پی چدمبرم نے ووٹر فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے معاملہ پر الیکشن کمیشن اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔انہوں نے ایس آئی آر کے عمل کو فوری طور پر معطل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔چدمبرم نے کہا کہ ملک بھر میں کانگریس کارکنوں نے 'ووٹ چوری' اور خاص طور پر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کیا۔انہوں نے بتایا کہ تمل ناڈو کے شیوا گنگا ضلع کے کارائیکوڈی میں بھی احتجاج کیا گیا، جہاں لوگوں میں الیکشن کمیشن کے تئیں شدید ناراضگی دیکھنے کوملی۔کانگریس رہنما نے دعویٰ کیا کہ ایس آئی آر کے مختلف مراحل کے دوران 13 کروڑ 30 لاکھ بالغ شہریوں کے نام ووٹر فہرستوں سے حذف کیے گئے ہیں۔

روس کا خارکیف پر فضائی حملہ، 22 افراد زخمی

یوکرین بھر میں روسی حملوں سے آٹھ ہلاکتیں

کیف، 28 ستمبر (یو این آئی) یوکرین کے شمال مشرقی شہر خارکیف میں روسی فوج کے ایک حملے میں کم از کم 22 افراد زخمی ہو گئے، جن میں بچے بھی شامل ہیں۔ یہ حملہ ملک بھر میں روسی حملوں کے نتیجے میں آٹھ افراد کی ہلاکت کے ایک دن سے بھی کم وقت بعد ہوا۔ خارکیف کے میئر ایہور تیریخوف نے اپنے ٹیلی گرام اکاؤنٹ پر بتایا کہ پیر کی صبح روسی فوج کے ایک گائیڈڈ فضائی بم نے ایک رہائشی عمارت کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں کثیر المنزلہ عمارت کی دو منزلیں تباہ ہو گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ زخمیوں میں چھ بچے بھی شامل ہیں۔ اتوار کو بھی یوکرین بھر میں روسی حملوں کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ یوکرین کے وزیر داخلہ ایوان وہیوسکی نے بتایا کہ شمالی شہر سومی میں فضائی حملوں کے نتیجے میں بچوں کے ایک مرکز کو نقصان پہنچا اور تین افراد، جن میں 16 سالہ لڑکی بھی شامل ہے، ہلاک ہو گئے۔ ادھر اوڈیسا کے علاقے کے حکام نے بتایا کہ بحیرہ اسود کے جنوبی علاقے میں ایک بڑے پیمانے کے حملے میں ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ حملے میں رہائشی عمارتوں، ایک دکان، ایک ہوٹل، ایک طبی عمارت اور اناج کے گودام کو نقصان پہنچا۔ دارالحکومت کیف میں میئر وٹالی کلچکو نے بتایا کہ ایک خاتون اور دو 16 سالہ نوجوان زخمی ہو گئے، جنہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ شہر کی انتظامیہ نے کہا دشمن حملہ آور ڈرونز کے ذریعے کیف کے علاقے پر مسلسل حملے کر رہا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق حملوں میں 16 مقامات کو نقصان پہنچا، جن میں 12 مکانات، ایک گودام اور ایک پیداواری مرکز شامل ہیں۔ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے اتوار کو کہا کہ جنوبی علاقے زاپوریژیا میں روسی حملوں میں تین افراد ہلاک ہوئے، جبکہ کیف میں روسی ڈرون حملے میں ایک شخص مارا گیا۔ زیلنسکی نے اپنے ایکس اکاؤنٹ پر جاری ایک بیان میں کہا کہ روس نے گزشتہ ایک ہفتے کے دوران یوکرین کے خلاف 2,200 سے زیادہ حملہ آور ڈرون، 1,630 فضائی بم اور مختلف نوعیت کے 38 میزائل داغے۔ بعد میں اپنے ایک بیان میں زیلنسکی نے کہا، اگر روس واقعی کشیدگی میں کمی کی جانب کسی حقیقی قدم کی تیاری کر رہا ہوتا، جیسا کہ وہ امریکی مذاکرات کاروں سے دعویٰ کرتا ہے، تو شہید ڈرونز کے ذریعے دہشت کی یہ لہر جاری نہ ہوتی۔ انہوں نے ان ڈرونز کا حوالہ دیا جنہیں روس یوکرین کے خلاف استعمال کرتا ہے اور جو ایران میں تیار کیے گئے ہیں۔ ماسکو میں روسی وزارت دفاع نے کہا کہ اس نے کیف میں ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی کیف اسٹار کے ایک ڈیٹا سینٹر اور اومیگا ٹیلی کام کے ایک اور ڈیٹا سینٹر کو نشانہ بنایا ہے۔ وزارت کے مطابق یہ دونوں کمپنیاں یوکرینی فوج کو خدمات فراہم کر رہی تھیں۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے ہفتے کے روز نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ماسکو اپنی فوجی مہم آخر تک جاری رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ادھر مقامی اطلاعات کے مطابق پیر کو یوکرینی ڈرونز نے روس کے کراسنودار خطے میں ایک تیل کے ڈپو کو نشانہ بنایا۔ یوکرینی ٹیلی گرام چینل ایگزیلینو وا پلس نے ایک بڑے پیمانے پر لگی آگ کی ویڈیو جاری کی اور اس مقام کی شناخت پاولوسکایا آئل ڈپو کے طور پر کی۔ اب تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ یوکرین نے حالیہ ہفتوں کے دوران روس کے تیل کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کی کارروائیوں میں اضافہ کیا ہے۔ روس اور یوکرین کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے امریکہ کی قیادت میں ہونے والے مذاکرات کسی پیش رفت کا باعث نہیں بن سکے ہیں۔ یہ جنگ فروری 2022 میں روس کے یوکرین پر مکمل حملے کے بعد شروع ہوئی تھی۔ اقوام متحدہ نے جنگ کے نتیجے میں شہریوں پر پڑنے والے بڑھتے ہوئے اثرات اور جانی نقصان پر تشویش ظاہر کی ہے۔

روس کے ڈرون حملے دہشت گردی ہیں: زیلنسکی

کیف سمیت مختلف علاقوں میں دو ہلاک، درجنوں زخمی

کیف، 28 ستمبر (یو این آئی) یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے پیر کو کنڈرگارٹن، اسکولوں اور رہائشی علاقوں پر روسی ڈرون حملوں کو دہشت گردی قرار دیا۔ انہوں نے یہ بیان رات بھر جاری رہنے والے روسی حملوں میں یوکرین بھر میں کم از کم دو افراد کی ہلاکت اور درجنوں کے زخمی ہونے کے بعد دیا۔ زیلنسکی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، دنیا میں کہیں بھی اہداف کے اس انتخاب کو ایک ہی لفظ میں بیان کیا جائے گا اور وہ ہے دہشت گردی۔ انہوں نے مزید کہا کہ روس کے پاس کوئی فوجی ہدف سرے سے موجود نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ صرف کیف میں روسی جیٹ انجن والے ڈرونز نے دو کنڈرگارٹن اور دو اسکولوں کے علاوہ ایک رہائشی عمارت، کار مرمت کی ایک دکان، کئی گوداموں اور مواصلاتی تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ روز سے روسی افواج نے مختلف اقسام کے 277 حملہ آور ڈرون استعمال کیے، جن میں 155 جیٹ انجن والے ڈرون شامل تھے۔ زیلنسکی کے مطابق، نقصان پہنچنے والی عمارتوں میں سعودی عرب کے سفیر کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہونے والی ایک عمارت بھی شامل ہے۔ دنیپرو خطے میں ایک اسپورٹس اسکول اور سومی خطے میں بچوں کا ایک علاقائی مرکز بھی حملے میں متاثر ہوا۔ روس نے یوکرین پر حملے کے دوران شہریوں کو نشانہ بنانے کی تردید کی ہے۔ ان دعوؤں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ بعد کی ایک پوسٹ میں زیلنسکی نے کہا کہ روس نے رات بھر اور صبح تک ہمارے علاقوں پر حملے جاری رکھے۔ انہوں نے بتایا کہ مشرقی شہر خارکیف میں ایک بلند رہائشی عمارت پر حملے کے نتیجے میں اس کی دوسری اور چوتھی منزلوں کو جزوی نقصان پہنچا اور 28 افراد زخمی ہوئے، جن میں نو بچے شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیف کے علاقے میں دو افراد ہلاک ہوئے، جن میں ایک آذربائیجانی شہری بھی شامل ہے۔ زیلنسکی کے مطابق ڈرون حملوں میں دارالحکومت میں رہائشی عمارتوں، مواصلاتی بنیادی ڈھانچے اور گیس اسٹیشنوں کو بھی نقصان پہنچا، جبکہ ایک کیفے تباہ ہو گیا اور ایک غذائی بازار میں آگ لگ گئی۔ اوڈیسا کے علاقے میں پلاؤ کے پرچم والے ایک بحری جہاز کو بھی نشانہ بنایا گیا، جبکہ ژیتومیر خطے میں آئس کریم بنانے والی ایک فیکٹری کو نقصان پہنچا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سومی، ریونے، خارکیف اور اوڈیسا کے علاقوں میں رہائشی عمارتوں کو بھی نشانہ بنایا گیا، جبکہ وینیتسیا، دنیپرو، خملنیتسکی اور زاپوریژیا کے علاقوں میں اہم بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا۔ زیلنسکی نے ماسکو کی جانب سے سفارتی رابطوں، بشمول امریکی مذاکرات کاروں کو دیے گئے پیغامات، پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا، اگر روس واقعی کشیدگی میں کمی کی جانب کسی حقیقی قدم کی تیاری کر رہا ہوتا... تو شہید ڈرونز کے ذریعے دہشت کی یہ لہر جاری نہ ہوتی۔ انہوں نے ماسکو پر الزام عائد کیا کہ وہ ایسے اشارے دے رہا ہے جو دنیا محض سننا چاہتی ہے تاکہ جنگ کے خلاف مزید سخت ردعمل کو مؤخر کیا جا سکے۔ زیلنسکی نے واشنگٹن پر زور دیا کہ وہ امریکی سینیٹر لنڈسی گراہم کی حمایت یافتہ پابندیوں اور محصولات سے متعلق قانون سازی کو مکمل طور پر نافذ کرے۔ ان کے مطابق یہ قانون سازی اب نفاذ کے مرحلے میں پہنچ چکی ہے۔

ایران کا آبنائے ہرمز میں امریکی زیرِ آب ڈرون پکڑنے کا دعویٰ

امریکہ نے دعوے کو مایوسی کا اقدام قرار دے کر مسترد کیا

واشنگٹن ڈی سی: ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) کی بحریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز میں ایک بغیر پائلٹ والی خودکار گاڑی (اے یو وی) یعنی ریموس 600 کو قبضے میں لیا ہے۔ بعد ازاں تصدیق ہوئی کہ یہ امریکی فوج کا "ایم کے 18 موڈ 2 کنگ فش" تھا۔ سرکاری نشریاتی ادارے ایریب کی جانب سے اتوار کو جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، ایرانی فوج نے اسے اسٹریٹجک آبی گزرگاہ آبنائے ہرمز میں کام کرنے والا "امریکی دہشت گرد فوج کا دوسرا زیرِ آب اثاثہ" قرار دیا۔ آئی آر جی سی نے کہا کہ یہ قبضہ ایرانی فوجی انٹیلی جنس کی نگرانی اور الیکٹرانک وارفیئر کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک "مربوط اور پیچیدہ آپریشن" کے ذریعے عمل میں لایا گیا۔ بیان میں کہا گیا، "اللہ کے فضل و کرم سے، آئی آر جی سی بحریہ کے اہلکار انٹیلی جنس اور الیکٹرانک وارفیئر کی صلاحیتوں پر مشتمل ایک مربوط اور پیچیدہ آپریشن کے ذریعے امریکی دہشت گرد فوج سے تعلق رکھنے والے ایک جدید ڈرون (یو اے وی) کو قبضے میں لینے میں کامیاب ہو گئے، اس آلہ سے آبنائے ہرمز میں جاسوسی کا کام کیا جا رہا تھا۔" آئی آر جی سی بحریہ نے ابتدائی طور پر روکے گئے اس آلے کی شناخت ریموس 600 کے طور پر کی ہے جو ایک ذہین اور خودکار بغیر پائلٹ کی زیرِ آب گاڑی ہے۔ ایرانی حکام نے الزام لگایا کہ یہ آبنائے کے اندر نگرانی کا مشن انجام دے رہی تھی۔ بیان میں مزید کہا گیا، "یہ زیرِ آب آلہ ریموس 600 نامی ایک ذہین اور جدید یونٹ ہے، اسے آئی آر جی سی بحریہ نے قبضے میں لے لیا ہے اور اب یہ ڈیٹا کے حصول کے لیے فورس کے ماہرین کے پاس موجود ہے۔" ایریب نے آئی آر جی سی کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے تصدیق کی کہ قبضے میں لی گئی آبدوز نما کشتی کو فوج کی ماہر تکنیکی ٹیم کے حوالے کر دیا گیا ہے تاکہ اس کے نظام کا تجزیہ کیا جا سکے اور اس میں محفوظ ڈیٹا حاصل کیا جا سکے۔ دوسری جانب، الجزیرہ کی ایک رپورٹ کے مطابق، امریکی فوج نے ایران کے اسلامی انقلابی گارڈ کور کے ذریعہ آبنائے ہرمز میں امریکہ کی ایک جدید بغیر پائلٹ زیرِ آب نگرانی کرنے والی گاڑی کو قبضے میں لینے کے دعوے کو سختی سے مسترد کر دیا ہے۔ امریکی فوج نے اس دعوے کو "واضح طور پر مایوسی کا اقدام" قرار دیا ہے۔ الجزیرہ سے بات چیت کرتے ہوئے، امریکی سینٹرل کمانڈ کے ترجمان کیپٹن ٹم ہاکنز نے اتوار (مقامی وقت) کو ایرانی بیانات کی تردید کی اور کہا کہ خطے میں کام کرنے والے تمام امریکی بغیر پائلٹ سسٹمز کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ کیپٹن ہاکنز نے کہا کہ امریکہ کو "اپنے تمام آپریشنل ڈرون اثاثوں پر مکمل اختیار" حاصل ہے اور انہوں نے آئی آر جی سی کے دعوؤں کو "واضح طور پر مایوسی کا اقدام" قرار دے کر مسترد کر دیا۔ وہیں، ایریب کی رپورٹ کے مطابق، آئی آر جی سی کی بحریہ نے اس اہم گزرگاہ (آبنائے ہرمز) پر سمندری آمدورفت کے حوالے سے اپنے سخت موقف کا اعادہ کیا ہے۔ انہوں نے آبنائے ہرمز کو بند قرار دیا اور خبردار کیا کہ وہ اس علاقے میں غیر مجاز آمدورفت کے خلاف سخت اور مسلسل کارروائی جاری رکھیں گے۔ بیان میں مزید کہا گیا، "آئی آر جی سی بحریہ دوٹوک الفاظ میں اعلان کرتی ہے کہ آبنائے ہرمز بند ہے، اور ہم آبنائے ہرمز کے اندر خطرناک سرگرمیوں اور غیر مجاز آمدورفت کے خلاف سخت اور مسلسل کارروائی کر رہے ہیں۔"

ایران کے پاس امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی کوئی منصوبہ بندی نہیں: ایرانی میڈیا

تہران، 28 ستمبر (یو این آئی) بتایا گیا ہے کہ ایران کا امریکہ کے ساتھ کوئی مذاکراتی منصوبہ موجود نہیں ہے۔ ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کے لیے نیویارک جانے والے ایرانی وفد کے ایک اہلکار کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ اس وقت امریکہ میں موجود وزیر خارجہ عباس عراقچی باقاعدہ طے شدہ ملاقاتیں مکمل کرنے کے بعد منگل کو ایران واپس لوٹیں گے اور امریکہ کے ساتھ کسی نوعیت کا مذاکراتی منصوبہ موجود نہیں ہے۔ خبر میں یہ بھی کہا گیا کہ قطر کی ثالثی کے ذریعے ایران کی طرف سے امریکہ کو پہنچائے گئے شرائط کے بارے میں ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا اور اس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ انہوں نے ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز میں آمدورفت کے لیے پیش کردہ شرائط کو انہوں نے مسترد کر دیا ہے اور اس کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ وہ اس ہفتے ایران کے ساتھ مذاکرات کے نئے دور کی توقع رکھتے ہیں۔

نیپال میں مسلسل بارشوں سے سیلاب

23 افراد ہلاک ☆ مکانات بہے، سڑکوں پر ٹریفک نظام درہم برہم

کاٹھمنڈو: ہمالیائی ملک نیپال کو ایک بار پھر سیلاب کی صورت حال کا سامنا ہے۔ مسلسل بارشوں کے نتیجے میں آئے سیلاب سے متعدد گھر بہہ گئے ہیں اور ملک کے کئی حصوں میں سڑکوں پر ٹریفک نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ یہ ہمالیائی ملک گزشتہ ماہ آنے والے تباہ کن فلیش فلڈ کے اثرات سے اب بھی نبرد آزما ہے، جس میں کم از کم 1,453 افراد ہلاک ہو گئے، جب کہ 5,000 سے زائد اب بھی لاپتہ ہیں۔ پولیس کے مطابق، اتوار کے روز نیپال کے ضلع منانگ میں ہملونگ ہیمال چوٹی پر برفانی تودہ گرنے سے دو افراد ہلاک اور 10 دیگر لاپتہ ہو گئے۔ نار پھو کے علاقے میں 7,126 میٹر بلند ہملونگ ہیمال چوٹی کے بیس کیمپ پر گرنے والے اس برفانی تودے نے ایک خیمے کو ملبے تلے دبا دیا، جہاں نو کوہ پیما اور 13 معاون عملے کے ارکان پناہ لیے ہوئے تھے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شیلیندر تھاپا کے مطابق، اس واقعے کے بعد تقریباً 12 افراد لاپتہ ہو گئے تھے۔ پولیس نے بتایا کہ بعد میں چوٹی سے دو افراد کی لاشیں مل گئیں، جبکہ 10 دیگر اب بھی لاپتہ ہیں۔ وہیں اس سے قبل سنیچر کی رات ضلع پالپا کی ماتھاگڑھی رورل میونسپلٹی میں مٹی کا تودہ گرنے سے ایک گھر دب گیا، جس کے نتیجے میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ علیحدہ طور پر، گزشتہ چار دنوں کے دوران سیلاب، مٹی کے تودے گرنے، آسمانی بجلی اور بارش سے متعلقہ دیگر واقعات میں 16 افراد ہلاک ہوئے، جس سے مجموعی تعداد 23 ہو گئی ہے۔ لاپتہ افراد کی تلاش کے ساتھ ہلاکتوں کی تعداد میں اضافے کا خدشہ ہے۔ ملک میں گزشتہ پانچ دنوں کے دوران مون سون سے متعلق 439 واقعات ریکارڈ کیے گئے، جب کہ سکیورٹی اہلکاروں نے سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور زیرِ آب آنے والے علاقوں سے متاثرہ 1,284 افراد کو ریسکیو کیا۔ کھٹمنڈو پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق، صوبہ لمبینی کے ضلع روپندیہی میں، سنیچر کی رات ہناؤ دریا میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے تجاوز کرنے کے بعد، بٹول میں دریا کے کنارے بنے ہوئے چھ مکانات سیلابی ریلے میں بہہ گئے۔ مسلسل بارشوں کے نتیجے میں ہناؤ اور اس کے قریبی ندی نالوں میں طغیانی کے بعد تقریباً 200 گھر خطرے میں آ گئے، جس پر سکیورٹی اہلکاروں نے راتوں رات لگ بھگ 1,000 لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا۔ ضلع چتوان میں، نارائنی دریا اور ریوندی میں اتوار کی صبح پانی کی سطح خطرے کے نشان سے تجاوز کر گئی۔

فیئر فورڈ فضائی اڈے کے قریب پانچ مشتبہ افراد گرفتار

دہشت گردانہ کارروائی کی تیاری اور دھماکہ خیز مواد کا شبہ

لندن، 28 ستمبر (یو این آئی) برطانوی انسدادِ دہشت گردی پولیس نے جنوبی مغربی انگلینڈ میں واقع ایک فضائی اڈے کے قریب پانچ افراد کو دھماکہ خیز مواد سے متعلق جرائم اور دہشت گردانہ کارروائی کی تیاری کے شبہ میں گرفتار کیا ہے۔ یہ فضائی اڈہ ایران کے خلاف جنگ میں امریکی طویل فاصلے تک مار کرنے والے بمبار طیاروں کے استعمال میں آتا ہے۔ حکام کے مطابق پولیس کو اتوار کی نصف شب کے کچھ ہی دیر بعد تین مشتبہ گاڑیوں کے بارے میں اطلاع ملی، جو گلوسٹر شائر میں واقع رائل ایئر فورس کے فیئر فورڈ اڈے (آر اے ایف فیئر فورڈ) کی جانب جا رہی تھیں۔ پولیس نے بتایا کہ مسلح اہلکاروں نے کارروائی کرتے ہوئے قریبی گاؤں ولفورڈ میں پانچوں افراد کو گرفتار کر لیا۔ امریکی میڈیا نے یہ اطلاع دی کہ انسدادِ دہشت گردی پولیسنگ کی سینئر افسر وکی ایونز نے ایک بیان میں کہا ہم ابھی تحقیقات کے ابتدائی مرحلے میں ہیں اور پانچ افراد زیرِ حراست ہیں۔ جیسا کہ توقع کی جاتی ہے، ہم واقعے کے حالات کو سمجھنے کے لیے اپنے شراکت دار اداروں کے ساتھ قریبی تعاون کر رہے ہیں۔ حکام نے بتایا کہ احتیاطی اقدام کے طور پر تقریباً 85 گھروں کے مکینوں کو عارضی طور پر انخلا کرایا گیا، جبکہ فوج کی بم ناکارہ بنانے والی ٹیموں نے علاقے میں موجود گاڑیوں کا معائنہ کیا۔ گرفتار افراد کی شناخت ظاہر نہیں کی گئی ہے اور پولیس نے ممکنہ مقصد کے بارے میں بھی کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ انسدادِ دہشت گردی پولیس کے مطابق پانچوں افراد کو دہشت گردانہ کارروائی کی تیاری کے شبہ میں بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ برطانیہ کے انسدادِ دہشت گردی قوانین کے تحت پولیس کسی ملزم کو فردِ جرم عائد کیے جانے سے قبل 14 دن تک حراست میں رکھ سکتی ہے۔ گلوسٹر شائر پولیس کے اسسٹنٹ چیف کانسٹیبل رچرڈ اوکون نے کہا کہ ان کے محکمے کی ہنگامی خدمات کے پاس اس نوعیت کے بڑے واقعات سے نمٹنے کے لیے مکمل طور پر تیار منصوبے موجود ہیں اور عوام کو کچھ عرصے تک علاقے میں پولیس کی موجودگی دیکھنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اوکون نے کہا، ہم ان رہائشیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے آج صبح اپنے گھروں کو خالی کیا، ان کے تعاون اور سمجھ بوجھ کے لیے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس صورت حال سے انہیں زحمت ہوئی ہوگی اور ہم انہیں یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم انہیں جلد از جلد ان کے گھروں میں واپس بھیجنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے گرفتاریوں کو شاندار قرار دیا اور کہا کہ امریکہ اور برطانیہ کافی عرصے سے ان افراد کی تحقیقات کر رہے تھے۔ ٹرمپ نے شکاگو میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، برطانیہ کے ساتھ مل کر یہ ایک شاندار کارروائی تھی۔ وہ ہمارے اڈے کو بہت بڑا نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے اور برطانوی حکام کے ساتھ مل کر کام کرنا بہت اچھا ثابت ہوا۔ ٹرمپ نے کہا کہ مشتبہ افراد کچھ عرصے سے نگرانی میں تھے اور برطانوی اور امریکی حکام نے مشترکہ طور پر ان کی گرفتاری کی کارروائی کی۔ ان کے مطابق یہ افراد امریکی تنصیب کو بہت بڑا نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ برطانوی میڈیا نے ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ مقامی رہائشیوں نے پولیس کو اطلاع پہنچانے میں کردار ادا کیا ہو سکتا ہے۔ آر اے ایف فیئر فورڈ کو ایران کو نشانہ بنانے والی کارروائیوں میں شامل امریکی فضائیہ کے بی-1 بمبار طیاروں نے استعمال کیا ہے۔ یہ اڈہ امریکی گلوبل اسٹرائیک کمانڈ کے لیے ایک پیشگی آپریشنل مرکز بھی ہے، جو طویل فاصلے تک مار کرنے والی کارروائیوں کی نگرانی کرتی ہے۔ برطانیہ نے رواں سال کے اوائل میں ایرانی میزائل تنصیبات کے خلاف امریکی حملوں کے لیے اس کے استعمال کی اجازت دی تھی۔ یونٹ کے ترجمان نے کہا، ہم چوکس ہیں اور اپنے امریکی فوجی اہلکاروں، شہری ملازمین، کنٹریکٹرز اور ان کے اہل خانہ کی سلامتی اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مناسب اقدامات کریں گے۔ برطانوی وزیر اعظم اینڈی برنہم نے اتوار کو ہنگامی خدمات کا شکریہ ادا کیا اور مقامی رہائشیوں سے احتیاطی جانچ پڑتال کے دوران ان کے تعاون پر اظہار تشکر کیا۔ انہوں نے ایکس پر کہا میں جانتا ہوں کہ آر اے ایف فیئر فورڈ کے قریب آج کا واقعہ مقامی رہائشیوں اور ملک بھر میں ہونے والی پیش رفت پر نظر رکھنے والے بہت سے لوگوں کے لیے گہری تشویش کا باعث ہوگا اس سے قبل اتوار کو حکومت کے ایک ترجمان نے کہا تھا کہ وزیر اعظم کو واقعے سے متعلق مسلسل اطلاعات دی جا رہی ہیں۔ ترجمان نے کہا ہم ہنگامی خدمات کے شکر گزار ہیں جنہوں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے متعدد مشتبہ افراد کو حراست میں لیا اور کمیونٹی کو محفوظ رکھنے کے لیے اقدامات کیے۔ انہوں نے مزید کہا، تحقیقات جاری ہونے کے دوران اس بارے میں مزید تبصرہ کرنا مناسب نہیں ہوگا۔

ایتھوپیا کا سوڈان، مصر پر باغیوں کی حمایت کا الزام

ٹیگرے میں دوبارہ جھڑپیں، خانہ جنگی کا خدشہ بڑھا

میکلے، 28 ستمبر (یو این آئی) ایتھوپیا کے فوجی سربراہ نے سوڈان اور مصر پر ملک کے شمال میں سرکاری فوج سے لڑنے والے مسلح گروپوں کی حمایت کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ یہ الزام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹیگرے پیپلز لبریشن فرنٹ (ٹی پی ایل ایف) اور وفاقی حکومت کے درمیان شدید جھڑپیں دوبارہ شروع ہو گئی ہیں۔ فوج کے یوٹیوب چینل پر اتوار کو خطاب کرتے ہوئے فیلڈ مارشل برہانو جولا نے کہا کہ فوج کو ایسی قوتوں کا سامنا ہے جو بیرونی طاقتوں کے مفادات کی تکمیل کے لیے منظم اور ان کی حلیف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ قوتیں سوڈان، مصر اور دیگر بیرونی طاقتوں کی حمایت، مدد اور رسد کے بغیر کوئی پیش رفت حاصل نہیں کر سکتیں۔ سوڈانی فوج نے اتوار کو ایک بیان میں ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انہیں بے بنیاد قرار دیا۔ سوڈانی فوج 2023 سے ملک میں نیم فوجی دستے ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے خلاف خانہ جنگی میں مصروف ہے۔ فوج نے جوابی الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ آر ایس ایف کو ایتھوپیا کی سرزمین سے مدد مل رہی ہے، جس میں تربیت، رسد اور ڈرونز سے متعلق فوجی سرگرمیاں بھی شامل ہیں۔ وزیر اعظم ابی احمد کی قیادت میں ایتھوپیا کی وفاقی حکومت اور ٹی پی ایل ایف کے درمیان لڑائی بدھ کو دوبارہ شروع ہوئی، جس سے 2020 سے 2022 تک جاری رہنے والی خانہ جنگی کے دوبارہ شروع ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس جنگ میں اندازاً چھ لاکھ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ ٹیگرے کے دارالحکومت میکلے میں باغی انتظامیہ کے لیے اہم سمجھے جانے والے ٹیگرائی ٹی وی کے ہیڈکوارٹر کو اتوار کے روز ڈرون سے نشانہ بنایا گیا۔ الجزیرہ کے نمائندے میلکم ویب نے کینیا کے دارالحکومت نیروبی سے رپورٹنگ کرتے ہوئے بتایا کہ ایتھوپیا کی حکومت نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ ٹیگرائی ٹی وی کی سرگرمیاں غیر معینہ مدت کے لیے معطل کر دی گئی ہیں۔ ویب نے کہا وفاقی حکومت نے اس ڈرون حملے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے، تاہم یہ حملہ ٹیگرے خطے میں مواصلاتی نظام میں ایک بڑی رکاوٹ کے بعد ہوا ہے۔ جمعہ سے ٹیلی مواصلاتی کمپنیوں نے ٹیگرے میں فون اور انٹرنیٹ خدمات میں بڑے پیمانے پر خلل کی اطلاع دی ہے، جس کے باعث تنازع کی رپورٹنگ مشکل ہو گئی ہے۔ ویب نے مزید کہا، ہم نہیں جانتے کہ مواصلاتی نظام کی یہ بندش کون کر رہا ہے۔ آیا وفاقی حکومت گزشتہ خانہ جنگی کی اپنی حکمت عملی دہرا رہی ہے یا ٹی پی ایل ایف الیکٹرانک مواصلات کے استعمال کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وفاقی حکومت انہیں اپنے ڈرون حملوں کے لیے نشانہ بنانے میں استعمال نہ کر سکے اقوام متحدہ کے سربراہ انتونیو گوتریس کے ترجمان نے کہا کہ سکریٹری جنرل ڈرونز کے استعمال اور شہریوں کو پہنچنے والے نقصان کی اطلاعات پر خاص طور پر تشویش میں مبتلا ہیں۔ تاہم ہلاکتوں اور زخمیوں کی تعداد کے بارے میں کوئی حتمی اعداد و شمار سامنے نہیں آئے ہیں۔ ٹی پی ایل ایف نے کئی ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے اور پڑوسی ریاستوں عفار اور امہارا میں بھی حملے کیے ہیں۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ وہ حکومت کے خلاف دفاعی جنگ لڑ رہی ہے۔ الجزیرہ عربی کو ایک ذریعے نے بتایا کہ ایتھوپیا کی فوج نے جنوبی ٹیگرے کے شہر الاماتا پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور وہ خطے کے اندر مزید آگے بڑھتے ہوئے میکونی اور مائی چیو کی جانب پیش قدمی کر رہی ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کے مطابق، ٹی پی ایل ایف کے جنگجوؤں نے اتوار کو ٹیگرے کی سرحد کے قریب عفار خطے کے قصبے ایربتی پر قبضہ کر لیا۔ اے ایف پی نے بتایا کہ باغی تقریباً 100 کلومیٹر (60 میل) مشرق میں واقع قصبے افدیرا کی جانب پیش قدمی کر رہے تھے۔ ٹی پی ایل ایف نے ملک بھر کے چھ دیگر مسلح گروپوں کے ساتھ اتحاد کر لیا ہے اور بظاہر وہ گزشتہ جنگ کی اسی حکمت عملی کو دہرا رہا ہے، جس کے تحت ادیس ابابا کی جانب پیش قدمی کی گئی تھی۔ عفار میں موجودہ کارروائی کا مقصد جبوتی سے آنے والی رسد کی راہوں کو کاٹنا ہے۔

فن لینڈ کا اسرائیل سے دفاعی تعاون برقرار رکھنے پر زور

وزیر دفاع نے طویل مدتی فوجی تعلقات کو اہم قرار دیا

ہیلسنکی، 28 ستمبر (یو این آئی) فن لینڈ کو اسرائیل کے ساتھ طویل مدتی دفاعی تعاون برقرار رکھنا چاہیے۔ فن لینڈ کے وزیر دفاع انتی ہیکانن نے پیر کو یہ بات ایسے وقت کہی ہے جب یورپ کے بعض حصوں میں اسرائیل کے ساتھ فوجی تعلقات کو بڑھتی ہوئی تنقید اور پابندیوں کا سامنا ہے۔ فن لینڈ کی وزارت دفاع کی جانب سے جاری ایک بیان میں ہیکانن نے کہا کہ حالیہ برسوں میں اسرائیل سے حاصل کیے گئے ہتھیاروں کے نظام فن لینڈ کی دفاعی صلاحیتوں کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر ڈیوڈز سلنگ فضائی دفاعی نظام، گیبریئل 5 میزائلوں اور اسپائک ٹینک شکن میزائلوں کا ذکر کیا۔ ان کے یہ تبصرے اسرائیل کے ساتھ فوجی تعاون کے حوالے سے یورپ میں جاری وسیع تر بحث کے دوران سامنے آئے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے حکومتوں سے اسرائیل کو ہتھیاروں کی فراہمی روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہتھیاروں کی مسلسل فراہمی غزہ میں بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیوں میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ اسپین نے اسرائیل کے ساتھ اسلحہ تجارت پر پابندیاں مزید سخت کر دی ہیں، جبکہ اٹلی نے رواں سال کے اوائل میں دفاعی تعاون کے معاہدے کی خودکار تجدید معطل کر دی تھی۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل نے بھی 5 اپریل 2024 کو ایک قرارداد منظور کی تھی، جس میں اسرائیل کو ہتھیاروں کی تمام فروخت اور منتقلی روکنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ 47 رکنی انسانی حقوق کونسل نے 28 ارکان کی حمایت، 6 کی مخالفت اور 13 کی غیر حاضری سے اس قرارداد کی منظوری دی تھی۔ قرارداد میں قبضہ کرنے والی طاقت اسرائیل کو ہتھیاروں، گولہ بارود اور دیگر فوجی ساز و سامان کی فروخت، منتقلی اور ترسیل روکنے پر زور دیا گیا تھا تاکہ بین الاقوامی انسانی قانون کی مزید خلاف ورزیوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور پامالیوں کو روکا جا سکے۔ ہیکانن نے کہا کہ فن لینڈ کی جانب سے اسرائیلی دفاعی نظام کی خریداری اسرائیلی دفاعی کمپنیوں کے ساتھ طویل مدتی تعلقات بھی قائم کرتی ہے، کیونکہ ان نظاموں کے لیے اسپیئر پارٹس، سافٹ ویئر اپ ڈیٹس، تربیت اور تکنیکی معاونت درکار ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا یہ حقیقت ہمیں اسرائیل کے ساتھ تعاون سے جوڑے رکھتی ہے، چاہے ہم اسے پسند کریں یا نہ کریں۔ وزیر دفاع نے فن لینڈ کی 2024 کی دفاعی رپورٹ کا بھی حوالہ دیا، جس میں اسرائیل کو امریکہ اور جنوبی کوریا کے ساتھ دفاعی ساز و سامان کے حوالے سے فن لینڈ کا ایک اہم شراکت دار قرار دیا گیا ہے۔ ہیکانن کے مطابق، لیفٹ الائنس واحد فن لینڈ کی پارلیمانی جماعت تھی جس نے اسرائیل کے ساتھ تعاون کی مخالفت کی۔ وزیر دفاع کے یہ بیانات فن لینڈ کی موجودہ دفاعی خریداری کی ذمہ داریوں اور اسرائیل کو ہتھیاروں کی منتقلی اور اس کے ساتھ فوجی تعاون کے حوالے سے یورپ میں جاری وسیع تر بحث کے درمیان موجود کشیدگی کو نمایاں کرتے ہیں۔

باب النجف سجاد باغ میں 'بچوں کی پیاری دینی کہانیاں' کی رسم اجرا

آیت اللہ سید علی سیستانی کے ہندوستان میں نمائندے آغا اشرف علی غروی نے کتاب کا رسم اجرا کیا

لکھنؤ۔ بچوں میں دینی تعلیم، اچھے اخلاق اور انسانی اقدار کی بنیاد مضبوط کرنے کے مقصد سے لکھی گئی کتاب 'بچوں کی پیاری دینی کہانیاں' کی رسم اجرا بابُ النجف، سجاد باغ میں کی گئی۔ کتاب کا رسم اجرا امام زمانہ (عج) کے نائب، گرینڈ ریلیجس اتھارٹی آیت اللہ سید علی سیستانی کے ہندوستان میں نمائندے آغا اشرف علی غروی نے کیا۔ کتاب کی مصنفہ مریم فاطمہ رضوی ہیں۔ کتاب میں بچوں کی عمر اور سمجھ کو مدنظر رکھتے ہوئے دینی واقعات اور اخلاقی اسباق کو آسان اور دلچسپ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق واقعات کے ذریعے بچوں کو سچائی، صبر، شکر، معافی، اللہ پر بھروسہ اور حسد سے بچنے جیسی اقدار کی تعلیم دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب کی خاصیت یہ ہے کہ اسے صرف کہانی پڑھنے تک محدود نہیں رکھا گیا ہے۔ ہر کہانی کے بعد سبق، سوال و جواب اور سرگرمیوں کو شامل کیا گیا ہے، تاکہ بچے کہانی کو سمجھنے کے ساتھ اسے اپنی روزمرہ کی زندگی سے بھی جوڑ سکیں۔ مریم فاطمہ رضوی کا تعلق ایک علمی اور ادبی خاندان سے ہے۔ وہ آیت اللہ سید حامد حسین، علامہ غلام حسین کنطوری اور جسٹس کرامت حسین جیسی علمی شخصیات سے وابستہ کنطور کی روایات والے خاندان کی بیٹی ہیں۔ وہ سید شجاعت حسین رضوی کی پوتی اور تہلکہ ٹوڈے کے ایڈیٹر سید رضوان مصطفیٰ کی بڑی بیٹی ہیں۔ شادی کے بعد ان کا تعلق آگرہ کے مشہور معالج ڈاکٹر ہادی حسن جعفری کے خاندان سے ہے۔ ان کے شوہر محمد حسن جعفری نے بھی اس تخلیقی اور تعلیمی کوشش میں ان کی حوصلہ افزائی کی۔ مصنفہ کے مطابق، اس کتاب کی تحریک انہیں بچپن کی ان یادوں سے ملی، جب ان کی والدہ انہیں دینی کہانیاں سنایا کرتی تھیں۔ انہی کہانیوں نے انہیں مشکل وقت میں صبر اور حوصلہ دیا۔ اسی تجربے کو انہوں نے آج کی نئی نسل تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کا مقصد بچوں کے دلوں میں دین، محبت، سچائی، صبر اور اچھے اخلاق کی بنیاد مضبوط کرنا ہے۔

گاندھی جینتی سے قبل کانگریس سیوا دل کا اعزاز و انعامی مقابلہ

1317 طلبہ نے حصہ لیا، 198 طلبہ کو دیے گئے انعامات

لکھنؤ۔ قوم کے باپو مہاتما گاندھی کی یوم پیدائش سے قبل پیر کے روز کانگریس سیوا دل کی جانب سے موہان روڈ کے گھُر گھُری تالاب واقع ایم ایل پال انٹر کالج میں اعزاز و انعامی مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ کانگریس سیوا دل کے قومی صدر بی وی شری نواس کی ہدایت پر منعقدہ مقابلے میں مختلف اسکولوں کے کل 1317 طلبہ نے حصہ لیا۔ مقابلے میں کل 198 طلبہ کو انعامات دیے گئے۔ پہلا انعام آیوشی کو 32 انچ کا ایل ای ڈی ٹی وی، جبکہ دوسرے اور تیسرے انعام کے طور پر سپریا اور فیصل کو سائیکل دی گئی۔ اس کے علاوہ مقابلے میں 20 شرکاء کو اسمارٹ واچ دی گئی اور دیگر شرکاء کو ترغیبی انعامات سے نوازا گیا۔ مقابلے میں کانگریس سیوا دل سے وابستہ اکھلیش کمار ورما، سندیپ پال، شہباز خان، راجیش سنگھ کالی، امیر حمزہ صدیقی اور محمد عارف سمیت دیگر عہدیدار موجود تھے۔ منتظمین نے کہا کہ اس طرح کے مقابلوں کا مقصد طلبہ میں مہاتما گاندھی کی زندگی، ان کے خیالات اور ملک کے لیے ان کی خدمات کے بارے میں معلومات بڑھانے کے ساتھ بچوں میں عمومی معلومات اور مسابقتی جذبے کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ پروگرام میں بڑی تعداد میں طلبہ، اساتذہ اور سرپرست بھی موجود تھے۔

شدید بارش کے بعد عوامی سہولیات جلد بحال کرنے کی ہدایت

اے کے شرما نے شہری ترقی اور بجلی انتظامات کا لیا جائزہ

اے کے شرما نے جنتا درشن میں سنے عوامی مسائل

شکایات کے بروقت اور معیاری حل کی عہدیداروں کو ہدایت

لکھنؤ: 28 ستمبر۔ شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے ریاست کے مختلف حصوں کے لوگوں کے مسائل سننے کے لیے آج اپنی رہائش گاہ پر جنتا درشن (عوامی سماعت) کی۔ اس دوران، شکایت کنندگان نے بجلی کے کنکشن، بجلی کے بل کی درستگی، پینے کے پانی، سیوریج، آبی گزرگاہ اور شہری ترقیات سے متعلق مختلف مسائل اٹھائے۔ وزیر موصوف نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ شکایات کا فوری نوٹس لیں اور ان کے بروقت اور معیاری حل کو یقینی بنائیں۔ عوامی سماعت میں محکمہ بجلی سے متعلق شکایات میں بنیادی طور پر بجلی کے نئے کنکشن، بجلی کے بلوں میں درستگی اور صارفین کے دیگر مسائل شامل تھے۔ وزیر جناب اے کے شرما نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ صارفین کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے اور کسی کو بھی محکمانہ دفاتر کے غیر ضروری چکر لگانے کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیے۔ اسی طرح وزیر جناب شرما نے عہدیداروں سے کہا کہ وہ پینے کے پانی، سیوریج اور پانی بھرنے سے متعلق مسائل پر فوری کارروائی کریں۔ انہوں نے واضح ہدایات دیں کہ عوامی سہولیات سے متعلق معاملات میں کسی قسم کی غفلت نہ برتی جائے اور شکایات کے ازالے کی موثر نگرانی کو یقینی بنایا جائے۔ گومتی نگر ایکسٹینشن کی رہنے والی انجو رشنی نے وزیر شرما کے ساتھ علاقے میں صفائی اور تجاوزات کے حوالے سے تشویش کا اظہار کیا۔ وزیر نے اس معاملے کا فوری نوٹس لیا اور میونسپل کمشنر گورو کمار کو فون پر مسئلہ حل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے انہیں علاقے میں صفائی ستھرائی کو بہتر بنانے اور تجاوزات سے متعلق شکایات پر قواعد کے مطابق ضروری کارروائی کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت کی۔ وزیر جناب اے کے شرما نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ عوامی سماعتوں کے دوران موصول ہونے والی شکایات کا حل صرف کاغذی کارروائی تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ موقع پر ہی موثر کارروائی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مسائل کا فوری حل حکومت کی ترجیح ہے اور عہدیداروں کو حساسیت کے ساتھ شکایات کا ازالہ کرنا چاہیے۔

لکھنؤ: 28 ستمبر۔ شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے آج شہری ترقیات اور توانائی کے محکموں کے سینئر عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی تاکہ ریاست میں حالیہ شدید بارش کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال اور متاثرہ علاقوں میں امداد اور انتظامات کا جائزہ لیا جاسکے۔ انہوں نے دونوں محکموں کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ تیز بارش سے متاثرہ علاقوں میں عوامی سہولیات کو جلد بحال کریں اور آنے والے تہواروں کے لئے تمام ضروری انتظامات بروقت مکمل کریں۔ شہری ترقیات کے محکمے کے جائزہ کے دوران وزیر جناب اے کے۔ شرما نے حالیہ شدید بارش کی وجہ سے مختلف شہری علاقوں میں پانی جمع ہونے کی صورتحال کے ساتھ ساتھ پانی کی نکاسی، صفائی ستھرائی اور ممکنہ متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے انتظامات کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ جہاں کہیں بھی پانی جمع ہو وہاں پانی نکاسی کا کام ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے اور پانی جمع ہونے کے بعد متعلقہ علاقوں کو فوری طور پر صاف اور سینیٹائز کیا جائے تاکہ کوئی وبائی امراض پیدا نہ ہوں۔ وزیر شرما نے ہدایت دی کہ آنے والے تہواروں کے پیش نظر شہری علاقوں میں انتظامات کو مزید بہتر بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ تمام بڑی سڑکوں اور راستوں کو گڑھے سے پاک کیا جائے۔ شہروں میں صفائی کے ساتھ ساتھ مذہبی مقامات کے ارد گرد صفائی کے خصوصی انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔ اہم راستوں پر سجاوٹ، لائٹنگ اور دیگر عوامی سہولیات کو ضرورت کے مطابق بہتر کیا جائے تاکہ تہواروں کے دوران عوام کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ محکمہ توانائی کے جائزہ کے دوران وزیر جناب اے کے۔ شرما نے حکومت اور تمام ڈسکام کے سینئر عہدیداروں کے ساتھ ساتھ چیف انجینئر، سپرنٹنڈنگ انجینئر اور ایگزیکٹیو انجینئر کی سطح تک کے عہدیداروں کے ساتھ ورچوئل میٹنگ کی اور شدید بارش اور قدرتی آفات کی وجہ سے متاثر ہونے والے پاور انفراسٹرکچر کی صورتحال اور اب تک کی گئی کارروائی کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے بیشتر علاقوں میں بجلی کی سپلائی بخوبی چل رہی ہے، لیکن جن علاقوں میں زیادہ پانی جمع ہونے یا دیگر وجوہات کی وجہ سے بجلی کی سپلائی متاثر ہوئی ہے، وہاں بحالی کے کام میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ایسے علاقوں میں اضافی مشینری، آلات اور افرادی قوت کو تعینات کرکے مرمت اور بحالی کے کام کو تیز کیا جائے اور بجلی کی فراہمی جلد از جلد بحال کی جائے۔ وزیر شرما نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ مقامی حالات کا مسلسل جائزہ لیتے ہوئے زمینی سطح پر متاثرہ علاقوں کی نگرانی کریں۔ صارفین کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے حفاظتی معیارات کی پابندی کو یقینی بناتے ہوئے خراب لائنوں، ٹرانسفارمرز اور دیگر برقی انفراسٹرکچر کی مرمت کا کام تیزی سے مکمل کیا جانا چاہیے۔ پرنسپل سکریٹری شہری ترقی جناب پی گرو پرساد، پرنسپل سکریٹری پاور جناب رنویر پرساد، سکریٹری/ڈائریکٹر اربن باڈیز جناب انوج کمار جھا، ایم ڈی یو پی پی سی ایل جناب نتیش کمار، تمام ڈسکام کے ایم ڈیز کے ساتھ شہری ترقی اور توانائی محکمہ کے سینئر اور ضلعی سطح کے افسران میٹنگ میں ورچوئلی جڑے رہے۔

گیانیش کمار کے خلاف ریاست بھر میں کانگریس کا احتجاج ا

پتلا نذرِ آتش، گرفتاری اور ووٹر فہرست کے جائزے کا مطالبہ

لکھنؤ۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے آئین مخالف اقدامات، ووٹ چوری کی سازش، ووٹر فہرست میں ایس آئی آر میں دھاندلی کے خلاف آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ہدایت اور ریاستی صدر اجے رائے کی ہدایت پر پیر کے روز پورے ریاست میں ضلع-شہر کانگریس کمیٹیوں نے احتجاجی مارچ نکال کر پتلا نذر آتش کیا اور گیانیش کمار کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ احتجاج کے ذریعے کانگریس نے گیانیش کمار کے دورِ کار میں لیے گئے تمام فیصلوں اور ووٹر فہرست میں کی گئی تبدیلیوں کا وسیع اور آزادانہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا۔ دارالحکومت لکھنؤ میں ضلع-شہر کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام لال باغ چوراہا واقع شرما چائے کی دکان کے تکونیا پارک میں بڑی تعداد میں کانگریسی جمع ہوئے۔ کانگریسی یہاں سے جن پتھ مارکیٹ واقع الیکشن کمیشن کا گھیراؤ کرنے کے لیے روانہ ہوئے، جہاں میونسپل کارپوریشن دفتر کے قریب پولیس فورس نے بیریکیڈنگ لگا کر کانگریسیوں کو روک لیا۔ روکے جانے سے ناراض کانگریسیوں کی پولیس سے جھڑپ ہوئی اور کانگریسیوں نے گیانیش کمار کا پتلا پھونک کر احتجاج درج کرایا۔ پولیس کانگریسیوں کو بسوں میں بھر کر پولیس لائن اور ایکو گارڈن لے گئی، جہاں سے دیر شام انہیں رہا کر دیا گیا۔ اس موقع پر ضلع صدر رودر دمن سنگھ ببلو، شہر صدر ڈاکٹر شہزاد عالم، امیت شریواستو تیاگی، سدھی شری، برجیش کمار سنگھ، مکیش سنگھ چوہان، وید پرکاش ترپاٹھی، شیو بہادر سنگھ، دنیش سنگھ، شاداب رضا، مشرف امام، عاقل حسین، راجندر پانڈے، شیلیندر دکشت، کوشلیندر سنگھ، رجن آچاریہ، عقیل احمد، پرمود راجپوت، عبید خان، عقیل احمد، سنتوش دویدی، راجو راوت، گولو پاٹھک، وِشم سنگھ سمیت بڑی تعداد میں کانگریسی شامل تھے۔ ریاستی کانگریس میڈیا شعبہ کے چیئرمین کنور سنگھ نشاد نے بتایا کہ اسی طرح وارانسی میں ضلع صدر راجیشور پٹیل، صدر راگھویندر چوبے سمیت بڑی تعداد میں کانگریسیوں نے کچہری واقع بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے پر سیکڑوں کانگریسیوں کے ساتھ احتجاجی مارچ نکالا اور گیانیش کمار کا پتلا نذر آتش کیا۔ سلطان پور میں ضلع صدر ابھیشیک سنگھ رانا اور شہر صدر عقیل انصاری، پریاگ راج میں رکن پارلیمنٹ اجول رمن سنگھ، سابق رکن اسمبلی انوگرہ نارائن سنگھ، ایودھیا، سون بھدر میں ضلع صدر رام راج سنگھ گور، شہر صدر فرید احمد، سیتاپور میں ضلع صدر ممتا ورما، شہر صدر ششر واجپئی، رائے بریلی میں ضلع صدر پنکج تیواری، اناؤ میں ضلع صدر سریندر کشواہا، متھرا میں میٹروپولیٹن صدر پنڈت۔ یتیندر مقدم کی قیادت میں موٹر سائیکلوں کے قافلے کے ساتھ احتجاجی مارچ نکالا گیا۔ کنور سنگھ نشاد نے بتایا کہ آگرہ میں متھرا ضلع صدر مکیش دھنگر اور ریاست کے سبکدوش جنرل سکریٹری تنظیم انیل یادو کی مشترکہ قیادت میں سیکڑوں کانگریسیوں نے وجے نگر کالونی پہنچ کر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی رہائش گاہ پر احتجاج کیا اور گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ اسی کے ساتھ عہدے سے ہٹانے اور دورِ کار میں کی گئی تبدیلیوں کا وسیع اور آزادانہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ کنور سنگھ نشاد نے بتایا کہ اسی طرح پورے ریاست میں ضلع-شہر اکائیوں نے احتجاجی مارچ نکال کر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا پتلا پھونکا اور گیانیش کمار کی گرفتاری، عہدے سے ہٹانے اور ان کے دورِ کار میں کی گئی تبدیلیوں کا وسیع اور آزادانہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا۔

آگرہ میں کانگریس کارکنوں کی گرفتاری پر شاہنواز عالم برہم

گیانیش کمار کی رہائش گاہ کے باہر احتجاج، رہائی کا مطالبہ

لکھنؤ۔ کانگریس کے قومی سکریٹری شاہنواز عالم نے آگرہ میں چیف الیکشن کمشنر کی رہائش گاہ کے باہر احتجاج کے دوران سبکدوش ریاستی کانگریس جنرل سکریٹری تنظیم انیل یادو کی گرفتاری کو اپوزیشن کارکنوں کو ڈرانے کی مایوس کن کوشش قرار دیا۔ انہوں نے انیل یادو اور متھرا ضلع صدر و سابق لوک سبھا امیدوار مکیش دھنگر کو فوری طور پر رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ انیل یادو اور مکیش دھنگر کی قیادت میں نوجوانوں نے آگرہ میں واقع گیانیش کمار کی رہائش گاہ کے باہر "ووٹ چور، گدی چھوڑ" کے نعرے لگائے اور گیٹ پر لکھا۔ مسٹر عالم نے کہا کہ گیانیش کمار بی جے پی کے لیے انتخابات کی چوری کرتے ہیں اور یہ الزام صرف کانگریس نے نہیں بلکہ دو الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور ڈاکٹر وویک جوشی نے بھی لگایا ہے۔ اس لیے پولیس کو حکومت کے دباؤ میں گرفتار کانگریس لیڈروں کو فوری طور پر رہا کرنا چاہیے۔ لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کی میئر سشما کھرکوال کے الیکشن کمیشن کا موقف اختیار کرنے پر ریاستی جنرل سکریٹری اور کونسلر مکیش سنگھ چوہان نے بی جے پی اور میئر کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن دونوں کا گٹھ جوڑ ووٹ چوری کے لیے ہے۔ مکیش سنگھ نے کہا کہ میئر اگر جمہوریت کی حامی اور محب وطن ہیں تو بی جے پی کی وکالت نہ کرکے غیر جانب دارانہ جانچ کا مطالبہ کریں اور گیانیش کمار کی گرفتاری کا مطالبہ کریں۔ مکیش سنگھ نے کہا کہ لکھنؤ کے لوگ بیدار ہو چکے ہیں اور بی جے پی کے بہکاوے میں نہیں آنے والے۔

اعلیٰ تعلیم کی پالیسی سازی اور منصوبہ بندی کی بنیاد درست ڈیٹا: یوگیندر اپادھیائے

یونیورسٹیوں میں ڈیٹا کی درستگی، تصدیق اور بروقت اندراج یقینی بنانے پر زور

لکھنؤ: 28 ستمبر۔ ریاست کے اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے نے کہا کہ اعلیٰ تعلیم سے متعلق درست، بروقت، اور تصدیق شدہ ڈیٹا محض اعداد و شمار کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ موثر پالیسی سازی، منصوبہ بندی، اور اعلیٰ تعلیمی نظام کی حقیقی حالت کو سمجھنے کے لیے ایک اہم بنیاد ہے۔ ڈیٹا کا استعمال اس بات کا تعین کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے کہ کہاں نئے اداروں کی ضرورت ہے، کہاں اساتذہ اور وسائل کی ضرورت ہے اور کن شعبوں میں ترقی کے لیے خصوصی کوششیں کی جانی چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ مستقبل کے پروگراموں، منصوبوں اور پالیسیوں کی مناسب تشکیل ڈیٹا پر منحصر ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے وزیر پیر کو لکھنؤ کی ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نیشنل لاء یونیورسٹی میں منعقدہ ریاستی سطح کی آئی پی آر (ڈیٹا پروسیسنگ کے نفاذ) ورکشاپ میں یونیورسٹیوں کے نوڈل افسران سے خطاب کر رہے تھے۔ ڈیٹا اکٹھا کرنے، تصدیق کرنے، جمع کرانے، تجزیہ کرنے اور ادارہ جاتی میکانزم کو مضبوط بنانے پر بات چیت پر مبنی اس ورکشاپ کا اہتمام ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، اتر پردیش نے وزارت تعلیم، حکومت ہند کے تعاون سے کیا تھا۔ وزیر اپادھیائے نے کہا کہ ڈیٹا سماج اور اعلیٰ تعلیمی نظام کی عکاسی کرتا ہے۔ حکومت ہند اور ریاستی حکومت دستیاب اعداد و شمار کی بنیاد پر بہت سے اہم فیصلے کرتی ہے۔ اس لیے ڈیٹا اکٹھا کرنا معمول کا عمل نہیں بلکہ پالیسی اور منصوبہ بندی کی ترقی کی ذمہ داری سمجھنا چاہیے۔ اگر ڈیٹا درست ہے تو منصوبے زیادہ موثر ہوں گے۔ انہوں نے یونیورسٹیوں سے الحاق شدہ کالجوں اور اداروں کے IBPS ڈیٹا کو باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے ادارے آئی بی پی ایس کوڈ ملنے کے بعد وقت پر ڈیٹا فراہم نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان کی حیثیت غیر فعال ہو سکتی ہے اور اس سے طلباء متاثر ہوتے ہیں۔ نوڈل افسر کو باقاعدگی سے جائزہ لینا چاہئے۔ پورٹل کھلنے کے بعد آخری تاریخ کا انتظار کرنے کے رجحان سے بچیں، بروقت ڈیٹا حاصل کرکے تصدیق کو یقینی بنائیں۔ اندراج، اسامیوں، کورسز، امتحانات، نتائج، انفراسٹرکچر سے متعلق معلومات اصل ریکارڈ سے تصدیق کے بعد ہی درج کی جائیں۔ صرف ڈیٹا بھرنا کافی نہیں، اس کی درستگی اور صداقت کو بھی یقینی بنایا جانا چاہیے۔ اعلیٰ تعلیم کے وزیر نے کہا کہ نوڈل افسران کا کردار محض جمع کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ حتمی منظوری سے پہلے کراس تصدیق کی جانی چاہیے، ریکارڈ اور IIM ڈیٹا کی صداقت کی تصدیق کے لیے ضرورت کے مطابق بے ترتیب تصدیق کی جانی چاہیے، اور اداروں کو تکنیکی اور انتظامی مدد بھی فراہم کی جانی چاہیے۔ ریاست کی کوششوں کا رخ زیرو پینڈنسی کی طرف ہونا چاہیے۔ انتظامی غفلت کی وجہ سے کسی بھی اہل اور کام کرنے والے ادارے کو سروے سے باہر نہ رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل دور میں درست معلومات کا صحیح وقت پر دستیاب ہونا ضروری ہے۔ اعداد و شمار سے مستقبل کی ضروریات کی نشاندہی کر کے نئے اداروں، فیکلٹی اور محکموں کے لیے بہتر منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے۔ ڈیٹا پلاننگ کو رسمی نہیں بلکہ پالیسی پلاننگ کی ذمہ داری سمجھنا چاہیے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے، اعلیٰ تعلیم کے ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب امیت کمار گھوش نے کہا کہ IIM-B کے لیے ڈیٹا مینجمنٹ صرف نوڈل افسر کی ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ پورے ادارے کی ذمہ داری ہے۔ ڈیٹا مختلف محکموں سے آتا ہے، بشمول داخلے اور امتحانات، اس لیے اعتبار کے لیے ادارہ جاتی انتظامات ضروری ہیں۔ ورکشاپ کی تجاویز کی بنیاد پر، ایک SOP تیار کیا جائے گا اور اسے منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا۔

انسان کی تعمیر و تباہی میں صحبت کا بنیادی کردار کارفرماں ہوتا ہے: ڈاکٹر محمد ادریس ندوی

آل انڈیا مسلم انٹلیکچول سوسائٹی کے زیر اہتمام مسجد ابراہیمی آغا میر، لکھنؤ میں درس قرآن کا اہتمام

لکھنؤ۔ مسجد ابراہیمی آغا میر لکھنؤ میں جاری ہفتہ وار درسِ قرآن کی روح پرور نشست میں ڈاکٹر و مفتی محمد ادریس ندوی اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ نے سورۂ شمس کی مؤثر تلاوت فرمائی اور ساتھ ہی آسان سا ترجمہ حاضرین کے سامنے پیش کیا، ڈاکٹر صاحب نے نہایت مؤثر انداز میں سورۂ شمس کی ان آیات کی وضاحت کی جن میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفس کی تخلیق اور اس میں خیر و شر دونوں راستوں کی پہچان ودیعت کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار عطا کیا ہے کہ وہ اپنے نفس کو پاکیزگی، تقویٰ اور اطاعتِ الٰہی کے ذریعے بلند مقام تک پہنچائے یا خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتے ہوئے اسے تباہی کے راستے پر ڈال دے۔ قرآن کریم کے مطابق حقیقی کامیابی اسی شخص کے لیے ہے جو اپنے نفس کو پاک کرے، جبکہ خسارہ اور ناکامی اس کا مقدر بنتی ہے جو اپنے نفس کو گناہوں کی آلودگی میں مبتلا کر دے۔ ڈاکٹر صاحب نے سورۂ شمس میں مذکور حضرت صالحؑ اور قوم ثمود کے واقعہ کو نفس کی اصلاح اور بگاڑ کی عملی مثال قرار دیتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ایک سرکش اور بدبخت شخص کے شر اور بغاوت نے پوری قوم کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنا دیا، حالانکہ حضرت صالحؑ مسلسل انہیں ہدایت اور خیر کی دعوت دیتے رہے۔ اس واقعہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ انسان کی زندگی میں صحبت، ماحول اور رفاقت کا اثر انتہائی گہرا ہوتا ہے۔ اسی مناسبت سے صالح اور نیک لوگوں کی صحبت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے قرآن و سنت اور تاریخ کے متعدد واقعات پیش کیے۔ انہوں نے اصحاب کہف کے کتے کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ جب ایک جانور نیک بندوں کی رفاقت اختیار کرتا ہے تو قرآن کریم میں اس کا تذکرہ عزت کے ساتھ محفوظ کر دیا جاتا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ صالحین کی صحبت انسان ہی نہیں بلکہ جانوروں کے لیے بھی باعثِ برکت بن جاتی ہے۔ دوسری جانب بری صحبت اور نافرمانی کے نتائج بیان کرتے ہوئے حضرت نوحؑ کے بیٹے کا واقعہ پیش کیا گیا، جو ایک عظیم نبی کے گھر میں پرورش پانے کے باوجود بری صحبت کے سبب ہلاکت سے نہ بچ سکا۔ اسی طرح قرآن کریم میں بعض انبیاء کرام علیہم السلام کی ازواج کی مثالوں کا حوالہ دیتے ہوئے واضح کیا گیا کہ محض نسبت اور تعلق کافی نہیں، بلکہ کامیابی کا دار و مدار ایمان، عملِ صالح اور صحیح راستے کے انتخاب پر ہے۔ خطاب کے اختتام پر حاضرین کو اپنے نفس کے محاسبے، نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے، اور اپنی اولاد کو بھی اچھی صحبت میں پرورش کرنے کی ہدایت دی، قرآنِ کریم سے مضبوط تعلق قائم کرنے اور اپنی زندگیوں میں تقویٰ، اخلاص اور اصلاحِ باطن کو فروغ دینے کی تلقین کی گئی۔ درسِ قرآن کے اس خاص مجلس میں شہر کے لوگوں نے کافی تعداد میں شرکت کی خاص طور پر جناب حاجی کمال صاحب، جناب ایڈوکیٹ سہیل صاحب، جناب شکیل صاحب، جناب زاہد صاحب، جناب حشمت علی صاحب اور مسجد کے دیگر مصلیان و اراکین بھی شریک رہے، اخیر میں امت مسلمہ کی فلاح و بہبود، ملک میں امن و امان، دینی و تعلیمی ترقی اور مسلمانوں کے اتحاد و استحکام کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ اول کا بقیہ

اجین میں 650 سال

بتایا جا رہا ہے کہ گزشتہ شب انتظامیہ اور شہر قاضی خلیق الرحمن کے درمیان ہوئی میٹنگ میں مسجد کے متاثرہ حصہ کو ہٹانے پر آپسی رضامندی بنی تھی۔ معاہدہ کے تحت یہ طے ہوا تھا کہ انتظامیہ کی مشینوں سے سیدھے توڑ پھوڑ کرنے کی جگہ مسجد انتظامیہ سے جڑے لوگ خود ہی سڑک کی زد میں آ رہے حصے کو ہٹائیں گے۔ اتفاق قائم ہونے کے بعد پیر کی صبح مسلم سماج کے کچھ لوگوں نے متاثرہ حصہ کو ہٹانے کا کام شروع بھی کر دیا، لیکن اچانک کچھ دیگر لوگوں نے اس توڑ پھوڑ کے خلاف احتجاج درج کرایا۔ مقامی سطح پر میسیجز وائرل ہونے کے بعد مسجد اور اس کے آس پاس اچانک لوگوں کی بھیڑ جمع ہونے لگی۔ شاہی مسجد مہاکالیشور مندر کے تقریباً سامنے اور کشپر اندی کے قریب واقع ہے۔ عدالت نے کہا کہ سنگھستھ کے دوران اس علاقے میں بڑی تعداد میں لوگوں کی آمد و رفت ہوگی اور سڑک کو چوڑا کرنے کا مقصد ٹریفک کی روانی اور عوامی تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ پولیس کے مطابق جمع بھیڑ میں سے کچھ لوگوں نے بیریکیڈنگ کو دھکیل کر ممنوعہ علاقہ میں گھسنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد پولیس اور مظاہرین کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی اور بھیڑ کی طرف سے پتھراؤ شروع ہوگیا۔ حالات پر قابو پانے اور شورش پسندوں کو کھدیڑنے کے لیے پولیس کو آنسو گیس کے گولے داغنے پڑے اور ہلکی طاقت کا استعمال بھی کرنا پڑا۔ اس پتھراؤ میں کچھ پولیس اہلکاروں کے زخمی ہونے کی بھی جانکاری سامنے آئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پولیس نے اب تک 10 مشتبہ لوگوں کو حراست میں لیا ہے۔ ان میں سے 5 لوگ سوشل میڈیا پر گمراہ کن باتیں پھیلانے کے ملزم ہیں، جبکہ دیگر 5 باہری لوگ ہیں جو اجین کے باشندہ نہیں ہیں، پھر بھی شہر میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ پولیس انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سی سی ٹی وی فوٹیج اور ڈرون فوٹیج کی بنیاد پر پتھراؤ کرنے والوں کی بھی شناخت کی جا رہی ہے۔

سپریم کورٹ کا فوری

جسٹس جوئے مالیہ باغچی نے پوچھا کہ "کیا یہ ٹیکس ہے یا فیس؟ اگر فیس نہیں ہے تو اس وصولی کی انتظامی بنیاد کیا ہے؟ اس میں کون سی سروس فراہم کی جا رہی ہے؟" اس پر این وینکٹ رمن نے واضح طور پر کہا کہ "یہ وصولی نہیں ہے۔ حکومت ان چارجز سے ایک روپیہ بھی نہیں لے رہی ہے اور یہ پیمنٹ ایگریگیٹرز اور بینکوں کے درمیان سیٹلمنٹ فیس ہے۔" اے ایس جی نے یہ بھی کہا کہ "جب بینک الیکٹرانک ٹرانزیکشن کرتے ہیں تو لاگت آتی ہے اور کریڈٹ/ڈیبٹ کارڈ ٹرانزیکشن پر چارج لگاتے ہیں، جبکہ یو پی آئی پیمنٹ ان چارجز سے چھوٹ دی گئی تھی۔ حالانکہ پورے سسٹم کو ٹھیک سے کام کرتے رہنے کے لیے یہ چارج ضروری ہے۔" غور طلب ہے کہ این سی پی آئی نے 15 اکتوبر سے یو پی آئی کے ذریعہ منتخب مرچنٹ ادائیگیوں پر چارج یعنی ایم ڈی آر کا نظام لاگو کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 2000 روپے سے زائد کی ادائیگیوں پر 0.4 فیصد چارج مقرر کیا گیا ہے۔ 7500 ہزار روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی پر اس سے زیادہ [illegible]

جنسی ہراسانی معاملے میں

خاتون پہلوانوں کا موقف ہے کہ نچلی عدالت کا فیصلہ 'دقیانوسی اور فرسودہ تصورات' پر مبنی ہے۔ ساتھ ہی ڈبلیو ایف آئی کے سابق اسسٹنٹ سکریٹری ونود تومر کو کرمنل دھمکی کے چارج سے بری کرنے کے فیصلے کو بھی چیلنج کیا ہے۔ عدالت نے برج بھوشن اور ونود تومر کو 3 اگست کو بری کر دیا تھا۔ واضح رہے کہ یہ پورا معاملہ خاتون پہلوانوں کی جانب سے اس وقت کے ڈبلیو ایف آئی صدر برج بھوشن شرن سنگھ پر لگائے گئے جنسی ہراسانی معاملہ سے جڑا ہے۔ اس کو لے کر 2023 میں متاثرہ خاتون پہلوانوں نے جنتر منتر پر زبردست احتجاج درج کرایا تھا۔ اس کے بعد پولیس نے اس معاملے میں برج بھوشن شرن سنگھ سمیت دیگر ملزمان کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 354، 354اے، 354ڈی اور 506 میں چارج شیٹ داخل کی تھی۔ رواں سال اگست میں دہلی کے راؤز ایونیو کورٹ نے ملزم برج بھوشن سنگھ اور شریک ملزم ونود تومر سمیت تمام ملزمان کو بری کر دیا تھا۔ راؤز ایونیو کورٹ کے ایڈیشنل چیف جوڈیشیل مجسٹریٹ (اے سی جے ایم) نے ثبوتوں کی کمی اور گواہوں کے بیانات میں تضاد کا حوالہ دیتے ہوئے دونوں کو تمام الزامات سے بری کر دیا تھا۔ استغاثہ الزامات کو پوری طرح ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ عدالت سے راحت ملنے کے بعد برج بھوشن سنگھ نے اسے سچائی کی جیت قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ "میں نے پہلے ہی دن کہا تھا کہ اگر میرے خلاف ایک بھی الزام ثابت ہو گیا تو میں خود کو پھانسی پر لٹکا لوں گا۔" دوسری جانب اب 4 خاتون پہلوانوں کی جانب سے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اب سیشن کورٹ معاملے کی آئندہ سماعت 9 اکتوبر کو کرے گی۔

گوہاٹی سے اندور تک نوجوان ڈرتا نہیں سوال کرتا ہے؟

ڈاکٹر سلیم خان

کاکروچ جنتا پارٹی کے شریک کنوینر اور ترجمان آشوتوش رانکا کو آسام کر سر پھرے وایر اعلیٰ ہیمنتا بسوا سرما کی پولیس نے گوہاٹی میں ان کے ساتھیوں سمیت حراست میں لے کر بتا دیا کہ وہ کس قدر خوفزدہ ہیں۔ اس طرح حراست میں لینے کے چند گھنٹوں بعد ہی انہیں احساس ہو گیا کہ وہ آگ سے کھیلنے جا رہے ہیں۔ اس لیے رہا بھی کر دیا گیا ممکن ہے دہلی سے امیت شاہ نے منع کر دیا ہو کیونکہ وہ بھی دودھ کے جلے ہیں۔ آشوتوش رانکا کوئی دہشت پھیلانے کے لیے نہیں گئے تھے۔ وہ توسی جے پی کے ذریعہ والینٹیئر ز کی ایک میٹنگ میں شرکت کے لیے گوہاٹی پہنچے تھے۔ وہاں انہوں نے آسام کے سرکاری اسکولوں کی حالتِ زار، انتخابی فہرستوں کی نظر ثانی (SIR) اور کازی رنگا کے مسائل پر ریاستی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ بس پھر کیا تھا اس ہیمنتا کی انا کو ٹھیس پہنچ گئی اور میٹنگ شروع ہونے سے پہلے ہی پولیس نے انہیں ایک نجی رہائش گاہ سے حراست میں لے لیا۔ اس طرح کی غنڈہ گردی آسام میں عام سی بات ہے لیکن جب یہ مسلمانوں کے خلاف ہوتی ہے تو اسے بنگلہ دیشیوں کے نام پر کارروائی کہہ کر جائز ٹھہرا دیا جاتا ہے۔ اس بار ہیمنتا بسوا کے لیے وہ گھناونا کھیل کرنا ممکن نہیں تھا مگر دہلی سے لے کر گوہاٹی تک کاکروچ کے خلاف زیادتی راحت اندوری کا یہ شعر یاد دلاتی ہے۔

لگے گی آگ تو آئیں گے گھر سبھی زد میں
یہاں پر صرف ہمارا مکان تھوڑی ہے

آشوتوش رانکا نے سوشل میڈیا (X) پر جاری اپنے بیان میں اس کارروائی کو 'غیر قانونی حراست' قرار دیا اور کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت ڈپکے سمیت اپوزیشن رہنماؤں (بشمول کانگریس کے گورو گوگوئی) نے اس پولیس کارروائی کی سخت مذمت کی تھی اور اسے نوجوانوں کی آواز دبانے کی کوشش قرار دیا۔ نئی نسل کے نوجوان نہ تو مار پیٹ اور گرفتاری سے ڈرتے ہیں اور نہ وزیر اعظم مودی کے پروچن سننا چاہتے ہیں۔ وہ بات چیت بحث و مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ بی جے پی کو یہ فن راہل گاندھی سے سیکھنا چاہیے۔ راہل گاندھی کی اس فن میں مہارت کے سبب 'چھاتروں (طلبا) کی گونج' ملک کے طلبا اور نوجوانوں کے دل کی دھڑکن بن گئی ہے۔ راہل گاندھی یہ پیغام لے کر جہاں بھی جاتے ہیں عوام کا ایک زبردست سیلاب امڈ پڑتا ہے۔ راجستھان کے کوٹہ سے شروع ہو کر دہرادون، پریاگ راج اور پونے سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ جب پچھلے ہفتہ اندور پہنچا تو بی جے پی کے ہوش اڑ گئے۔ ریاستی حکومت اور انتظامیہ نے اپنی روایت کے مطابق اس کی راہوں میں مشکلات پیدا کیں۔ لاکھ نا نکر کے بعد ایک میدان دیا تو دس لاکھ روپے کرایہ لے کر بھی پچیس شرائط لگا دی گئیں۔ اس بیجا مخالفت نے رکاوٹ پیدا کرنے کے بجائے پروگرام کی مقبولیت میں بے شمار اضافہ کر دیا۔ کانگریس پارٹی اگر بی جے پی کی مانند اشتہار بازی پر ایک کروڑ بھی خرچ کر دیتی تب بھی پروگرام اس قدر مقبول نہ ہو پاتا۔ یہ دس لاکھ روپے کی رقم اگر بی جے پی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کرایہ کے لوگوں کو لانے پر خرچ کی جاتی تب بھی اتنے لوگ نہیں آتے۔

اندور میں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے پانچویں ایڈیشن میں یہ انتظام کرنا پڑا کہ صرف طلبہ اور جین زی نوجوانوں کو میدان میں داخلہ دیا جائے اور باقی سارے لوگ باہر پردے پر جلسۂ عام کی کارروائی سے استفادہ کریں۔ اس کے باوجود تقریب گاہ کھچا کھچ بھر گئی۔ اس موقع پر راہل گاندھی نے برسر اقتدار طبقہ پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے اسے ایک مافیا سے تشبیہ دی۔ بی جے پی نے پروگرام کے بعد اپنی اوٹ پٹانگ مخالفت سے اس الزام کو درست ثابت کر دیا۔ حزب اقتدار کو جب راہل گاندھی اور وہاں موجود لوگوں کی جانب سے اٹھائے گئے سنجیدہ سوالات کا کوئی جواب نہیں سوجھا تو وہ کامیڈی شو کی آڑ میں مخالفت کرنے لگا اور اس طرح خود اپنے جال میں پھنستا چلا گیا۔ اندور کے اندر جلسہ گاہ میں صرف پچاس ہزار لوگوں کی گنجائش تھی مگر دس لاکھ خواہش مندوں نے اپنا نام آن لائن رجسٹر کروا کر بی جے پی کے گال پر ایسا کرارہ تھپڑ رسید کیا کہ اس کی گونج بھوپال سے دہلی تک سنائی دی۔ اس صورتحال پر سید صادق حسین کا وہ شعر صادق آتا ہے۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

19 ستمبر 2026 کو منعقد ہونے والے 'چھاتروں کی گونج' کے دوران اسٹینڈ اپ کامیڈین پلکت منی کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی کی نقل اتارنے اور اسٹیج پر راہل گاندھی کے ہنسنے پر گودی میڈیا کی مدد سے ایک بڑا سیاسی تنازع کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی۔ راہل گاندھی کی احمقانہ مخالفت کر کے بی جے پی والے خود اپنے پیر پر کلہاڑی چلا رہے ہیں۔ مودی سرکار اور اس کے حواریوں کو ان سوالات کا جواب دینا چاہیے جو چھاتروں کی گونج' پروگرام کے دوران طلبہ اور نوجوانوں نے اٹھائے۔ 19 ستمبر کو مدھیہ پردیش کے اندور میں گاؤں سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے شہر آنے والی طالبہ نے کہا کہ ہاسٹل نہیں ہے، اس لیے پی جی میں رہنا پڑتا ہے۔ صرف محفوظ جگہ پر رہنے کے لیے لاکھوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ ہر ماہ کرایے کی فکر اور بے گھر ہونے کا خوف میں تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ کئی لڑکیاں اسی وجہ سے تعلیم چھوڑ دیتی ہیں کیونکہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ رہائشی الاؤنس مہنگائی کے ساتھ نہیں بڑھتا اور اوپر سے بدعنوانی کی نذر ہو جاتا ہے۔

راہل گاندھی نے وزیر اعظم مودی سے پوچھا کیا اس بچی کے سوال کا کوئی جواب ہے؟ وہ طالبہ کا سوال کرتی ہے "سرکار کے پاس دیا جلانے کے لیے پیسہ ہے، ہمارے ہاسٹل کے لیے کیوں نہیں؟" مودی سرکار کے پاس اس تلخ سوال کا جواب نہیں ہے اس لیے اوٹ پٹانگ باتیں کی جا رہی ہیں۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ "ملک پر ایک سسٹم نے تہہ در تہہ قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ سسٹم آخر ہے کیا؟ راہل کے مطابق آر ایس ایس اور 'ہم دو، ہمارے دو' کی قیادت میں گنے چنے لوگوں نے مل کر ہندوستان کے ہر ادارے پر اپنا کنٹرول قائم کر لیا ہے۔ حکومت ہو، کاروبار ہو، تعلیم ہو، صحت ہو، کھیل ہو، میڈیا ہو، عدلیہ ہو، الیکشن کمیشن ہو یا بیوروکریسی، اس سسٹم میں ہنر نہیں بلکہ پیسہ اور سفارش اہمیت رکھتی ہے۔ یہی ملک کے بیشتر مسائل کی جڑ ہے۔ چھاتروں کی گونج کے ذریعہ راہل گاندھی اس قبضے کے خلاف، بدعنوانی کے خلاف اور ناانصافی کے خلاف طلبہ کی آواز اٹھا کر اس سسٹم کو چیلنج کرتے ہیں تو مودی سے لے کر یوگی تک سب کو مرچی لگتی ہے۔ وہ اس نظام استحصال سے بنیادی قسم کے سوال پوچھتے ہیں اور جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ یہ سسٹم طالب علم نہیں بلکہ اندھ بھکت چاہتا ہے اس لیے طلبہ کو ہراساں کر کے اندھ بھکتی کو فروغ دیتا ہے، تا کہ کوئی سوال نہ اٹھائے اور من مانی چلتی رہے لیکن یہ معاملہ بہت دنوں تک نہیں چلے گا۔

راہل گاندھی کے مطابق آج کے طلبہ سوال کرتے ہیں، وہ متجسس ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس نظام کو طلبہ سے خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ اراہل گاندھی نے بیدار طالب علم اور اندھ بھگت کے درمیان فرق کرتے ہوئے بتایا کہ مؤخر الذکر نفرت سے بات کرتا ہے اور جھوٹ و نفرت پھیلاتا ہے، جبکہ طالب علم ایماندار ہوتا ہے۔ وہ کسی بات کو صرف اس لیے تسلیم نہیں کرتا کہ اسے ایسا بتایا گیا ہے، بلکہ وہ اس کی وجہ جاننا چاہتا ہے لیکن موجودہ نظام ایسے لوگوں کو آگے بڑھاتا ہے جو سوال پوچھنے کے بجائے ہر بات کو آنکھ موند مان لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کا طالب علم سوال کرتا ہے کہ دو لوگوں نے پورے نظام پر کیسے قبضہ کر لیا؟ اسکول اور کالجوں کی حالت ایسی کیوں ہے؟ امتحانات کے پرچے لیک کیوں ہو رہے ہیں اور نوجوانوں کو روزگار کیوں نہیں مل رہا۔

'چھاتروں کی گونج کے حالیہ پروگرام کے دوران مدھیہ پردیش کے دیواس سے آنے والے ایک طالب علم نے راہل گاندھی سے کہا کہ ایم پی پی ایس سی میں بے ضابطگیوں کو اجاگر کرنے کے بعد ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی اور انہیں جیل بھیج دیا گیا تھا۔ اس طرح مسائل کو حل کرنے کے بجائے انہیں اٹھانے والوں کی آواز کو دبایا جاتا ہے۔ راہل گاندھی سے بھی یہی پریشانی ہے کہ وہ حکومت سے تلخ سوال کرتے ہیں۔ راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ طلبہ ہندوستان کا مستقبل ہیں اور ان کے بغیر کوئی بھی ملک مضبوط نہیں بن سکتا۔ اس حوالے سے 'چھاتروں کی گونج' نہ 'جھوٹ کی گونج' ہے اور سیاسی چال بلکہ یہ ایک سماجی بیداری کی تحریک ہے۔ اس لیے مخالفت کی پروا کیے بغیر یہ مہم جاری رکھنی چاہیے۔ بقول شاعر

تو سمجھتا ہے حوادث ہیں ستانے کے لیے
یہ ہوا کرتے ہیں ظاہر آزمانے کے لیے

☆☆☆

ٹرمپ-شی ملاقات، ہندوستان کی آزمائش

اسد مرزا

وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ہونے والی ملاقات کسی بڑی پیش رفت سے کہیں زیادہ ایک طے شدہ وقفہ تھی۔ دونوں رہنماؤں کے پاس کشیدگی کم کرنے کے اپنے -اپنے مقاصد تھے: ٹرمپ اقتصادی استحکام، سپلائی چین کے دباؤ سے نجات اور ایران کے معاملے پر تعاون چاہتے تھے، جبکہ شی اپنی طویل مدتی اسٹریٹیجک عزائم پر کوئی سمجھوتہ کیے بغیر منڈیوں، ٹیکنالوجی اور توانائی تک چین کی رسائی کو محفوظ بنانا چاہتے تھے۔ سب سے اہم نکتہ یہ نہیں کہ مقابلہ ختم ہو گیا، بلکہ یہ کہ دونوں فریقین نے بے قابو کشیدگی کی قیمت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ماضی کی محصولاتی جنگیں، برآمداتی پابندیاں، نایاب معدنیات پر قدغن اور جوابی اقدامات نے دونوں کی باہمی کمزوریوں کو بے نقاب کر دیا تھا۔ واشنگٹن جدید ٹیکنالوجی روک سکتا ہے اور ڈالر مالیات تک چین کی رسائی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے؛ بیجنگ اہم معدنیات کی فراہمی میں خلل ڈال سکتا ہے، امریکی کمپنیوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور عالمی مینوفیکچرنگ کو غیر مستحکم کر سکتا ہے۔ اس سربراہی اجلاس نے ان کمزوریوں کو ختم کرنے کے بجائے مذاکراتی طاقت میں بدل دیا۔

تجارت اس گفتگو کا عملی مرکز رہی۔ ٹرمپ کے محصولاتی منصوبے صرف چین کے تجارتی سرپلس ہی سے نہیں بلکہ روسی اور ایرانی توانائی کی چینی خریداری سے بھی جڑے ہوئے ہیں۔ ایک نئے امریکی قانون کے تحت صدر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ روسی تیل و گیس کے بڑے خریداروں بشمول چین اور ہندوستان پر 100 فیصد تک محصولات عائد کر سکیں۔ یہ اقدام واشنگٹن کو ایک برتری دیتا ہے، مگر بیجنگ کے خلاف اس کا اطلاق وسیع تر تجارتی جنگ کو دوبارہ بھڑکانے، اہم معدنیات کی قلت کو بڑھانے اور چین کی جانب سے نئی برآمداتی پابندیوں کو جنم دینے کا خطرہ رکھتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس سربراہی اجلاس میں بظاہر نرمی دیکھی گئی۔ ٹرمپ سخت محصولات کی دھمکی تو دے سکتے ہیں، مگر چین امریکی معیشت کے لیے اتنا اہم ہے کہ اسے ایک عام تجارتی حریف کی طرح نہیں دیکھا جا سکتا۔ چین تیار شدہ اشیاء، صنعتی خام مال اور نایاب معدنیات کا ایک بڑا فراہم کنندہ ہے، جبکہ امریکی کمپنیاں چینی طلب اور پیداواری نیٹ ورکس پر انحصار کرتی ہیں۔ ایک عارضی محصولاتی مفاہمت تجارتی طور پر مفید تو ہو سکتی ہے، مگر یہ منڈی تک رسائی، سبسڈیز، ٹیکنالوجی کی منتقلی یا صنعتی پالیسی کے تنازعات کو حل نہیں کرے گی۔

مصنوعی ذہانت اس مقابلے کا زیادہ گہرا اور اہم پہلو تھی۔ واشنگٹن اور بیجنگ اب اے آئی کو محض ایک تجارتی شعبے کے طور پر نہیں دیکھتے۔ یہ فوجی کمانڈ، سائبر آپریشنز، انٹیلیجنس تجزیے، خودکار ہتھیاروں، لاجسٹکس اور اقتصادی پیداواریت کے مرکز میں ہے۔ سربراہی اجلاس کے گرد ہونے والی تقریبات میں سرکردہ ٹیکنالوجی کمپنیوں کے سربراہان کی موجودگی اس اسٹریٹیجک مقابلے میں نجی شعبے کے کردار کو نمایاں کرتی ہے۔ اے آئی نے شہری اور فوجی ٹیکنالوجی کے درمیان روایتی فرق کو بھی پیچیدہ بنا دیا ہے۔ بڑے لینگویج ماڈلز، سیٹلائٹ تجزیہ اور خودکار نظام بیک وقت تجارتی اور دفاعی مقاصد کی خدمت کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کے لیے یہ موقع بھی ہے اور خطرہ بھی۔ نئی دہلی ڈیٹا سینٹرز، چپ پیکیجنگ، سافٹ ویئر اور دفاعی اے آئی میں سرمایہ کاری کو اپنی طرف کھینچ سکتی ہے، مگر اسے کسی ایک ٹیکنالوجی بلاک پر انحصار کرنے یا محض ایک سستی اسمبلنگ بیس بن جانے سے بچنا ہوگا۔

ایران اور جنگ کے توانائی منڈیوں پر اثرات نے مذاکرات میں ایک بڑا جغرافیائی سیاسی پہلو شامل کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق واشنگٹن نے بیجنگ پر تہران کے ساتھ اس کے تعلقات کے بارے میں دباؤ ڈالا، بشمول ان الزامات کے کہ چینی مدد، سیٹلائٹ معلومات اور تجارتی روابط نے ایران کی فوجی صلاحیتوں کو تقویت دی ہے۔ امریکی حکام نے یہ بھی خبردار کیا ہے کہ ایرانی ٹارگٹنگ اور ڈرونز سے جڑی چینی مدد ناقابلِ قبول ہے۔ ٹرمپ کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ تصادم کی قیمت ادا کیے بغیر چین کی مدد چاہتے ہیں۔ بیجنگ کے تہران کے ساتھ تعلقات، تیل کی منڈی میں خریداری کی طاقت اور علاقائی تجارتی راستوں پر اثر و رسوخ موجود ہے۔ وہ شاید تحمل کی حوصلہ افزائی کر سکے، رابطے میں سہولت دے سکے یا آبنائے ہرمز کے ذریعے جہاز رانی کے راستے دوبارہ کھولنے میں مدد دے سکے۔ مگر چین محض ایک امریکی ماتحت ٹھیکیدار کے طور پر کام کرنے کو تیار نہیں۔ اس کی ترجیح توانائی کی فراہمی کا تحفظ، امریکی اثر و رسوخ کو محدود کرنا اور مشرقِ وسطیٰ میں اپنی بڑی طاقت کے طور پر پوزیشن برقرار رکھنا ہے۔

توانائی کا معاملہ خاص طور پر اہم ہے کیونکہ اس جنگ نے عالمی تیل کی سلامتی سے متعلق مفروضات کو نقصان پہنچایا ہے۔ آبنائے ہرمز سے کم ہوتی ترسیل، توانائی کے انفراسٹرکچر پر حملوں اور ایرانی و روسی برآمدات پر پابندیوں نے سپلائی کو تنگ کر دیا ہے۔ اگست میں چین نے تقریباً 18 لاکھ بیرل یومیہ ایرانی نژاد خام تیل درآمد کیا، جبکہ جولائی تک مشرقِ وسطیٰ کی سپلائی میں کمی کے باعث ہندوستان کا روسی تیل پر انحصار مبینہ طور پر اس کی درآمدات کے تقریباً نصف تک بڑھ گیا۔ اس سے ہندوستان کو فوری خطرہ لاحق ہے۔ نئی دہلی کی رعایتی روسی خام تیل کی خریداری نے افراطِ زر کو قابو میں رکھنے، ریفائنری منافع کو سہارا دینے اور صارفین کو عالمی قیمتوں کے جھٹکوں سے بچانے میں مدد دی ہے۔ مگر امریکی محصولات یا ثانوی پابندیاں ان خریداریوں کو مہنگا بنا سکتی ہیں، امریکی منڈیوں تک رسائی محدود کر سکتی ہیں اور ادائیگیوں، جہاز رانی اور انشورنس کے معاملات کو پیچیدہ بنا سکتی ہیں۔

مجوزہ محصولاتی اختیار روس سے غیر متعلق ہندوستانی برآمدات کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ برقی مشینری، اسمارٹ فونز اور ہندوستان میں اسمبل ہونے والے الیکٹرانک اجزاء امریکہ کو ہندوستان کی اہم برآمدات میں شامل ہیں۔ ایک سزائی محصول ہندوستان کی مسابقت کو اس وقت کمزور کر سکتا ہے جب واشنگٹن کمپنیوں کو چین سے دور سپلائی چینز متنوع بنانے کی ترغیب دے رہا ہے۔ یہ متضاد بات ہوگی کہ امریکہ ایک طرف ہندوستانی مینوفیکچرنگ چاہے اور دوسری طرف جنگ اور سپلائی میں خلل سے پیدا ہونے والے توانائی کے انتخاب پر نئی دہلی کو سزا دے۔

ہندوستان کا ردِ عمل غالباً سختی اور مذاکرات کا امتزاج ہوگا۔ خلیجی سپلائی محدود اور قیمتیں بلند رہنے کے دوران وہ روسی تیل کو آسانی سے ترک نہیں کر سکتا۔ نہ ہی وہ امریکی منڈی کو نظر انداز کر سکتا ہے، جو الیکٹرانکس، ادویات، انجینئرنگ اشیاء اور خدمات میں ہندوستان کے عزائم کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ نئی دہلی چھوٹ حاصل کرنے، متبادل فراہم کنندگان سے خریداری بڑھانے، مقامی کرنسی میں لین دین کے انتظامات کو فروغ دینے اور اسٹریٹیجک ذخائر بڑھانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ تاہم تنوع پیدا کرنے میں وقت لگے گا اور یہ زیادہ لاگت بھی لا سکتا ہے۔

اس سربراہی اجلاس کے اثرات امریکہ- ہندوستان تعلقات پر بھی مرتب ہوں گے۔ واشنگٹن اور نئی دہلی چین کے فوجی عروج، بحری اثر و رسوخ اور ٹیکنالوجی عزائم پر مشترکہ تشویش رکھتے ہیں۔ کواڈ، دفاعی معاہدوں، سیمی کنڈکٹر اقدامات اور سپلائی چین شراکت داریوں کے ذریعے تعاون اس تعلق کو اسٹریٹیجک گہرائی دیتا ہے۔ ہندوستان انڈو- پیسیفک میں ایک قیمتی توازنی قوت اور ایک ممکنہ متبادل مینوفیکچرنگ مرکز ہے۔

تاہم محصولاتی دھمکی اس صف بندی کی حدود کو بے نقاب کرتی ہے۔ ہندوستان اسٹریٹیجک خود مختاری چاہتا ہے، نہ کہ ایسا رسمی اتحاد جو اس کی توانائی خریداری یا خارجہ پالیسی کا تعین کرے۔ دوسری طرف واشنگٹن کی توقعات بڑھتی جا رہی ہیں کہ اس کے شراکت دار اس کی پابندیوں کی ترجیحات کی حمایت کریں، حریف فراہم کنندگان پر انحصار کم کریں اور امریکی ٹیکنالوجی قوانین سے ہم آہنگ ہوں۔ ٹرمپ انتظامیہ کا زیادہ لین دین پر مبنی رویہ ہندوستان کے تجارتی سرپلس، روسی تیل کی خریداری اور منڈی کی رکاوٹوں کو خالصتاً اسٹریٹیجک نقطہ نظر سے دیکھنے کے بجائے علیحدہ مذاکراتی اہداف کے طور پر برت سکتا ہے۔

ٹرمپ-شی ملاقات کا بنیادی سبق یہ ہے کہ رقابت کم نہیں ہو رہی بلکہ زیادہ منظم انداز میں سنبھالی جا رہی ہے۔ تجارتی وقفے فوری اقتصادی نقصان کو روک سکتے ہیں، مگر اے آئی، تائیوان، توانائی، ایران اور فوجی ٹیکنالوجی جیسے معاملات تا حال حل طلب ہیں۔ بھارت کے لیے جواب متوازن خود مختاری ہے: امریکی شراکت داری کو برقرار رکھنا، ضروری روسی توانائی روابط کو قائم رکھنا، ملکی ٹیکنالوجی کو تیز کرنا اور متعدد سفارتی راستے کھلے رکھنا۔ یہ حکمتِ عملی کسی بھی طاقت کے دباؤ کو مکمل طور پر ختم نہیں کرے گی۔ البتہ یہ ہندوستان کو جغرافیائی سیاسی غیر یقینی کو مذاکراتی طاقت میں بدلنے کی گنجائش ضرور دے سکتی ہے۔

☆☆☆

اودھ نامہ

چشم کشا رپورٹ کا اثر

صحافت کیا ہے اور اس کی طاقت کتنی ہے اس کا صحیح صحیح اندازہ شاید آج تک نہیں لگایا سکا ہے۔ اگرچہ صحافت موجودہ دور میں بدنام بھی بہت ہوئی ہے بعض چاپلوس قسم کے صحافیوں کی وجہ سے۔ لیکن اس کے باوجود آج بھی صحافت کبھی کبھی اپنا دم دکھاتی رہتی ہے اور اپنی حیثیت کو منواتی رہتی ہے۔ اور ان لوگوں کو چونکاتی رہتی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے صحافت کو خرید کر اپنے گھر کی لونڈی بنا رکھا ہے۔ ایسا ہی دم دکھایا انڈین ایکسپریس کی ایک تحقیقاتی رپورٹ نے جس نے ملک کی سیاست میں تہلکہ سا مچا دیا ہے۔ یہ رپورٹ ایک ایسے وقت میں منظر عام پر آئی ہے جب ملک میں آزاد صحافت آخری سانسیں گن رہی ہے۔ یوں بھی گزشتہ چند برسوں کے اندر جمہوری اداروں کے کام کاج کے طریقہ کار پر زوال آنا شروع ہو گیا تھا۔ یعنی وہ ادارے جو کبھی جمہوریت کے نگہبان کہلاتے تھے آہستہ آہستہ دم توڑ رہے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا زوال الیکشن کمیشن کا ہوا ہے جو ملک میں جمہوری نظام کے تسلسل اور بقاء کا ضامن ہے۔ جس پر الزام ہے کہ وہ آزادانہ اور شفاف الیکشن کرانے کی آئینی اور قانونی ذمہ داری نبھانے کی بجائے ہر جگہ ایک خاص سیاسی جماعت کی میابی کی راہیں ہموار کر رہا ہے۔

الیکشن کمیشن پر سب سے زیادہ الزامات موجودہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے عہد میں لگے ہیں۔ مگر اتنی تنقیدوں اور مذمت کے باوجود ان کے چہرے پر کوئی رنگ ملال نہیں ہے۔ سب سے زیادہ سوال (ایس آئی آر) پر کھڑے کئے گئے ہیں جس نے ملک کے کروڑوں عوام کو بھکاریوں کیطرح لائن میں لگا دیا ہے۔ ایس آئی آر کے اس تکلیف دہ عمل نے اب تک ملک کے 13 کروڑ رائے دہندگان سے ووٹ دینے کا حق چھین لیا گیا ہے۔ عام لوگ ہی نہیں بلکہ کچھ ایسی شخصیات کے اوپر بھی ایس آئی آر کی تلوار لٹکی ہوئی ہے، جنھیں ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی وجہ سے ملک کا اثاثہ تصور کیا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر ملک کے 100 کروڑ رائے دہندگان کو اس نہایت تکلیف دہ عمل سے گزرنا پڑا۔

ایس آئی آر کے تعلق سے ایک آر ٹی آئی کے جواب میں جو کچھ سامنے آیا ہے اس نے سب کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ایک خاتون نسماجی کارکن نے الیکشن کمیشن سے پوچھا تھا کہ انھیں اس میٹنگ کی فائل مہیا کرائی جائے جس میں ایس آئی آر کا فیصلہ ہوا تھا۔ الیکشن کمیشن نے اس کا حیران کن جواب یوں دیا ہے کہ "ایس آئی آر کا فیصلہ الیکشن کمیشن نے نہیں لیا۔ اب سوال لازمی طور پر پیدا ہوتا ہے کہ الیکشن کمیشن ایک آزا اور خود مختار آئینی ادارہ نہیں رہ گیا ہے۔ پورے ملک کے عوام کو ذہنی کشمکش میں مبتلا کرنے والا یہ عمل ابھی تک گیانیش کمار کے ذہن کی اپج بتایا اور سمجھا جا رہا تھا لیکن آر ٹی آئی کے جواب سے پتہ چلا کہ ایس آئی آر کا فیصلہ اس نے نہیں لیا تو پھر کس نے یہ فیصلہ لیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وزیر داخلہ امت شاہ کے دماغ کی اپج ہے جو سی اے اے اور این آر سی نافذ کرنے میں ناکام ہونے کے بعد ملک کے عوام کو بہ انداز دگر نرغے میں لینا چاہتے تھے۔ ایس آئی آر کا معاملہ ابھی سپریم کورٹ میں زیر التوا ہے جو اس پر کوئی واضح موقف اختیار نہیں کر پا رہا ہے۔ اس کا بھی مطلب صاف ہے کہ یا تو وہ خود اس پیچیدہ عمل کو سمجھ نہیں پا رہا ہے یا پھر وہ جان چکا ہے کہ یہ فیصلہ کمی شن کا نہیں حکومتی سطح پر لیا گیا فیصلہ ہے اور وہ اس کے خلاف کوئی موقف اپنانے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہے۔

جیسے ہی 'انڈین ایکسپریس' کی تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آئی، ملک بھر میں گیانیش کمار کی من مانی کے خلاف غم و غصے کا جو طوفان کروٹیں لے رہا ہے اس کی روشنی میں ان پر استعفیٰ کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ سپریم کورٹ میں ایک عرضی دائر کر کے گیانیش کمار کے خلاف ایس آئی آر کے سلسلے میں قانونی فرائض کی خلاف ورزیوں پر فوجداری کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ان کے خلاف مواخذے کی تحریک لانے کی بھی تیاری ہو رہی ہے۔ اس سے قبل بھی لوک سبھا میں ان کے خلاف ایسی ہی تحریک پیش کی گئی تھی جس پر اسپیکر نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں لیا ہے۔

انڈین ایکسپریس کی جانباز صحافی رتیکا چوپڑا کی چشم کشا رپورٹ میں ثابت کیا گیا ہے کہ گیانیش کمار سہ رکنی الیکشن کمیشن میں من مانے فیصلے کر رہے ہیں اور باقی دو الیکشن کمشنروں کو برف میں لگا دیا گیا ہے۔ جبکہ الیکشن کمیشن کے ضابطوں کے مطابق تینوں الیکشن کمشنر آپسی تال میل کے ساتھ فیصلے لینے کے مجاز ہیں اور کسی الیکشن کمشنر کو تنہا فیصلے لینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ گیانیش کمار کے خلاف جو محاذ کھولا ہے، اس میں سیاسی جماعتوں کے علاوہ کاکروچ جنتا پارٹی بھی میدان میں آ گئی ہے۔ اس نے گیانیش کمار کے 'استعفیٰ' کا مطالبہ کرتے ہوئے گاندھی جینتی سے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کرنے کی دھمکی دی ہے۔ گیانیش کمار کی دھاندلیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرا دی گئی ہے اور انھیں گرفتار کر کے جیل بھیجنے کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ حکومت نے انھیں گرفتاری سے بچانے کے لیے پہلے ہی سے باقاعدہ قانون بنا رکھا ہے۔ یعنی حکومت کو پہلے ہی احساس تھا کہ گیانیش کمار جو کالے کارنامے انجام دیں گے اس کے نتیجے میں ان پر گرفتاری کی تلوار لٹک سکتی ہے۔ یہ قانون پارلیمنٹ میں ایک ایسے موقع پر پاس کرایا گیا تھا جب اپوزیشن کے 140 ارکان واک آؤٹ کر گئے تھے۔ اس اعتبار سے یہ بھی ایک سیاہ قانون کے دائرے میں آتا ہے۔ ملک میں اس وقت گیانیش کمار کے خلاف زبردست محاذ آرائی ہو رہی ہے اور یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ اس محاذ آرائی کا کیا نتیجہ برآمد ہوگا۔

ایس آئی آر منسوخ کریں، چیف الیکشن کمشنر کو برخاست کریں، نئے سرے سے نظام بنائیں

اے جے پربل اور ہرجندر

اگر ذرا بھی شبہ باقی تھا کہ ووٹر لسٹس کے ساتھ بڑے پیمانے پر چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے، تو 'دی انڈین ایکسپریس' کی ریتیکا چوپڑا کی تازہ تحقیقی رپورٹ سے وہ دور ہو جانا چاہیے۔ لیکن پہلے مغربی بنگال میں ہونے والے حالیہ انتخابات کی طرف لوٹتے ہیں، جو ایس آئی آر کے دوسرے مرحلے کے بعد اپریل 2026 میں ہوئے تھے۔ مغربی بنگال کے انتظامی اور انتخابی افسران کو اپریل 2026 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی بریفنگ یاد ہے؟ بتایا جاتا ہے کہ بریفنگ میں گیانیش کمار نے طنزیہ انداز میں پوچھا تھا "ہاؤ از دی جوش؟" "یعنی جوش کیسا ہے؟ وہ 2019 کی بالی ووڈ فلم 'اُری- دی سرجیکل اسٹرائیک' کا ڈائیلاگ دہرا رہے تھے۔ سرجیکل اسٹرائیک تو ہوئی ہی۔ انہوں نے انتخابات کی نگرانی کرنے والے تمام سینئر افسران کو ہٹانے کا حکم دیا اور ان کی جگہ اپنی پسند کے افسران کو مقرر کر دیا۔ خبروں کے مطابق 500 سے زیادہ افسران کو تبدیل کر دیا گیا بعض اسمبلی حلقوں میں پولیس انسپکٹر کی سطح تک کے افسران کو بھی۔ دیگر ریاستوں سے افسران کو لایا گیا اور مرکزی سیکورٹی فورسز کی بے مثال تعیناتی کی گئی۔ تب سننے میں آیا تھا کہ یہ ایسا شخص ہے جو آمرانہ رویہ رکھتا ہے اور جسے بغیر سوال کیے حکم ماننے سے کم کچھ منظور نہیں۔ اب انڈین ایکسپریس کی رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھی الیکشن کمشنرز سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی کی بھی نہیں سنی۔

اس سال 4 ماہ تک ایک ایسے متنازع ایس آئی آر کے درمیان، جس میں تقریباً 13 کروڑ ہندوستانی ووٹرز کے نام حذف کیے گئے، 3 رکنی کمیشن کی مئی اور اگست 2026 کے درمیان ایک بھی میٹنگ نہیں ہوئی۔ مئی کے بعد پہلی میٹنگ 9 ستمبر کو ہوئی اور وہ بھی اس وقت جب سندھو اور جوشی نے آخرکار کابینہ سکریٹری ٹی وی سومناتھن کو خط لکھ کر 'نرواچن سدن' میں کیے گئے ایک 'غیر قانونی' انتظامی ردوبدل کی طرف توجہ دلائی۔ جوشی نے کابینہ سکریٹری کو بھیجے گئے نوٹ میں درج کیا کہ 2025 کے وسط سے شروع ہو کر ایک سال تک، ممکنہ طور پر 24 جون کو شروع ہوئے ایس آئی آر کے پہلے مرحلے کے آغاز کے ساتھ، انہیں اور سندھو کو کمیشن کی میٹنگ سے پہلے ایجنڈا نوٹس نہیں دیے گئے، نہ ہی میٹنگ کے بعد منٹس دستیاب کرائے گئے۔ دونوں چیف کمشنر کے برابر کے افسر ہیں اور وہ مل کر کمیشن میں اکثریت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ستمبر سے پہلے کے 10 ماہ میں انہوں نے 14 مرتبہ اپنے اعتراضات اور اختلاف رائے درج کرائے۔

چوپڑا کی رپورٹ کے مطابق ایک موقع پر سندھو اور جوشی نے ایک ہی دن میں 4 مرتبہ اعتراض ظاہر کیا۔ ان فیصلوں اور احکامات پر سوال اٹھایا جو ان کی اطلاع کے بغیر کیے گئے اور نافذ ہوئے۔ سندھو نے تحریری شکایت میں کہا کہ کمیشن نے دونوں کمشنرز کے تحریری مشورے کے برخلاف کارروائی کی۔ یعنی اکثریت کی رائے کو نظر انداز کیا گیا۔ چیف الیکشن کمشنر نے ان میں سے کسی بھی بات کی تردید نہیں کی ہے۔ ظاہر ہے کہ کبھی انتہائی معزز رہا یہ ادارہ آج نہ صرف منقسم ہے بلکہ پوری طرح سمجھوتہ کر چکا ہے۔

لیکن کہانی یہیں ختم نہیں ہوتی۔

شفافیت کی کارکن انجلی بھاردواج نے اس طریقہ کار کی تفصیلات طلب کیں، جس کے تحت ووٹر لسٹ کی 'خصوصی گہری نظر ثانی' یعنی ایس آئی آر کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے حق اطلاعات کے تحت درخواست دے کر اس میٹنگ کے منٹس 'فائل نوٹس' سمیت مانگے، جس میں ایس آئی آر کرانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ کمیشن نے یہ کہتے ہوئے درخواست مسترد کر دی کہ ایسا کوئی ریکارڈ موجود ہی نہیں ہے۔ بھاردواج کو تحریری طور پر یہ بھی بتایا گیا کہ ایس آئی آر کا فیصلہ الیکشن کمیشن نے نہیں کیا تھا۔ بعد میں سپریم کورٹ میں بیان دیتے ہوئے کمیشن کے وکیل نے دعویٰ کیا کہ بہار کی ووٹر لسٹ میں تشویشناک تضادات ظاہر کرنے والی ایک تحقیق کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ لیکن اس تحقیق کے بارے میں کوئی دیگر معلومات نہیں دی گئیں۔ اسے کس نے کیا؟ کس نے کرایا؟ اور اس کے نتائج کیا تھے؟ عدالت نے بھی ان پر کوئی مزید معلومات نہیں مانگیں۔

جولائی 2026 میں سندھو اور جوشی نے نئے ووٹرز کے نام درج کرنے کے لیے استعمال ہونے والے فارم 6 میں کی گئی غیر قانونی تبدیلیوں پر اعتراض ظاہر کیا۔ ان تبدیلیوں کے تحت نئے ووٹرز کو یہ بتانا تھا کہ وہ خود، ان کے والدین یا دادا دادی 2002-03 کی 'پچھلی ایس آئی آر فہرست' میں درج تھے یا نہیں۔ دونوں کمشنرز نے کہا کہ کمیشن کو ان فارموں میں تبدیلی کرنے کا اختیار نہیں ہے، ایسی تبدیلیاں حکومت ہی کر سکتی ہے اور وہ بھی پارلیمنٹ کو معلومات دینے کے بعد۔

عوامی نمائندگی قانون کی دفعہ 13 بی کے تحت ہر انتخابی حلقے میں ای آر او یعنی الیکشن رجسٹریشن افسر ووٹر لسٹ کا قانونی محافظ ہوتا ہے۔ صرف ای آر او ہی درخواست کے عمل کو آگے بڑھانے، تنازعات کا فیصلہ کرنے اور ووٹرز کے نام شامل کرنے یا حذف کرنے کے لیے مجاز ہیں۔ جوشی اور سندھو، دونوں نے بتایا کہ انہیں کئی ای آر او سے شکایات ملی ہیں کہ جنوری 2026 میں شروع کیے گئے ای سی آئی نیٹ کے نئے انٹرفیس تک ان کی رسائی محدود کر دی گئی ہے۔ یہ پوری کارروائی مبینہ طور پر ای آر او کو بتائے بغیر 'سنٹرلائز' کر دی گئی ہے۔

مئی 2026 میں جوشی نے اس عمل کے آڈٹ کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے لکھا کہ آڈٹ میں یہ تصدیق ہونی چاہیے کہ 'متعلقہ قانونی افسران کے علاوہ کسی اور کے پاس ووٹر، ڈاٹا بیس میں کوئی تبدیلی کرنے کا اختیار نہیں ہے۔' بتایا جاتا ہے کہ اگست 2026 میں سندھو نے بھی یہی بات دہرائی۔ انہوں نے درج کیا کہ ریاستی سطح کے انتخابی افسر بتا رہے ہیں کہ ای آر او نیٹ پورٹل، جس کے ذریعے وہ ووٹر فہرست کی دیکھ بھال کرتے ہیں، تک ان کی 'مناسب اور مکمل رسائی نہیں ہے۔' جوشی نے اپنے نوٹ میں یہ بھی لکھا کہ کمیشن کی آئی ٹی ڈائریکٹر جنرل سیما کھنہ کے پاس 'قانون کے تحت قانونی افسران کو دی گئی مناسب اور مکمل رسائی اور کام کرنے کی آزادی کو محدود کرنے کا کوئی قانونی اختیار نہیں ہے۔' 'دی انڈین ایکسپریس' کی رپورٹ کے مطابق ریاست کے سی ای او دفاتر سے بار بار بھیجی گئی رسائی بحال کرنے کی درخواستوں کی نقل کھنہ کو بھی بھیجی گئی تھی۔ رپورٹ میں گوا کی مثال دی گئی ہے، جہاں ای آر او نے 97 ووٹرز کو فہرست میں شامل کیے جانے کی منظوری دے دی، لیکن وہ ڈاٹا بیس میں تبدیلی نہیں کر سکے۔

بنگال میں اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے زیر التوا 38 لاکھ اپیلوں میں سے 16 لاکھ ایسی تھیں، جن میں ان ووٹرز کے نام حذف کرنے کی درخواست کی گئی تھی، جنہیں کلکتہ ہائی کورٹ کی جانب سے مقرر کردہ عدالتی افسران نے ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کی منظوری دی تھی۔ سندھو نے پوچھا کہ "کمیشن کی جانب سے یہ اپیلیں دائر کرنے کے لیے کسے مجاز بنایا گیا تھا اور کس نے مجاز بنایا تھا؟" انہوں نے یہ بھی درج کیا کہ نہ تو انہیں، نہ جوشی کو اور نہ ہی مغربی بنگال کے چیف الیکشن افسر کو اس کی اطلاع دی گئی تھی۔

ایس آئی آر کا دوسرا مرحلہ مغربی بنگال سمیت 3 مرکز کے زیر انتظام خطوں اور 9 ریاستوں میں نافذ ہوا۔ مغربی بنگال میں اپریل 2026 میں اسمبلی انتخابات ہوئے۔ دعوے اور اعتراضات درج کرانے کی مدت میں پتہ چلا کہ وہاں بوتھ لیول ایجنٹس نے بڑے پیمانے پر فارم 7 جمع کیے تھے۔ خطرناک فارم 7 کیا ہے، یہ اب اَن پڑھ ہندوستانی بھی جانتا ہے۔ اس کے ذریعے کسی شخص کا نام ووٹر لسٹ میں شامل کیے جانے پر اعتراض کیا جا سکتا ہے یا پہلے سے درج نام کو حذف کرنے کی درخواست کی جا سکتی ہے۔ کمیشن نے فارم 7 کی ہدایات میں تبدیلیاں کیں۔ پہلے یہ طے کیا کہ کون کون ان اعتراضات کو داخل کر سکتا ہے، اس کا دائرہ بڑھایا اور پھر بڑی تعداد میں فارم 7 جمع کرنے کی اجازت دے دی۔

کئی ریاستوں میں اس کا استعمال مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لیے بے دھڑک کیا گیا۔ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ کس کے اشارے پر یہ ہوا۔ اگر آپ کا نام اس کی وجہ سے مسودہ ووٹر لسٹ سے حذف کر دیا گیا، تو اپیل کے عمل کی مدت ایسی تھی کہ اعتراض درج کرانا، اپنی بات سنا پانا اور اگلا الیکشن آنے سے پہلے دوبارہ ووٹ دینے کے اہل بن پانا عملی طور پر ناممکن تھا۔ جب تک اس پوری مشق کو منسوخ نہیں کیا جاتا اور ووٹر لسٹس کو ایس آئی آر سے پہلے کی صورت حال میں واپس نہیں لایا جاتا، اتراکھنڈ اور اتر پردیش میں بھی یہی سلسلہ دہرایا جائے گا، جہاں اگلے سال کے آغاز میں اسمبلی انتخابات ہونے ہیں۔

اگر آپ کو اب بھی لگتا ہے کہ ایس آئی آر کو ختم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تو اس ایک اور ناگوار حقیقت پر غور کیجیے۔ ہندوستان کی بالغ آبادی تقریباً 102 کروڑ ہے۔ لیکن اس ایس آئی آر کے اختتام پر صرف تقریباً 88 کروڑ لوگ ہی اس 'خالص' ووٹر لسٹ میں جگہ بنا پائیں گے، جس میں سے مبینہ طور پر نا اہل نام حذف کر دیے گئے ہیں۔ کمیشن نے ہمیں یہ نہیں بتایا ہے کہ ان مبینہ نا اہل بالغوں میں کتنے وہ غیر قانونی 'گھس پیٹھیے' ہیں، جنہیں باہر کرنا اس پوری مشق کا اعلان کردہ مقصد تھا۔ یاد رکھیے، یہی ایس آئی آر شروع کرنے کی بنیادی دلیل بتائی گئی تھی۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ناصر نظامی کی ماہیا نگاری: تین مصرعوں کا جہانِ معنی

ڈاکٹر حسنین ساحر

ماہیا پنجاب کی اجتماعی زندگی، لوک دانش اور انسانی جذبے سے جنم لینے والی ایسی صنف ہے جس میں اختصار اور وسعت ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ تین مصرعوں کی محدود ساخت شاعر سے لفظی کفایت، صوتی شعور اور خیال کی تہ داری کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس مختصر ہیئت میں محبت کی سرشاری سماتی ہے، جدائی کی کسک جگہ پاتی ہے، ہجرت کا دُکھ ابھرتا ہے اور گھریلو رشتوں کی حرارت محسوس ہوتی ہے۔ اُردو شاعری نے جب اس صنف کو قبول کیا تو اس کی زبان اور موضوعات میں نمایاں وسعت پیدا ہوئی۔ لوک روایت سے وابستہ رہتے ہوئے ماہیا ادبی تاریخ، باطنی تنہائی، سماجی تعلقات اور جدید انسان کے نفسیاتی مسائل کا ترجمان بننے لگا۔

ناصر نظامی کی ماہیا نگاری اسی توسیعی عمل کا حصہ ہے۔ ان کے ہاں ماہیا ایک مانوس لوک صنف ہونے کے ساتھ فکری تجربے کی مختصر صورت اختیار کرتا ہے۔ ان کی تخلیقی توجہ کسی ایک جذبے یا موضوع تک ہی محدود نہیں ہے۔ وہ ادبی شخصیات سے اپنا تہذیبی تعلق بھی ظاہر کرتے ہیں۔ انسانی گفتگو میں پیدا ہونے والے جبر کو محسوس کرتے ہیں۔ وقت کو تنہائی کی داخلی تقویم میں بدلتے ہیں۔ ہجرت اور واپسی کے تجربے کو علامتی سطح پر پیش کرتے ہیں اور خاندانی رشتوں کی حفاظت کو دعا کی زبان عطا کرتے ہیں۔ یوں ان کی ماہیا نگاری میں فرد، معاشرہ، روایت اور باطن ایک دوسرے سے مربوط دکھائی دیتے ہیں۔

ناصر نظامی کے فکری رویے کی ایک اہم جہت اُردو کی ادبی روایت سے وابستگی ہے۔ وہ کلاسیکی ادبی شخصیات کو تاریخ کے منجمد حوالوں کے طور پر نہیں دیکھتے بلکہ ان کی موجودہ معنویت کو دریافت کرتے ہیں۔ غالبؔ، اقبالؔ اور میر انیسؔ ان کے تہذیبی شعور میں تین مختلف ادبی جہات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ غالبؔ فنی عظمت اور ذہنی بالادستی کی علامت ہیں۔ اقبالؔ فکر، خود آگہی اور فلسفیانہ جستجو کا حوالہ بنتے ہیں جب کہ میر انیسؔ سوز، بیان اور جذباتی تاثیر کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔

غالبؔ سے متعلق ناصر نظامی کا ایک نمائندہ ماہیا ملاحظہ ہو:

ہر دل ترا طالب ہے
غالب کا سکہ
تو آج بھی غالب ہے

اس ماہیے میں لفظ "غالب" شخصیت کا حوالہ ہونے کے ساتھ معنوی کیفیت بھی پیدا کرتا ہے۔ آخری مصرعے میں یہی لفظ اپنے لغوی مفہوم کے باعث برتری اور غلبے کی علامت بن جاتا ہے۔ "سکہ" اقتدار، قبولیت اور اثر پذیری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ غالبؔ کا سکہ چلنے سے مراد ان کی شاعری کی وہ فکری بالادستی ہے جو زمانے کی تبدیلی کے باوجود قائم ہے۔ ناصر نظامی کے نزدیک غالبؔ کی عظمت تاریخی احترام تک محدود نہیں بلکہ ان کا کلام آج بھی انسانی ذہن اور احساس پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ "طالب" اور "غالب" کی صوتی مناسبت ماہیے کو داخلی آہنگ عطا کرتی ہے۔ درمیانی مصرع "غالب کا سکہ" نحوی اعتبار سے اختصار کی انتہائی صورت ہے۔ اس کا مفہوم سیاق سے واضح ہو جاتا ہے لیکن کسی فعلی قرینے کی موجودگی اظہار کو زیادہ مکمل بنا سکتی تھی۔ اس کے باوجود ماہیا غالب کی زندہ ادبی حیثیت کو سادہ اور یاد رہ جانے والی زبان میں پیش کرتا ہے۔

ناصر نظامی کے تہذیبی شعور میں اقبالؔ کی حیثیت عقیدت سے آگے بڑھ کر فکری تفہیم کا تقاضا کرتی ہے:

اقبال کو مانا ہے
ان کے فلسفے کو
اسرار کو جانا ہے

"مانا ہے" اور "جانا ہے" کی فعلی ترکیبیں اس ماہیے کے بنیادی مفہوم کو تشکیل دیتی ہیں۔ یہاں اقبالؔ کو تسلیم کرنے اور ان کے فکری اسرار تک پہنچنے کا عمل کسی آئندہ ارادے کے طور پر سامنے نہیں آتا بلکہ حاصل شدہ شعوری تجربہ بن کر ظاہر ہوتا ہے۔ "مانا" عقیدت اور فکری قبولیت کی علامت ہے جب کہ "جانا" تفہیم، مطالعے اور باطنی آگہی کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ ناصر نظامی اقبالؔ کی شخصیت کو رسمی عقیدت کے دائرے میں محدود نہیں رکھتے بلکہ ان کے فلسفے کی معنوی تہوں تک رسائی کو اس وابستگی کی تکمیل قرار دیتے ہیں۔

اقبالؔ کی فکر خودی، عمل، عشق، حریت اور انسانی امکانات کے متعدد پہلو رکھتی ہے۔ اس لیے "اسرار" کا لفظ ان کے فکری نظام کی گہرائی اور وسعت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پہلے اور تیسرے مصرعے میں "مانا" اور "جانا" کی صوتی مناسبت خوش آہنگی پیدا کرتی ہے اور دونوں افعال کے درمیان فکری ارتقا کا رشتہ قائم کرتی ہے۔ پہلے مرحلے میں اقبالؔ کی عظمت کا اعتراف ہے اور دوسرے مرحلے میں ان کی فکر کو سمجھنے کا دعویٰ سامنے آتا ہے۔ درمیانی مصرع "ان کے فلسفے کو" ان دونوں کیفیتوں کے درمیان معنوی ربط قائم کرتا ہے۔ تاہم اس مصرعے میں حرفِ اضافت "کو" کے باعث نحوی ساخت قدرے معلق محسوس ہوتی ہے کیوں کہ تیسرے مصرعے میں "اسرار کو" کی ترکیب دوبارہ آتی ہے۔ مجموعی مفہوم پھر بھی واضح رہتا ہے کہ اقبالؔ کو حقیقی طور پر ماننے کا مطلب ان کے فلسفے کے اسرار سے آگہی حاصل کرنا ہے۔

ادبی روایت سے تعلق کا تیسرا رُخ میر انیسؔ کے حوالے سے سامنے آتا ہے:

مرثیہ نگار تھے وہ
سوزِ تکلم سے
دل کرتے فگار تھے وہ

ماہیا پنجاب کی اجتماعی زندگی، لوک دانش اور انسانی جذبے سے جنم لینے والی ایسی صنف ہے جس میں اختصار اور وسعت ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ تین مصرعوں کی محدود ساخت شاعر سے لفظی کفایت، صوتی شعور اور خیال کی تہ داری کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس مختصر ہیئت میں محبت کی سرشاری سماتی ہے، جدائی کی کسک جگہ پاتی ہے، ہجرت کا دُکھ ابھرتا ہے اور گھریلو رشتوں کی حرارت محسوس ہوتی ہے۔ اُردو شاعری نے جب اس صنف کو قبول کیا تو اس کی زبان اور موضوعات میں نمایاں وسعت پیدا ہوئی۔ لوک روایت سے وابستہ رہتے ہوئے ماہیا ادبی تاریخ، باطنی تنہائی، سماجی تعلقات اور جدید انسان کے نفسیاتی مسائل کا ترجمان بننے لگا۔ ناصر نظامی کی ماہیا نگاری اسی توسیعی عمل کا حصہ ہے۔ ان کے ہاں ماہیا ایک مانوس لوک صنف ہونے کے ساتھ فکری تجربے کی مختصر صورت اختیار کرتا ہے۔ ان کی تخلیقی توجہ کسی ایک جذبے یا موضوع تک ہی محدود نہیں ہے۔ وہ ادبی شخصیات سے اپنا تہذیبی تعلق بھی ظاہر کرتے ہیں۔ انسانی گفتگو میں پیدا ہونے والے جبر کو محسوس کرتے ہیں۔ وقت کو تنہائی کی داخلی تقویم میں بدلتے ہیں۔ ہجرت اور واپسی کے تجربے کو علامتی سطح پر پیش کرتے ہیں اور خاندانی رشتوں کی حفاظت کو دعا کی زبان عطا کرتے ہیں۔ یوں ان کی ماہیا نگاری میں فرد، معاشرہ، روایت اور باطن ایک دوسرے سے مربوط دکھائی دیتے ہیں۔

"سوزِ تکلم" ایک بامعنی ترکیب ہے۔ اس میں انیسؔ کے بیان کی حرارت اور ان کے مرثیوں کی جذباتی تاثیر یکجا ہو گئی ہے۔ میر انیسؔ کا فنی کمال واقعاتِ کربلا کے بیان تک محدود نہیں۔ ان کے ہاں کردار نگاری، منظر نگاری، مکالمہ، رزمیہ حرکت اور جذباتی فضا کی تشکیل غیر معمولی قوت کے ساتھ سامنے آتی ہے۔ ناصر نظامی ان تمام جہات میں سے سوز و گداز کو منتخب کرتے ہیں کیوں کہ یہی عنصر انیسؔ کے کلام کو عوامی حافظے میں زندہ رکھتا ہے۔ پہلے اور تیسرے مصرعے میں "تھے وہ" کی تکرار حلقوی ساخت پیدا کرتی ہے۔ یہ تکرار ترنم میں اضافہ کرتی ہے اگر چہ خیال کو مزید وسعت دینے کی گنجائش محدود ہو جاتی ہے۔ "دل کرتے فگار تھے وہ" انیس کی شعری تاثیر کو ایک مختصر لیکن جامع تاثر میں سمیٹ دیتا ہے۔

غالبؔ، اقبالؔ اور انیسؔ سے متعلق یہ مثالیں واضح کرتی ہیں کہ ناصر نظامی ادبی تاریخ کو ماہیا جیسی عوامی صنف کی مختصر ہیئت میں منتقل کرتے ہیں۔ ان کا مقصد ان شخصیات کا تفصیلی تنقیدی مطالعہ پیش کرنا نہیں بلکہ ان کی ادبی شناخت کے مرکزی جوہر کو گرفت میں لینا ہے۔ غالبؔ کے لیے فنی غلبہ، اقبالؔ کے لیے فلسفہ اور انیسؔ کے لیے سوز بنیادی علامت بنتا ہے۔ اس طرح ادبی روایت کتابی حافظے کی چیز نہیں رہتی بلکہ زندہ تہذیبی تجربے کے طور پر ماہیا نگاری میں شامل ہو جاتی ہے۔

ناصر نظامی کی تخلیقی فکر کا دوسرا اہم دائرہ انسانی مکالمے، خاموشی اور تعلقات میں موجود طاقت کی ناہمواری سے تشکیل پاتا ہے۔ ان کے ہاں گفتگو ہمیشہ قربت کا وسیلہ نہیں بنتی۔ بعض اوقات بولنے کا اختیار رکھنے والا شخص دوسرے کی آواز دبا دیتا ہے۔ زبان اظہار کی بجائے غلبے کا ذریعہ بن جاتی ہے اور خاموشی رضامندی کی بجائے بے اختیاری کی علامت اختیار کر لیتی ہے۔ اس صورتِ حال کو ان کے چند ماہیے مختلف زاویوں سے پیش کرتے ہیں:

کہنے کا حق دے کر
کہتا رہا اپنی
مری چپ کا شک لے کر

چپ مجھ کو کراتا رہا
ساری رات مگر
بات اپنی سناتا رہا

ان مثالوں میں گفتگو کی سطح پر قائم ہونے والے نفسیاتی جبر کی نشان دہی ہوتی ہے۔ ایک شخص دوسرے کو اظہار کا حق دینے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن گفتگو پر اپنی اجارہ داری قائم رکھتا ہے۔ "مری چپ کا شک لے کر" ایک پیچیدہ داخلی کیفیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ خاموشی کو قبولیت سمجھنے کی بجائے شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ متکلم بولنے کا موقع نہ ملنے کے باوجود اپنی خاموشی کا جواز دینے پر مجبور ہے۔ یوں خاموشی ایک ذاتی انتخاب نہیں رہتی بلکہ تعلق کے اندر موجود دباؤ کا نتیجہ بن جاتی ہے۔

دوسرے ماہیے میں یہی صورتِ حال زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ "چپ مجھ کو کراتا رہا" اور "بات اپنی سناتا رہا" کے درمیان معنوی کشمکش موجود ہے۔ یہاں تضاد تجربے کی اصل ساخت سے پیدا ہوتا ہے۔ بولنے والا خود کو مکالمے کا شریک نہیں بناتا بلکہ دوسرے کو سامع کے درجے پر رکھتا ہے۔ اس طرح ناصر نظامی شخصی تعلق کے اندر طاقت کی غیر مساوی تقسیم کو نمایاں کرتے ہیں۔ گفتگو دو انسانوں کے درمیان معنی کی مشترک تشکیل کا نام ہے لیکن یہاں وہ یک طرفہ اعلان میں بدل جاتی ہے۔ اسی رویے کی ایک اور صورت اس ماہیا میں سامنے آتی ہے:

اوروں کو بھی کہنے دو
بات مگر چلتی
تم میری ہی رہنے دو

پہلا مصرع ظاہری طور پر کشادہ اور جمہوری رویے کا اعلان معلوم ہوتا ہے لیکن آخری مصرعے میں اپنی بات پر اصرار برقرار رہتا ہے۔ اس طرح اظہار کی آزادی اور خود مرکزیت ایک ہی نفسیاتی فضا میں جمع ہو جاتے ہیں۔ درمیانی مصرع "بات مگر چلتی" نحوی طور پر مزید وضاحت چاہتا ہے۔ غالب امکان ہے کہ اس سے گفتگو کے تسلسل یا اپنی بات کے غالب رہنے کی کیفیت مراد ہے۔ اس مقام پر لفظی تہذیب اور نحوی تکمیل ماہیے کی معنوی کاٹ میں اضافہ کر سکتی ہے۔

ناصر نظامی کی ماہیا نگاری میں خاموشی صرف بولنے سے گریز کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک نفسیاتی اور معاشرتی تجربہ ہے۔ متکلم کو خاموش کرایا جاتا ہے۔ اس کی خاموشی پر شک کیا جاتا ہے اور اسے دوسروں کی بات سننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ یہ کیفیت گھریلو رشتوں، دوستی، محبت اور وسیع تر سماجی ماحول پر منطبق ہو سکتی ہے۔ کسی خاص کردار یا واقعے کی عدم موجودگی اسے عمومی انسانی تجربہ بنا دیتی ہے۔ اس اعتبار سے ناصر نظامی کے ماہیے روزمرہ تعلقات کے اندر پوشیدہ اقتدار کو موضوع بناتے ہیں۔ وہ دکھاتے ہیں کہ آواز چھین لینے کے لیے ہمیشہ ظاہری جبر ضروری نہیں ہوتا۔ بعض اوقات مسلسل بولتے رہنا اور دوسرے کو سننے تک محدود کر دینا بھی خاموش کرانے کی ایک صورت بن جاتا ہے۔

ناصر نظامی کے ہاں تنہائی ایک اور بنیادی باطنی کیفیت ہے۔ یہ تنہائی کسی ایک لمحے میں پیدا ہو کر ختم نہیں ہوتی بلکہ وقت کے ساتھ بڑھتی اور اپنی صورتیں بدلتی ہے۔ مئی، جون اور جولائی کے حوالے سے ان کے ماہیے وقت کو کیلنڈر کی خارجی ترتیب سے نکال کر باطنی تقویم میں بدل دیتے ہیں:

یہ کہتا ہے مجھ سے مئی
مرے جیسے یہاں
ہیں تنہا اور کئی

ابھی جون کو آنا ہے
رنج جدائی کا
ابھی اور اٹھانا ہے

جب آئے گا جولائی
اور بھی ہوگی جواں
میرے دل کی تنہائی

ان مثالوں میں مہینے موسم کی تبدیلی کے اشارے نہیں رہتے بلکہ انسانی باطن کی حالتوں کے نمائندہ بن جاتے ہیں۔ مئی کو انسانی آواز دینا تشخیص کی صنعت کا خوب صورت استعمال ہے۔ وہ متکلم کو بتاتا ہے کہ تنہائی صرف اس کا انفرادی المیہ نہیں ہے۔ اس جیسے بہت سے لوگ اسی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ یہ ادراک دُکھ کو ختم نہیں کرتا لیکن فرد کو اپنی تنہائی کے اجتماعی پس منظر سے آگاہ کر دیتا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے تجربے میں اکیلا نہیں۔

(جاری)

غزل

سید بصیر الحسن وفاؔ نقوی

نہ پرچم ہے نہ دشتِ کربلا ہے
خدا جانے کہ یہ کیسی فضا ہے
ہوائیں تو مقابل ہیں دیوں کے
ہواؤں سے کہاں سورج لڑا ہے
مقدر اس میں تم کیوں دیکھتے ہو
ہتھیلی میں کہاں کچھ بھی لکھا ہے
یہ بستی سو رہی ہے مدتوں سے
یہاں خوابوں کا ہی اک سلسلہ ہے
بدن میں اس کے اک آتش چھپی تھی
مگر وہ برف سا کیوں لگ رہا ہے
کسی اک شخص کو الزام کیا دوں
یہاں سارا جہاں ہی مسئلہ ہے
مرا گھر شہر ہے سارے جہاں کو
مگر میرے لئے جنگل بنا ہے
اسے تم پھر رلانا چاہتے ہو
بڑی مشکل سے جو بچہ ہنسا ہے
تمہیں دنیا سے ہیں خواہش بہت سی
مگر تم نے بھی کچھ اس کو دیا ہے
لبِ ساحل پرندے کہہ رہے ہیں
یہاں کیا وقت بھی رک سا گیا ہے
اسی پر گرد آکر جم نہ جائے
بدن پر یہ مرے کپڑا نیا ہے
انھیں دن رات ہیں سب ایک جیسے
مری آنکھوں میں جاگا رت جگا ہے

☆☆☆☆☆

ڈالرو کی قبر

دوسری اور آخری قسط

محمد بشیر

وہ بارہ سال بعد اپنی مٹی پر کھڑا تھا۔
اس نے دور سے اپنا گھر دیکھا۔
اسی پرانی جگہ پر۔
اسی لکڑی کے دروازے کے پیچھے۔
اس کے دل میں ایک خیال آیا۔
ماں اسے دیکھتے ہی رو پڑے گی۔
شاید اسے گلے لگالے گی۔
شاید پہلے ناراض ہو، پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھ دے۔
اور وہ اس کے قدموں میں بیٹھ کر کہے گا:
"اماں، مجھے معاف کر دو۔"
وہ تیز قدموں سے آگے بڑھا۔
مگر محلے کی گلی کے آخری موڑ پر پہنچتے ہی اس کے قدم اچانک رک گئے۔
گھر کے باہر لوگ جمع تھے۔
مرد، بوڑھے، بچے۔
کسی کے چہرے پر بات نہیں تھی۔
صحن کے اندر سے عورتوں کے رونے کی دھیمی آواز آ رہی تھی۔
کامران کے ہاتھ سے سوٹ کیس چھوٹ گیا۔
"نہیں"...
اس کے ہونٹوں سے صرف ایک لفظ نکلا۔
پھر وہ چیخا:
"یا اللہ!"
وہ پاگلوں کی طرح گھر کی طرف بھاگا۔
لوگ خاموشی سے اس کے لیے راستہ چھوڑتے گئے۔
کسی نے اسے روکا نہیں۔
کسی نے اسے خوش آمدید نہیں کہا۔
صرف چند آنکھیں اس کا پیچھا کرتی رہیں۔
ان آنکھوں میں غصہ نہیں تھا۔
صرف ایک ایسی خاموش ملامت تھی جس سے کامران نظریں نہیں ملا سکتا تھا۔
وہ صحن میں داخل ہوا۔
درمیان میں لکڑی کے پرانے تخت پر ایک سفید چادر پڑی تھی۔
کامران کے قدم لڑکھڑا گئے۔
وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔
چادر کے نیچے چہرہ نظر آیا۔
رحمت بی بی۔
اس کی ماں۔
وہی تھی۔
مگر اب اس کی آنکھیں بند تھیں۔
وہ آنکھیں جو برسوں سے دروازے کی طرف دیکھتی رہی تھیں
وہ ہونٹ جو شاید آخری وقت تک بیٹے کا نام پکارتے رہے تھے۔
کامران گھٹنوں کے بل گر گیا۔
"اماں!"
اس نے چادر کو پکڑ لیا۔
"اماں، میں آ گیا ہوں۔"
اس کی آواز ٹوٹ گئی۔
"دیکھو تمہارا کامران آ گیا۔"
اس نے ماں کے ٹھنڈے پاؤں چھوئے۔
"اب میں کہیں نہیں جاؤں گا۔"
کوئی جواب نہیں آیا۔
"اماں، مجھ سے ناراض ہو؟"
خاموشی۔
"مجھے ملامت کرو۔ مجھے مار لو۔ لیکن ایک بار آنکھیں کھول دو۔"
خاموشی۔
صرف خوبانی کے درخت سے ایک زرد، سوکھا ہوا پتا ٹوٹا اور آہستہ سے سفید چادر کے کنارے پر آ گرا۔
کامران نے اس پتے کو دیکھا۔
اسے لگا جیسے بارہ سال کا ایک پورا موسم اس کے سامنے مٹی پر پڑا ہو۔
اسی وقت استاد حبیب اللہ، جو تخت کے قریب خاموش بیٹھے تھے، آہستہ سے اٹھے۔
ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پرانا لوہے کا ڈبہ تھا۔
انہوں نے کامران کو دیکھا۔
"آ گئے، کامران میاں؟"
کامران نے آنکھیں اٹھائیں۔
"حکیم صاحب"...
آواز حلق میں اٹک گئی۔
استاد حبیب اللہ نے ڈبہ ہاتھ میں تھاما۔
"اب آ ہی گئے ہو تو ایک چیز تمہیں واپس کر دوں۔"
"کیا؟"
انہوں نے ڈبہ اس کے سامنے رکھ دیا۔
"یہ تمہاری ماں نے سنبھال کر رکھا تھا۔"
کامران نے ڈبہ کھولا۔
اندر غیر ملکی بینکوں کے کڑکتے ہوئے ڈالرز اور پاکستانی/ ہندوستانی روپے کے نوٹ رکھے تھے۔ وہی رقم جو وہ برسوں سے بھیجتا رہا تھا۔
کامران نے حیرت سے انہیں دیکھا۔
"یہ...؟"
جاوید آگے بڑھا۔
"تمہارے پیسے ہیں۔"
"ماں نے استعمال کیوں نہیں کیے؟"
جاوید کی آنکھیں بھر آئیں۔
"وہ کہتی تھی، بیٹا میرے لیے پیسے نہیں بھیجتا، خود کیوں نہیں آتا؟"
کامران نے ڈبہ ہاتھ میں لیا۔
"مگر علاج؟"
جاوید کی آواز میں برسوں کی دبی ہوئی تکلیف باہر آ گئی۔
"علاج ہوا۔ جتنا ہو سکتا تھا، ہوا۔ مگر بیماری صرف جسم میں نہیں تھی۔"
کامران نے اسے دیکھا۔
"وہ تمہیں دیکھنا چاہتی تھی۔"
"میں تو پیسے بھیجتا رہا"...
"وہ پیسے نہیں چاہتی تھی!"
جاوید کی آواز بلند ہو گئی۔
"اسے تمہارا ہاتھ چاہیے تھا۔ تمہاری آواز چاہیے تھی، وہ بھی فون کے اسپیکر سے نہیں، سامنے بیٹھ کر۔ اسے یہ یقین چاہیے تھا کہ اس کا بیٹا اس کے پاس ہے۔"
کامران نے نظریں جھکا لیں۔
جاوید نے ڈبہ اس کے ہاتھ سے لے کر زمین پر رکھ دیا۔
"تم کہتے رہے اگلے سال آؤں گا۔ پھر اگلے سال۔ پھر ایک اور سال۔"
وہ رک گیا۔
"اور وقت تم سے پہلے آ گیا۔"
کامران کے پاس جواب نہیں تھا۔
وہ دوبارہ ماں کے پاس بیٹھ گیا۔
"اماں"...
اس نے سفید چادر کو چھوا۔
"میں تو تمہارے لیے محل بنانے جا رہا تھا۔"
اس کی آواز میں ایک ٹوٹی ہوئی ہنسی آئی۔
"تمہیں تو بس میرا ساتھ چاہیے تھا، ہے نا؟"
خاموشی۔
جاوید نے نظریں دوسری طرف کر لیں۔
گاؤں کی ایک بزرگ خاتون، خالہ حفیظہ، آہستہ آہستہ آگے بڑھیں۔
انہوں نے کامران کے سر پر ہاتھ رکھا۔
"بیٹا، دیر بہت کر دی۔"
کامران نے کوئی جواب نہیں دیا۔
خالہ حفیظہ نے زمین پر پڑے ڈالرز کی طرف دیکھا۔
"یہ کاغذ بہت کچھ خرید سکتے ہیں، کامران۔"
وہ کچھ دیر خاموش رہیں۔
"مگر جو وقت گزر جائے، اسے واپس نہیں لا سکتے۔"
کامران نے زمین پر بکھرے نوٹوں کو دیکھا۔
اچانک اسے وہ پانچ لاکھ ڈالر یاد آئے جن کا نوٹیفکیشن چند دن پہلے اس کے فون پر آیا تھا۔
پانچ لاکھ ڈالر!

اور یہاں—
ایک ماں کی پوری زندگی اس کے سامنے خاموش پڑی تھی۔
مغرب کی طرف سورج جھک رہا تھا۔
گاؤں کے پرانے قبرستان میں ایک نئی قبر تیار تھی۔
رحمت بی بی کو اٹھایا گیا۔
کامران نے ماں کے جنازے کو اپنے کندھے پر رکھا۔
بارہ سال پہلے جس بیٹے نے اس گھر سے رخصت ہوتے وقت ماں کے ہاتھ چھوڑ دیے تھے،
آج وہی بیٹا اس کے آخری سفر میں اس کا بوجھ اپنے کندھے پر اٹھائے جا رہا تھا۔
قبرستان میں خاموشی تھی۔
مٹی نرم تھی۔
کامران نے ماں کو قبر میں اتارا۔
اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔
پہلی مٹھی مٹی اس نے خود ڈالی۔
پھر دوسری۔
پھر تیسری۔
ہر مٹھی کے ساتھ اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنی ہی زندگی کا کوئی حصہ دفن کر رہا ہو۔
لوگ آہستہ آہستہ واپس جانے لگے۔
کامران وہیں بیٹھا رہا۔
اس کے سامنے وہی لوہے کا ڈبہ پڑا تھا۔
اس نے ڈبہ کھولا۔
ڈالرز باہر نکالے۔
ایک نوٹ ہاتھ میں لیا۔
کچھ دیر اسے دیکھتا رہا۔
پھر وہ نوٹ مٹی پر رکھ دیا۔
اس کے بعد دوسرا۔
پھر تیسرا۔
کچھ ہی دیر میں اس کے ارد گرد ڈالرز بکھرے ہوئے تھے۔
ہوا کا ایک جھونکا آیا۔
کچھ نوٹ مٹی پر الٹ گئے۔
کامران نے انہیں اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔
وہ قبر کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔
"اماں"...
اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔
"مجھے معاف کر دو۔"
آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔
"میں سمجھتا رہا کہ میں تمہیں زندگی دے رہا ہوں۔"
وہ رک گیا۔

"مگر میں تم سے زندگی لے رہا تھا۔"
قبر خاموش رہی۔
کامران نے اپنا سر تازہ مٹی پر رکھ دیا۔
رات آہستہ آہستہ گاؤں پر اتر رہی تھی۔
دور کہیں کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔
خوبانی کے درخت کی شاخیں ہوا سے ہلیں۔
ایک اور زرد پتا ٹوٹ کر قبر کے پاس آ گرا۔
دور کہیں دنیا اپنے معمول کے مطابق چل رہی تھی۔
نیویارک میں شاید اسی وقت روشن عمارتوں کی کھڑکیوں میں چراغ جل رہے تھے۔ بینکوں میں لین دین ہو رہا تھا۔ کمپیوٹر کی سکرینوں پر اعداد بدل رہے تھے۔ کسی اکاؤنٹ میں لاکھوں ڈالر بڑھ رہے تھے اور کسی دوسرے میں کم ہو رہے تھے۔
مگر بیتالنجگ کے اس چھوٹے سے قبرستان میں کامران کے لیے ان اعداد کی کوئی حیثیت نہیں رہ گئی تھی۔
اس نے مٹی کو اپنی مٹھی میں بھرا۔
وہ مٹی، جسے چھوڑ کر وہ بارہ سال پہلے دولت کی تلاش میں نکلا تھا۔
وہی مٹی، جسے وہ دنیا کے مہنگے شہروں میں رہ کر بھول گیا تھا۔
اور اب یہی مٹی اس کی ماں کو اپنے اندر سمیٹ چکی تھی۔
کامران نے سر اٹھایا۔
اس کے سامنے ماں کی قبر تھی۔
قبر کے ایک طرف مٹی میں چند ڈالر پڑے تھے۔
چاندنی میں ان کی چمک اب بھی باقی تھی۔
مگر اس چمک میں اب کامران کو کچھ نظر نہیں آتا تھا۔
اس نے ہاتھ بڑھایا، ایک ڈالر اٹھایا، اسے دیکھا اور پھر آہستہ سے واپس قبر کی مٹی پر رکھ دیا۔
"تم جیت گئے، اماں"...
اس کے ہونٹ کانپے۔
"اور میں ہار گیا۔"
وہ دیر تک وہیں بیٹھا رہا۔
رات گہری ہوتی گئی۔
مٹی خاموش رہی۔
اور اس خاموشی میں پہلی بار کامران کو اپنی ماں کی وہ آواز سنائی دی جسے وہ برسوں سے سننے کے لیے ترستا رہا تھا:
"لوٹ آؤ، کامران۔ مٹی پکار رہی ہے۔"
کامران نے آنکھیں بند کر لیں۔
اس بار وہ آواز باہر سے نہیں آئی تھی۔
وہ اس کے اپنے اندر سے اٹھ رہی تھی۔
اور اس کے سامنے، ماں کی قبر کے پاس، مٹی میں پڑے ہوئے وہ ڈالر پہلی بار اسے دولت نہیں، ایک ایسی چیز دکھائی دے رہے تھے جسے وہ ساری زندگی کمانے کے بعد بھی کبھی خرید نہیں سکا تھا—
اپنی ماں کے ساتھ گزارا ہوا وقت۔

ریسرچ سکولر کشمیر یونیورسٹی
9906282957

امبالہ میں زیر تعمیر عمارت گرنے سے 6 افراد ہلاک

پنچکولا، (یواین آئی) ہریانہ کے امبالہ ضلع میں 3 منزلہ زیر تعمیر عمارت کا ایک حصہ گرنے سے 6 مزدور ہلاک ہوگئے۔ حکام نے پیر کو بتایا کہ امدادی ٹیمیں پوری رات ملبے میں تلاش کا کام کرتی رہیں۔ یہ عمارت اتوار کو دوپہر تقریباً 3 بجے امبالہ شہر کے قریب ڈھلکوٹ گاؤں میں اس وقت منہدم ہوئی، جب مزدور تیسری منزل پر کنکریٹ کی چھت ڈالنے کا کام کر رہے تھے۔ ابتدا میں ہلاکتوں کی تعداد 4 بتائی گئی تھی، لیکن ملبے سے مزید لاشیں ملنے کے بعد یہ تعداد بڑھ کر 6 ہوگئی۔ قومی آفات سے نمٹنے والی فورس (این ڈی آر ایف)، ریاستی آفات سے نمٹنے والی فورس (ایس ڈی آر ایف)، پولیس، فائر سروس اور ضلعی انتظامیہ کی ٹیموں کو جائے حادثہ پر تعینات کیا گیا۔ حکام کو خدشہ تھا کہ مزید مزدور ملبے میں پھنسے ہو سکتے ہیں، اس لیے رات بھر تلاش کا کام جاری رہا۔ پیر کی صبح دستیاب اطلاعات کے مطابق، 4 زخمی مزدور امبالہ سٹی سول اسپتال میں زیر علاج تھے۔ سول سرجن رینو بیری نے اس سے قبل بتایا تھا کہ 12 زخمی مزدوروں کو اسپتال لایا گیا تھا، جن میں سے کچھ کو علاج کے بعد اسپتال سے چھٹی دے دی گئی۔ امبالہ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اجیت سنگھ شیخاوت نے کہا کہ عمارت گرنے کی وجہ اور تعمیر کی قانونی حیثیت کی تحقیقات کی جائیں گی۔ پولیس اور ضلعی انتظامیہ عمارت کی ملکیت اور تعمیر سے متعلق دستاویزات کی بھی جانچ کر رہی ہے۔

جموں وکشمیر اسمبلی میں مکمل ریاستی حیثیت کی فوری بحالی کی قرارداد منظور

کیا جموں وکشمیر کے ریاستی درجہ کا فیصلہ پاکستان کرے گا؟' وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا مودی حکومت سے تلخ سوال

سری نگر (ایجنسی) جموں وکشمیر اسمبلی نے پیر کو ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے حکومت ہند سے مرکز کے زیر انتظام خطے جموں وکشمیر کی مکمل ریاستی حیثیت فوری اور بلاتاخیر بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ خودمختاری اور خصوصی حیثیت کے حوالے سے پیش کی گئی قرارداد صوتی ووٹ سے منظور کی گئی۔ بی جے پی کو چھوڑ کر تمام جماعتوں نے قرارداد کی حمایت کی۔ قرارداد کی منظوری سے قبل جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ریاستی حیثیت کی بحالی میں تاخیر پر مرکز سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کی جانب سے اسے جلد از جلد بحال کرنے کی ہدایت کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کے لیے دو سال انتظار کیا جائے۔

عمر عبداللہ نے کہا کہ ان کی حکومت اسمبلی انتخابات کے بعد سے مرکز کی جانب سے ریاستی حیثیت بحال کرنے کے وعدے کی تکمیل کا انتظار کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسپیکر صاحب، مجھے بتائیے کہ کس انگریزی میں جتنی جلد ممکن ہو کا مطلب دو سال ہوتا ہے؟ کس انگریزی میں جلد از جلد کا مطلب دو سال ہوتا ہے؟ عمر عبداللہ نے دسمبر 2023 کے سپریم کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عدالت نے جموں وکشمیر میں ستمبر 2024 تک انتخابات کرانے اور ریاستی حیثیت جلد از جلد بحال کرنے کی ہدایت دی تھی۔ موجودہ اسمبلی اکتوبر 2024 میں منتخب ہوئی، جبکہ عمر عبداللہ کی جانب سے 25 ستمبر کو پیش کی گئی قرارداد میں ریاستی حیثیت فوری اور بلاتاخیر بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے پیر کے روز مرکزی حکومت سے جموں وکشمیر کا مکمل ریاستی درجہ بحال کیے جانے میں لگنے والے وقت سے متعلق وضاحت طلب کی۔ اسمبلی میں ریاستی درجہ بحال کرنے کے مطالبہ والی تجویز پر بحث کے دوران انہوں نے سوال اٹھایا کہ 'جتنی جلدی ممکن ہو' ریاست کا درجہ بحال کرنے کی یقین دہانی کا آخر مطلب کیا ہے؟ عمر عبداللہ نے کہا کہ مرکزی حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ وہ ریاست کا درجہ بحال کرنے کے لیے 'مناسب وقت' کسے مانتی ہے؟ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''میں ہر ممکن پلیٹ فارم پر مرکز سے پوچھتا ہوں کہ ہمیں بتائیے، ریاست کا درجہ مانگنے کا مناسب وقت کیا ہے؟'' وزیر اعلیٰ نے ریاست کا درجہ بحال کرنے کو سیکورٹی حالات یا دہشت گردی سے جوڑنے کی کسی بھی کوشش پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی شرط لگانے کا مطلب ہوگا کہ اس فیصلے پر نئی دہلی کا کنٹرول نہیں رہے گا۔ انہوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ ''اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ جب تک دہشت گردی ختم نہیں ہوتی، تب تک ریاست کا درجہ نہیں ملے گا، تو آپ ظاہری طور پر یہ کہہ رہے ہیں کہ جموں وکشمیر کے ریاستی درجہ کا فیصلہ نئی دہلی میں نہیں، بلکہ اسلام آباد میں ہے۔''

پاکستان کے کردار اور اُری و پلوامہ جیسے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے سوال کیا کہ کیا ریاستی درجہ بحال کرنے کو پاکستان کے ذریعہ تشدد ختم کرنے کی شرط سے جوڑ دیا گیا ہے؟ انھوں نے تلخ انداز میں کہا کہ ''اگر آپ نے پہلے ہی طے کر لیا ہے کہ آپ کے وزیر اعظم اپنی مدت کار کے دوران ہمیں ریاست کا درجہ نہیں دیں گے، تو یہ بے حد افسوس کی بات ہے۔''

تجویز میں موجود لفظوں کے استعمال کا دفاع کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ حکومت نے قصداً آرٹیکل 370، آرٹیکل 35 اے اور خصوصی درجہ کا ذکر نہیں کیا ہے، تاکہ تجویز کا مرکز صرف ریاستی درجہ کی بحالی رہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ''تجویز کو پڑھیے اور بتائیے کہ اس میں ہم 370، 35 اے یا خصوصی درجہ پروونگ کا مطالبہ کہاں کر رہے ہیں۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''کچھ اراکین اسمبلی نے ایسی ترامیم پیش کی ہیں، جن کے ذریعہ ان ایشوز کو تجویز میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ اس سے ایوان کی کارروائی کو رخنہ انداز کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔'' ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ ''میرے کچھ ساتھی اس جال میں پھنس گئے ہیں۔ جب وہ اس میں 370 اور 35 اے جوڑتے ہیں، تو وہ انھیں ایک موقع فراہم کر دیتے ہیں۔''

دہلی میں نابالغ کی آبروریزی کے معاملے پر سپریم کورٹ سخت

'جوابدہی اور ذمہ داری طے ہونی چاہیے'

نئی دہلی۔(ایجنسی) راجدھانی دہلی اور قرب وجوار میں ہوئی عصمت دری کے حالیہ واقعات اور دہلی میں چلتی سلیپر بس میں نابالغ کے ساتھ جنسی زیادتی معاملے پر سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ ان معاملوں سے قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کی ناکامی واضح طور پر سامنے آتی ہے۔ عوامی مقامات، جن میں پارک اور بسیں بھی شامل ہیں، ان میں روشنی کی کمی، نگرانی کے کمزور نظام اور دیگر انتظامی سہولیات کے فقدان کی وجہ سے خطرناک علاقے بننے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس کے ونود چندرن کی بنچ نے عدالت کی رجسٹری کو ہدایت دی کہ وہ اس معاملے کا از خود نوٹس لیں، اور ایک مفاد عامہ کی عرضی درج کریں اور اسے سماعت کے لیے فہرست بند کریں۔ کورٹ نے کہا کہ محض اظہار یکجہتی کافی نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ ذمہ داری طے کی جائے اور جوابدہی بھی یقینی بنائی جائے۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے اس معاملے پر از خود نوٹس لیتے ہوئے معاملہ درج کرنے کا حکم دیا ہے۔ بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق جسٹس بی پاردیوالا نے کہا کہ یہ واقعات 2012 نربھیا معاملے کی دردناک یادیں تازہ کر دیتے ہیں۔ اس سے سوال اٹھتا ہے کہ کیا گزشتہ ایک دہائی میں قانون نافذ کرنے والے انتظام میں کوئی معقول بہتر آئی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ راجدھانی دہلی میں گزشتہ ماہ نربھیا جیسا معاملہ سامنے آیا تھا، جس نے خواتین کے تحفظ کے حوالے سے سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ گریٹر نوئیڈا سے دہلی کشمیری گیٹ کے درمیان چلنے والی ایک سلیپر بس میں یہ واردات انجام دی گئی تھی۔ بس میں 16 سالہ طالبہ کے ساتھ مبینہ طور پر بس ڈرائیور اور کنڈیکٹر نے اجتماعی عصمت دری کی۔ معاملہ دہلی کے کشمیری گیٹ تھانہ علاقے کا بتایا جا رہا ہے۔ پولیس نے دونوں ملزمین کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ معاملہ 4 اگست 2026 کا بتایا گیا ہے۔ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے بس کو بھی ضبط کر لیا ہے۔ متاثرہ مین پوری ضلع کی رہنے والی ہے اور 11 ویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ طالبہ 3 اگست 2026 کو اپنے گھر سے بغیر بتائے نکلی تھی۔ طالبہ اپنی والدہ کی ڈانٹ سے ناراض تھی۔ اس کا ارادہ نوئیڈا سیکٹر 63 میں رہنے والے چچازاد بھائی کے گھر جانے کا تھا۔

پٹنہ میں میڈیکل طلبہ پر لاٹھی چارج

سیشن اور نتائج میں تاخیر کے خلاف احتجاج، گیانیش کمار کے خلاف بھی مظاہرہ

پٹنہ (ایجنسی) پٹنہ میں بہار یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز (بی یو ایچ ایس) کے میڈیکل طلبہ نے اپنی مختلف مطالبات کو لے کر احتجاج کیا۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ یونیورسٹی کا تعلیمی سیشن باقاعدگی سے نہیں چل رہا، امتحانات کے نتائج میں تاخیر ہو رہی ہے اور طلبہ کو دیگر مسائل کا بھی سامنا ہے۔ احتجاج کے دوران پولیس نے طلبہ کو روکنے کے لیے لاٹھی چارج کیا، جس میں بعض طلبہ نے زخمی ہونے کا الزام لگایا ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے مطابق، پٹنہ میں بی یو ایچ ایس کے میڈیکل طلبہ اپنے مطالبات کے حق میں سڑک پر احتجاج کر رہے تھے۔ مظاہرین سیشن کو باقاعدہ کرنے، نتائج بروقت جاری کرنے اور یونیورسٹی سے متعلق دیگر مسائل کے حل کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پولیس نے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روکنے کی کوشش کی اور اس دوران لاٹھی چارج کیا گیا۔ طلبہ کی جانب سے الزام عائد کیا گیا کہ پولیس کارروائی میں کچھ طلبہ کو چوٹیں بھی آئیں۔

تاہم، پولیس کارروائی کے حوالے سے طلبہ کے ان الزامات کی مزید تفصیلات سامنے آنا باقی ہیں۔ پٹنہ میں اسی روز چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا۔ بائیں بازو کی جماعتوں سے وابستہ کارکنوں نے گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے اور ان کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرہ کیا۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے واٹر کینن کا استعمال کیا۔

گیانیش کمار کے خلاف اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے احتجاج ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب انڈین ایکسپریس کی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں الیکشن کمیشن کے اندرونی فیصلوں اور اختلافات سے متعلق تفصیلات سامنے آئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، الیکشن کمیشن کے دو ارکان، سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے گزشتہ 10 ماہ کے دوران کم از کم 14 مرتبہ بعض فیصلوں پر تحریری اعتراضات درج کیے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ بعض معاملات میں دونوں الیکشن کمشنروں کو فیصلوں کے عمل سے پوری طرح آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ ان اعتراضات میں نئے ووٹروں کے اندراج، ووٹر فہرستوں سے نام حذف کرنے اور انتخابی ڈیٹا کے انتظام سے متعلق امور بھی شامل تھے۔ ان الزامات کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے گیانیش کمار کے کردار اور الیکشن کمیشن کے کام کرنے کے طریقے پر سوال اٹھائے ہیں اور ان کے استعفے یا عہدے سے ہٹائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مختلف شہروں میں اس معاملے پر احتجاج بھی کیے گئے ہیں۔ تاہم، الیکشن کمیشن نے انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے بعد اپنے ردعمل میں کہا تھا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران کمیشن کے تمام فیصلے مکمل کمیشن کے متفقہ فیصلوں کے نتیجے میں کیے گئے ہیں۔ کمیشن نے یہ بھی کہا کہ اندرونی غور و خوض کے دوران مختلف ارکان کی جانب سے مختلف آرا یا اعتراضات سامنے آنا فیصلہ سازی کے عمل کا حصہ ہے۔

ممبئی کے 39 ہزار جھگیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی

ممبئی، (یواین آئی) ممبئی میں 39 ہزار 111 جھگیوں کے خلاف میونسپل کارپوریشن کی جانب سے کارروائی کیے جانے کی خبروں کے بعد کانگریس نے میونسپل کمشنر سے ملاقات کر کے اس کارروائی پر روک لگانے کا مطالبہ کیا۔ اس ملاقات کے بعد بی ایم سی کی میونسپل کمشنر اشونی بھیڑے نے وضاحت کی کہ جھگیوں کے خلاف ایسی کوئی کارروائی کرنے کے احکامات جاری نہیں کیے گئے ہیں۔ اس معاملے کی خبروں سے غریبوں میں عدم تحفظ اور خوف کا ماحول پیدا ہو گیا تھا، لیکن اب انہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم اگر غریبوں کی جھگیوں پر ہتھوڑا چلانے کی کوشش کی گئی تو کانگریس سڑکوں پر اتر کر اس کی مخالفت کرے گی، یہ انتباہ ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے دیا ہے۔ رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ کی قیادت میں کانگریس کے ایک وفد نے میونسپل کمشنر اشونی بھیڑے سے ملاقات کی۔ اس موقع پر سابق وزیر اور رکن اسمبلی اسلم شیخ، رکن اسمبلی ڈاکٹر جیوتی گائیکواڑ، بی ایم سی میں کانگریس کے گروپ لیڈر اشرف اعظمی، ترجمان سریش چندر راج ہنس سمیت میونسپل کارپوریٹر موجود تھے۔

ملاقات کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ میڈیا میں یہ خبریں شائع ہوئی تھیں کہ ممبئی شہر میں 14 فٹ سے زیادہ اونچی 39 ہزار جھگیوں کو منہدم کرنے کی مہم یکم اکتوبر سے شروع کی جائے گی۔ شہر کی تقریباً 40 فیصد آبادی جھوپڑ پٹیوں میں رہتی ہے۔ حکمراں پارٹی نے 18 فٹ تک کی جھگیوں کو برقرار رکھنے کا ایک تجویز پیش کیا ہے، جبکہ دوسری تجویز میں جی 1 تعمیرات کو تحفظ دینے کی بات کی گئی ہے۔

پرویش ورما کے تھپڑ واقعہ پر کھڑگے کی بی جے پی-آر ایس ایس پر سخت تنقید، کہا-'عوام پر کیا جا رہا براہ راست حملہ'

نئی دہلی: دہلی کے وزیر پرویش صاحب سنگھ ورما کی جانب سے ایک نوجوان کو تھپڑ مارنے کی ویڈیو پر سیاسی تنازعہ بڑھتا جا رہا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے پیر کو اس معاملہ کو لے کر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور آر ایس ایس پر سخت تنقید کی اور کہا کہ حکومت مخالف آوازوں سے نمٹنے کے لیے طاقت کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا، ''اپوزیشن پر ای ڈی-سی بی آئی، عوام پر تھپڑ، لاٹھی اور گولی!'' انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی بی جے پی عوام کے سوالوں سے اتنی گھبرا گئی ہے کہ 'ناراض پھوپھا'، 'دماغی نکسل' اور 'آندولن جیوی' جیسے الفاظ بھی اب پھیکے پڑ رہے ہیں۔ کانگریس صدر نے کہا کہ ''بی جے پی-آر ایس ایس براہ راست تشدد پر اتر آئی ہے۔'' انہوں نے دہلی کے وزیر کی جانب سے نوجوان کو تھپڑ مارنے کے واقعہ کے علاوہ جنتر منتر پر نوجوانوں پر لاٹھی چارج، کسان تحریک اور گجرات کے اونا میں دلتوں کے ساتھ پیش آئے واقعات کا بھی حوالہ دیا۔ کھڑگے نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ اقتدار کا تکبر جب عروج پر ہوتا ہے تو عوام کی سرعام تذلیل اور دباؤ بنانا معمول بن جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس صرف پالیسیوں کے ذریعے جمہوریت کو متاثر نہیں کر رہے بلکہ اب لاٹھی اور ڈنڈے کے ذریعے عوام پر براہ راست حملہ کیا جا رہا ہے۔ خیال رہے کہ پرویش ورما سے وابستہ تھپڑ کا واقعہ کل یعنی 27 ستمبر کو دہلی کے تلک نگر علاقے میں سڑک کی تعمیر کے معائنے کے دوران پیش آیا۔

گیانیش کمار کی گرفتاری اور استعفیٰ کے مطالبے پر کانگریس کا مظاہرہ

ووٹ چوری کے الزامات پر رائے پور میں کانگریس نے کلکٹریٹ کا گھیراؤ کیا

فیروزپور (یواین آئی) پنجاب کانگریس کے صدر امریندر سنگھ راجہ وڑنگ کی قیادت میں پیر کے روز ہزاروں کانگریس کارکنوں نے یہاں مظاہرہ کر کے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ اور گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے وزیر اعظم نریندر مودی اور گیانیش کمار کے پتلے بھی جلائے۔ راجہ وڑنگ نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن کی موجودہ مدت کار میں ووٹر لسٹوں سے بڑی تعداد میں نام ہٹائے گئے ہیں اور اس سے انتخابی عمل متاثر ہوا ہے۔ انہوں نے بہار، مغربی بنگال، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور ہریانہ کا حوالہ دیتے ہوئے انتخابی نتائج اور مبینہ زمینی صورتحال کے درمیان فرق کا دعویٰ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے ساتھ مل کر ایسے ووٹروں کے نام ہٹانے کا کام کر رہا ہے، جنہیں ان کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ یہ الزامات کانگریس کی جانب سے لگائے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے حالیہ تنازع کے درمیان کہا ہے کہ خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) عمل سے جڑے فیصلے متفقہ طور پر لیے گئے تھے۔ راجہ وڑنگ نے پنجاب میں بھی ایس آئی آر کو لے کر کانگریس کارکنوں کو ہوشیار رہنے کو کہا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پنجاب کی ووٹر لسٹ سے اب تک 20 لاکھ نام ہٹائے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے شائع کردہ ڈرافٹ اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں ایس آئی آر کے بعد تقریباً 20.66 لاکھ نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ سے ہٹے ہیں۔ ان میں متوفی، مستقل طور پر منتقل شدہ، غیر موجود اور دوہرے نام والے ووٹر شامل ہیں۔

وہیں چھتیس گڑھ کانگریس پیر کے روز دارالحکومت رائے پور میں مبینہ ووٹ چوری، ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں اور الیکشن کمیشن کے طریقہ کار کے خلاف کلکٹریٹ کا گھیراؤ کرے گی۔ پارٹی چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے اور ان کے دور کار میں کیے گئے فیصلوں اور ووٹر لسٹ میں کی گئی تبدیلیوں کی آزادانہ طور پر جانچ کا مطالبہ کر رہی ہے۔ کانگریس رہنماؤں کے مطابق آج دوپہر ہونے والے اس احتجاج میں ریاستی کانگریس کے نئے انچارج سکھ دیو بھگت بھی شرکت کریں گے۔ مسٹر بھگت اتوار کو رائے پور پہنچے ہیں اور پیر کو پارٹی کے مختلف پروگراموں میں حصہ لیں گے۔ کلکٹریٹ کے گھیراؤ میں ریاستی کانگریس کے سینئر رہنماؤں، اراکین اسمبلی، ضلع اور بلاک سطح کے عہدیداروں کے ساتھ بڑی تعداد میں کارکنوں کی شرکت کی تیاری کی گئی ہے۔ کانگریس کا الزام ہے کہ انتخابی عمل اور ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں کے ذریعے ووٹ چوری کی جا رہی ہے۔ پارٹی احتجاج کے دوران الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار، خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) اور ووٹر لسٹ میں تبدیلیوں سے متعلق امور کو نمایاں طور پر اٹھائے گی۔

تمل ناڈو میں گولڈ رنگ اسکیم لانچ

وزیر اعلی وجے سرکاری اسپتال میں پیدا ہونے والے بچوں کو دیں گے سونے کی انگوٹھی

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو حکومت نے نوزائیدہ بچوں کے لیے ایک اہم اسکیم لانچ کر دی ہے۔ ریاست کے وزیر اعلی سی جوزف وجے مدورائی کے سرکاری اسپتال راجاجی میں 'تھائی مامن تھنگا موتھیرم تھٹم' یعنی ماموں کی جانب سے سونے کی انگوٹھی اسکیم کا باقاعدہ آغاز 28 ستمبر کو کریں گے، منعقدہ تقریب میں تقریباً 25 نوزائیدہ بچوں کو ایک گرام سونے کی انگوٹھی دی جائے گی۔ واضح رہے کہ حکومت نے اسکیم کا فائدہ 22 جون 2026 سے سرکاری اسپتالوں میں پیدا ہوئے نوزائیدہ بچوں کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یعنی 28 ستمبر کو اسکیم کا باقاعدہ آغاز ہونے سے قبل بھی پیدا ہونے والے بچے اسکیم کے دائرے میں شمار کیے جائیں گے۔ ریاستی حکومت کے مطابق ابتدائی مرحلے میں تقسیم کے لیے 1.28 لاکھ سونے کی انگوٹھیاں خریدی گئی ہیں۔ اسکیم کے تحت ہر انگوٹھی پر الگ سیریل نمبر درج ہوگا اور اسے چھیڑ چھاڑ سے محفوظ پیکیجنگ میں دیا جائے گا۔ اس اسکیم کا مقصد سرکاری اسپتالوں میں ولادت کو فروغ دینا اور سرکاری صحت کی خدمات پر لوگوں کا اعتماد بحال کرنا ہے۔ 'تھائی مامن تھنگا موتھیرم تھٹم اسکیم' کو تمل ناڈو حکومت کے وسیع تر ویٹری تملگم ویژن کا حصہ بتایا گیا ہے۔ اس کا نام تمل روایت تھائی مامن سے متاثر ہے۔ اس روایت میں بچے کی پیدائش کے موقع پر اس کے ماموں کی جانب سے تحفہ دینے کی روایت رہی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس اسکیم کے ذریعے سرکاری اسپتالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ ساتھ ماں اور بچے کی صحت کو فروغ دینے پر بھی زور دیا جائے گا۔ تھائی مامن تھنگا موتھیرم اسکیم کا فائدہ لینے کے لیے بچے کی پیدائش تمل ناڈو کے سرکاری اسپتالوں میں ہونی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی بچے کی ماں کا تمل ناڈو کا مستقل رہائشی ہونا ضروری ہے۔ ماں کا حمل اور شیر خوار بچے کی نگرانی کے نظام (پی آئی سی ایم ای) میں رجسٹریشن اور تولیدی و اطفال صحت (آر سی ایچ) آئی ڈی ہونا بھی ضروری ہے۔

ہندوستان کی تفہیم کے لیے سنسکرت، فارسی اور اردو زبان کا علم ضروری: پروفیسر رمیش چندر بھاردواج

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان بہ اشتراک ستیہ وتی کالج، دہلی یونیورسٹی ''اردو افسانہ اور تقسیم ہند: نفسیاتی مضمرات'' کے عنوان سے یک روزہ قومی سمینار کا انعقاد

نئی دہلی: ستیہ وتی کالج، دہلی یونیورسٹی کے سمینار ہال میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان بہ اشتراک ستیہ وتی کالج، دہلی یونیورسٹی ''اردو افسانہ اور تقسیم ہند: نفسیاتی مضمرات'' کے عنوان سے یک روزہ قومی سمینار کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس سمینار میں افتتاحی اجلاس کے علاوہ دو اہم تکنیکی اجلاس بھی منعقد کیے گئے، جن میں ادبا و دانشوران نے موضوع کے تعلق سے اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار کیا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت پروفیسر رمیش چندر بھاردواج (سابق وائس چانسلر، مہارشی بالمیکی سنسکرت یونیورسٹی، کیتھل، ہریانہ) اور پروفیسر شیخ عقیل احمد (شعبۂ اردو، ستیہ وتی کالج، دہلی یونیورسٹی) نے کی۔ پروفیسر ایس کے اشتیاق احمد (رجسٹرار، مانو، حیدرآباد) نے بطور مہمان خصوصی اور پروفیسر سبھاش کمار سنگھ (پرنسپل ستیہ وتی کالج، دہلی یونیورسٹی) نے بطور مہمان اعزازی شرکت کی۔ اس موقع پر پروفیسر ابوبکر عباد (صدر شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی) نے کلیدی خطبہ اور ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی (اسسٹنٹ ڈائرکٹر اکیڈمک، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی) نے تعارفی کلمات پیش کیے۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر قمر الحسن (شعبۂ اردو، ستیہ وتی کالج، دہلی یونیورسٹی) نے پیش کیے اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر محمد رکن الدین (شعبۂ اردو، ستیہ وتی کالج، دہلی یونیورسٹی) نے ادا کیے۔ صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر رمیش چندر بھاردواج نے اپنے استاد نامور سنگھ کے حوالے سے کہا کہ اردو زبان میں گفتگو سے ایک منفرد قوت کا اظہار ہوتا ہے۔ اردو خالص ہندوستانی اور عوام کی زبان ہے۔ ہندوستانی زبان اور معاشرے کو انگریزی کلچر نے نقصان پہنچایا ہے۔ مذہب کے نام پر ملک کی اور زبان کے نام پر صوبوں کی تقسیم مضر ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی تفہیم کے لیے سنسکرت، فارسی اور اردو زبان کا علم ضروری ہے۔ اس سے قبل ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی (اسسٹنٹ ڈائرکٹر، اکیڈمک) نے تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے قومی اردو کونسل کی مختلف سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ انھوں نے اردو فکشن میں تقسیم ہند کے نفسیاتی اور سماجی اثرات کی جانب بھی اشارہ کیا اور فکشن سے متعلق قومی اردو کونسل کی مطبوعات سے بھی متعارف کرایا۔

پروفیسر شیخ عقیل احمد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ادب سیاست کا پابند نہیں بلکہ یہ سیاست کو بھی چراغ دکھاتا ہے۔ ایک ادیب معاشرے کا رہنما ہوتا ہے۔

پروفیسر ایس کے اشتیاق احمد نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تقسیم ہند کے ساتھ مختلف مسائل پیدا ہوئے۔ جنگ آزادی اور تقسیم کے کرب کو اردو افسانہ نگاروں نے بطور خاص جگہ دی۔ راجندر سنگھ بیدی، منٹو، خواجہ احمد عباس اور کرشن چندر جیسے متعدد افسانہ نگاروں نے فسادات سے متعلق اہم افسانے تخلیق کیے۔

پروفیسر ابوبکر عباد نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے موضوع سے متعلق متعدد اہم نکات پر روشنی ڈالی اور تقسیم کے سبب اردو افسانے پر پڑنے والے اثرات کو واضح کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس سانحے کے بعد معاشرے میں خوف اور عدم تحفظ کے احساس کو اردو افسانے نے خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ انھوں نے اردو افسانے کی روایت سے بحث کرتے ہوئے مختلف تحریکات و رجحانات کا ذکر کیا اور اردو افسانے کو درپیش نئے چیلنجز سے روشناس کرایا۔ پہلے تکنیکی اجلاس کی صدارت پروفیسر ابوبکر عباد اور پروفیسر محمد کاظم (شعبۂ اردو دلی یونیورسٹی) نے کی۔ اس سیشن میں پانچ مقالے پیش کیے گئے۔ پہلا مقالہ ڈاکٹر شاذیہ عمیر (شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی) نے 'جمیلہ ہاشمی کا ناول بنواس، تقسیم ہند کے تناظر میں' کے عنوان سے، دوسرا مقالہ جناب شعیب رضا فاطمی (ایڈیٹر، روزنامہ ہمارا سماج، دہلی) نے 'اردو افسانہ اور تقسیم کے مسائل' کے عنوان سے، تیسرا مقالہ ڈاکٹر ارشاد احمد خان (شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی) نے 'اردو و ہندی کہانیوں پر تقسیم ہند کے اثرات کا تقابلی مطالعہ' کے عنوان سے، چوتھا مقالہ پروفیسر مشرف علی (شعبۂ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی) نے 'اردو افسانے پر تقسیم ہند کے اثرات اور اس کے مضمرات، جوگیندر پال کے خصوصی حوالے سے' کے عنوان سے اور پانچواں مقالہ ڈاکٹر شاہد اقبال (شعبۂ اردو، دیال سنگھ ایوننگ کالج، دہلی یونیورسٹی) نے 'تقسیم ہند، مشترکہ تہذیب اور انتشار' کے عنوان سے پیش کیا۔ صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر محمد کاظم نے تمام مقالوں پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تقسیم کے سبب پیدا ہونے والے خوف کے ماحول کی نمائندگی میں اردو افسانے نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اجلاس کے دوسرے صدر پروفیسر ابوبکر عباد نے کہا کہ ادب کا قاری علوم و فنون کے مختلف شعبوں سے واقف ہوتا ہے اور یہ ایک اچھا شہری بننے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

انڈیا اتحاد اپنا رہے ہیں افراتفری پھیلانے کے لیے نئے نئے ہتھکنڈے: نڈا

نئی دہلی، 28 ستمبر (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سابق صدر جے پی نڈا نے کہا ہے کہ ہندوستان کی ترقی کو دیکھ کر کانگریس اور انڈیا اتحاد مایوس ہیں اور وہ ملک میں افراتفری پھیلانے کے لیے نئے نئے ہتھکنڈے اپناتے ہیں۔ مسٹر نڈا نے پیر کے روز یہاں نامہ نگاروں سے بات چیت میں ووٹر لسٹ کی خصوصی تفصیلی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے معاملے پر الیکشن کمیشن پر لگائے گئے الزامات کے تعلق سے کانگریس رہنما راہل گاندھی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ انہیں (مسٹر گاندھی کو) سمجھنا چاہیے کہ کسی جھوٹ کو سو بار دہرانے سے وہ سچ نہیں بن جاتا۔ سچائی کو ہرایا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا، ''آج جب ملک 140 کروڑ شہریوں کی سخت محنت سے وکست بھارت کا عزم پورا کر رہا ہے اور دنیا بھر میں ہندوستان کا اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے، تو بدقسمتی سے کانگریس اور پورا انڈیا اتحاد اس ترقی سے مایوس ہے۔ بغیر کسی پالیسی یا نقطہ نظر کے وہ اب ملک میں الجھن اور افراتفری پھیلانے کے لیے نئی نئی چالیں چل رہے ہیں۔

فتح پور میں سلنڈر پھٹنے سے دو منزلہ مکان منہدم

ملبے میں کئی افراد دبے، یوگی نے لیا واقعے کا نوٹس

فتح پور۔ضلع کے ملوان تھانہ علاقے میں واقع ملوان قصبے میں پیر کے روز ایک بھیانک حادثہ پیش آیا، جہاں ایک مکان میں زوردار دھماکے کے ساتھ ایل پی جی سلنڈر پھٹ گیا۔دھماکا اتنا شدید تھا کہ دو منزلہ مکان تاش کے پتوں کی طرح دیکھتے ہی دیکھتے منہدم ہوگیا۔اس حادثے کے بعد علاقے میں افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس، فائر بریگیڈ اور انتظامیہ کی ٹیمیں موقع پر پہنچیں اور راحت و بچاؤ کا کام شروع کردیا۔حادثے کے وقت مکان کے اندر کئی افراد موجود تھے۔ایسے میں ملبے کے نیچے کئی افراد کے پھنسے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ریسکیو ٹیم نے اب تک ملبے سے 2 افراد کو بحفاظت باہر نکال کر فوری طور پر میڈیکل کالج بھیجا ہے، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ تاہم، مقامی ذرائع اور عینی شاہدین کے مطابق حادثے میں کئی افراد کی موت ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے، جس کی سرکاری طور پر تصدیق ہونا ابھی باقی ہے۔فتح پور حادثے کی خبر ملتے ہی اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے معاملے کا فوری نوٹس لیا ہے۔لکھنؤ سے جاری بیان میں وزیر اعلیٰ یوگی نے حادثے میں ہونے والے جانی و مالی نقصان پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور مہلوکین کے سوگوار اہل خانہ کے تئیں اپنی تعزیت کا اظہار کیا۔

مسلم آبادی کو درپیش حالات پر بڑھتی تشویش

انصاف، تحفظ اور مذہبی آزادی کا سوال سنگین

سہارنپور(احمد رضا)ایک سال قبل بریلی میں آئی لو محمد کہنے اور لکھنے پر عالم دین مولانا توقیر رضا کو بریلی میں امن و امان توڑنے کے جھوٹے الزامات لگا کر جیل میں ڈال دیا گیا کوئی انصاف نہی کوئی سنوائی نہی عدالتیں بھی خاموش اور سیاست داں بھی خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں اس دردناک واقعہ سے کچھ سال قبل بھی ایک بزرگ عالم دین مفکر اسلام مولانا کلیم صدیقی کو بھی فرضی مقدمات درج کر کے جیل میں ٹھونس دیا گیا تھا وہ بھی انصاف کے انتظار میں سالوں سے جیل میں جبر برداشت کرنے پر مجبور ہیں؟ آسام بہار بنگال مہاراشٹرا مدھیہ پردیش اتر پردیش اور راجستھان کے بعد اتراکھنڈ کے پیشتر علاقوں میں مسلم آبادی پر ہر لمحے خطرے کے بادل منڈراتے دکھائی دے رہے ہیں غازی آباد کے کھوڑا علاقہ میں مسجدیں اور مدارس شرپسند عناصر کے نشانہ پر ہیں وہیں لونی میں بھی مسلم آبادی پر شرپسند تنظیموں

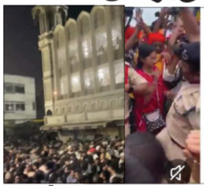

کے لوگ نشانہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں ہمارے سہارنپور شہر کی 119 سال پرانی کلکٹریٹ مسجد کو گھنونی سازش کے تحت شہید کردیا گیا ہے اسکے علاوہ اتراکھنڈ کے بیشتر علاقوں میں مسجد اور مدرسہ بند کر دیئے گئے کچھ مساجد اور مدارس و مزارات کو شہید کردیا گیا ہندو شدت پسند علاقہ در علاقہ گھوم گھوم کر نماز پڑھنے آزان دینے اور قرآن کریم پڑھنے پر ہنگامہ کھڑا کررہے ہیں مرادآباد کی مسجد بھی نشانہ پر ہے وہیں مدھیہ پردیش سرکار اجینمیں واقع چھ سو سال پرانی شاہی مسجد کو شہید کرنے پر بضد ہیں اجین میں مسلم آبادی پر ظلم اور جبر جاری ہے اس سے قبل آگرہ کے ایک وکیل اجے تومر نے ہندو رکشا دل و بجرنگ دل کی شہ نے کچھ عرصہ قبل سپریم کورٹ میں ایک عرضی دائر کرتے ہوئے آگرہ میں تین درجن سے زائد مسجدوں اور مدرسوں کے ساتھ ساتھ مزارات کو بلڈوزر سے نیست ونابود کرنے کی مانگ کی ہے بلڈوزر کی زد میں آکر پستی کا شکار ہوکر روزی، روٹی اور رہنے کے لئے مکانات کو ترسنے لگے ہیں بلڈوزر بابا کے نام سے معروف یوپی کے وزیر اعلیٰ "یوگی" کے بلڈوزر کلچر نے جہاں یوپی میں مسلم طبقہ کو پستی میں دھکیل دیا ہے عدالتیں بھی اب جلد اور صاف شفاف انصاف دینے میں لیٹ لطیفی کا شکار بن کر مسلم طبقہ کی تباہی کا منظر کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں کل میرٹھ میں ٹھاکر اور مسلم افراد کے درمیان جھڑپ ہوئی نتیجہ کے طور پر صرف اور صرف مسلم طبقہ کے بہت سے افراد کو جبریہ ملزم بنادیا گیا اور فوری طور پر انکے صدی پرانے مکانات کو غیر قانونی قرار دے کر مسمار کردیا گیا قصوروار ظالم ہندو ٹھاکر خوشیاں مناتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں سب کچھ سوشل میڈیا پر وائرل ہورہا ہے مگر کوئی بھی ہمدرد مسلم طبقہ کے ساتھ کھڑا ہونے کی ہمت نہیں دکھا رہا ہے سچ میں مسلم افراد آج بیحد خطرناک حالات سے دوچار ہیں!

موضع کھنڈ پپرا میں اتحادِ ملت کانفرنس یکم اکتوبر کو

تیاریوں کے سلسلہ میں میٹنگ

رودولی، ایودھیا: موضع کھنڈ پپرا، شجاع گنج تحصیل رودولی میں اتحادِ ملت کانفرنس یکم اکتوبر بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء منعقد ہوگی۔کانفرنس میں مختلف مسالک کے ممتاز علماء کرام و دانشوران قوم و ملت ایک اسٹیج پر جمع ہوکر اتحادِ ملت کا پیغام دیں گے۔کانفرنس میں مولانا عبیداللہ خاں اعظمی (نائب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ)۔مولانا خالد رشید فرنگی محلی (شاہی امام عیدگاہ عیش باغ لکھنؤ و چیرمین اسلامک سینٹر آف انڈیا)۔مولانا طاہر مدنی (سکریٹری ملی امور جماعت اسلامی ہند)۔ڈاکٹر شاہد مبین (امیر جمعیت اہل حدیث ضلع لکھنو)،مولانا یوسف حسینی ندوی (ناظم جامعہ سید احمد شہید کٹولی)،شیعہ عالم دین مولانا ڈاکٹر کلب سبطین نوری، ڈاکٹر محمد طارق ایوبی (مدیر ندائے اعتدال علی گڑھ)،مولانا سفیان نظامی (ترجمان اسلامک سینٹر آف انڈیا) ایڈوکیٹ اسلم، حکیم محمد اللہ صدیقی (صدر جمعیت علماء ہند بارہ بنکی)، مفتی نعمان اشرف ندوی (ناظم جمعیت علماء ہند لکھنؤ)،مولانا مسعود عالم ندوی،مولانا کامل ندوی،مولانا توصیف ندوی وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں ایم وائی ایم ایجوکیشنل اکاڈمی کھنڈ پپرا میں مولانا توقیر ندوی کی صدارت میں ایک ہنگامی میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں حالیہ بارش اور خراب موسم کے پیشِ نظر حالات کا جائزہ لیا گیا اور نوجوانوں کو کانفرنس کی تیاریوں کی ذمہ داریاں تقسیم کی گئیں۔میٹنگ میں حبیب صدیقی، منظور عالم، فیصل احمد، عاطف محمد، حافظ انصار، حافظ بلال، حافظ شہزاد، محمد راشد اور گاؤں کے دیگر نوجوانوں نے کانفرنس کے انعقاد کے لیے اپنی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے عزم ظاہر کیا کہ موسم کی صورتِ حال سے نمٹنے کے لئے بھرپور تیاری کی جائے تاکہ آنے والے مہمانوں کو کس طرح پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔مولانا توقیر ندوی نے بتایا کہ کانفرنس کے گراؤنڈ اور دیگر جگہوں پر بارش کے سبب جو دقتیں پیدا ہوگئی تھیں وہاں پر بڑے پیمانے پر کام جاری ہے اور پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے مقامی نوجوان بھرپور انداز میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔مولانا توقیر ندوی اور ایڈوکیٹ محمد ارسلان نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اتحاد و یکجہتی کے اس اہم پروگرام میں کثیر تعداد میں شرکت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

سپا لیڈر رام گووند چودھری کی آخری رسوم ادا، بیٹے نے دی مکھ اگنی

بلیا:28 ستمبر(پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سرکردہ لیڈر رام گووند چودھری کی آج آخری رسوم ادا کردی گئی۔سماج وادی پارٹی کے کارکنوں اور حامیوں نے ان کے جسد خاکی پر گل پوشی کرخراج عقیدت پیش کیا۔آخری رسوم کے جلوس کے دوران کارکنوں اور حامیوں نے "رام گووند چودھری امر رہے" کے نعرے لگائے۔واضح رہے کہ پوروانچل اور ریاست کے ممتاز سماجوادی رہنما رام گووند چودھری طویل عرصے سے علیل تھے۔انھوں نے لکھنؤ کے پی جی آئی میں آخری سانس لی۔ان کا جسد خاکی ان کی رہائش گاہ گوسائی پور کے قریب سریوندی کے کنارے لایا گیا جہاں ان کے بیٹے رنجیت چودھری نے چتا کو مکھ اگنی دی۔اس دوران، پوروانچل کے کئی سرکردہ ایس پی لیڈران، بشمول ایس پی ایم پی راماشنکر ودیارتھی، ایم ایل اے سنگرام یادو، ایم ایل اے ضیاء الدین رضوی، اور نیرج سنگھ گڈو، موجود تھے۔

یوپی: 'بہن جی کو جو لکھ کر دیا جاتا ہے، وہی بولتی ہیں

لکھنے والا بدل لیں'، چندر شیکھر کا مایاوتی پر طنز

شاملی۔ تھانہ بھون کے مساوی گاؤں میں آزاد سماج پارٹی کے صدر چندر شیکھر نے بی جے پی پر جم کر نشانہ سادھا۔ انہوں نے کہا کہ اس حکومت میں سرکاری ملازم سے لے کر عام آدمی اور طالب علم تک پریشان ہیں۔ چندر شیکھر نے بی ایس پی سربراہ مایاوتی پر بھی تبصرہ کیا۔شاملی واقع مساوی کے راجکیہ انٹر کالج میں پیر کے روز آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کا بوتھ کارکن کنونشن منعقد کیا گیا۔اس میں پارٹی سربراہ اور رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ساڑھے نو سال میں حکومت نے صرف باتیں کی ہیں، عوام کو کچھ نہیں دیا۔انہوں نے پیپر لیک، بے روزگاری، اگنی ویر اسکیم، خستہ حال اسکولوں اور بدحال سرکاری اسپتالوں کا مسئلہ اٹھایا۔چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ نوجوان ڈگریاں لے کر روزگار کے لیے بھٹک رہے ہیں۔ بھرتی امتحانات میں پیپر لیک ہونے سے نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا ہے۔ کسان، نوجوان، پنچایت اسسٹنٹ اور روزگار سیوک سمیت مختلف طبقات اپنے مسائل کو لے کر پریشان ہیں۔اس حکومت میں سرکاری ملازم ہوں یا نجی شعبے میں کام کرنے والے لوگ، سبھی غمگین ہیں۔انہوں نے تین روزہ ہڑتال کے اعلان کے بعد بینک ملازمین کی جانب سے ہڑتال واپس لیے جانے کا بھی ذکر کیا اور ملازمین کا شکریہ ادا کیا۔چندر شیکھر آزاد نے سرکاری اسکولوں کی حالت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ہلکی بارش ہوتے ہی اسکولوں میں چھٹی کرنی پڑتی ہے۔ سرکاری دفاتر میں بغیر روپے دیے کام نہیں ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ پہلے سرکاری بھرتیوں میں کسان اور غریب خاندانوں کے بچے تیاری کرتے تھے، لیکن اب نوجوانوں کو ستایا جا رہا ہے۔غریبوں کے بچے بھرتیوں کی قطار میں لگے رہ جاتے ہیں۔ نظامت پربھات بھارتی اور نتو سنگھ نے کی۔آسپا سربراہ نے آئندہ اسمبلی انتخابات میں تھانہ بھون اسمبلی نشست سے راؤ موسم علی کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔ شوریہ امبیڈکر، راج کمار سینی، شری کانت، ہرش سینی، کلدیپ (سابق ضلع صدر)، شیوانش، نریش پردھان وغیرہ موجود رہے۔

نجومی اچاریہ اندو پرکاش مشرا کی اہلیہ اسمتا مشرا کانگریس میں شامل

لکھنؤ، 28 ستمبر(یو این آئی) ملک کے معروف نجومی اچاریہ اندو پرکاش مشرا کی اہلیہ اور سماجی کارکن اسمتا مشرا نے پیر کو اپنے درجنوں ساتھیوں اور حامیوں کے ساتھ کانگریس کی رکنیت حاصل کر لی۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دفتر نہرو بھون میں منعقدہ پروگرام میں ریاستی کانگریس صدر اور سابق وزیر اجے رائے کی موجودگی میں اسمتا مشرا نے کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ریاستی کانگریس کمیٹی کے شمولیتی امور کے انچارج نتن شرما نے انہیں اور ان کے ساتھ آئے لوگوں کو پارٹی کی بنیادی رکنیت دلائی۔اسمتا مشرا نے کانگریس کی پالیسیوں اور پارٹی کی اعلیٰ قیادت ملکارجن کھڑگے، سونیا گاندھی، راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پارٹی میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔اس موقع پر اجے رائے نے کہا کہ معاشرے کے دانشور طبقے کے لوگوں کا مسلسل کانگریس سے جڑنا تبدیلی کی علامت ہے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ کانگریس مضبوط ہو رہی ہے اور آئندہ اسمبلی انتخابات میں پارٹی ہندوستانی جنتا پارٹی کو اقتدار سے ہٹادے گی۔ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ پارٹی تنظیم کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے کے مختلف طبقات کو کانگریس سے جوڑنے کی مہم جاری ہے۔

یوپی میں موسلادھار بارش سے تباہی، فصلوں کو شدید نقصان

کشی نگر میں 200 افراد اور 80 مویشیوں کو بچایا گیا، 50 مکانات منہدم

کشی نگر/مرادآباد: 28 ستمبر(پی این ایس)اتر پردیش میں گزشتہ دو دنوں سے جاری موسلادھار بارش نے کافی تباہی مچائی ہے۔فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے جبکہ شہری علاقوں میں پانی گھروں میں داخل ہوگیا ہے۔اس سے صفائی اور بجلی کی فراہمی متاثر ہوئی ہے۔ مقامی انتظامیہ عوام کو راحت فراہم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ریاستی ڈیزاسٹر رسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف) کی ٹیمیں کشی نگر کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مسلسل راحت اور بچاؤ کام کررہی ہیں۔شیو پور علاقے میں دن رات کے ریسکیو آپریشن میں 200 لوگوں اور 80 مویشیوں کو بحفاظت باہر نکالا گیا ہے۔ٹیم کی دو ٹیمیں شیو پور گاؤں کے علاقے کے ہری پورہ مرچھاوا، نارائن پور، بسائی گرام سبھا اور سالک پور چوکی علاقوں میں تعینات ہیں۔ٹیموں نے سیلابی پانی میں پھنسے لوگوں اور مویشیوں کو بچانے کے لیے مسلسل آپریشن کیا۔سب انسپکٹر انکت ڈشوکرما کی قیادت میں ایک ٹیم نے 18 مرد، 20 خواتین، 34 بچوں اور 24 مویشیوں کو بچایا۔اسی دوران ہیڈ کانسٹیبل جئے پرکاش یادو کی قیادت میں ایک اور ٹیم نے 32 مرد، 48 خواتین، 48 بچوں اور 56 مویشیوں کو بچایا۔وہیں میرٹھ میں پیر کی صبح شہر اور گردونواح میں ہلکی بوندا باندی کے بعد اچانک موسلادھار بارش کے بعد موسم مکمل طور پر بدل گیا۔صبح سے ہی آسمان پر سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں اور محکمہ موسمیات نے دن بھر تیز بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا الرٹ جاری کر دیا ہے۔مرادآباد کے ضلع مجسٹریٹ انونے جھا نے بتایا کہ ضلع میں شدید بارش کے نتیجے میں پانی جمع ہوگیا، بجلی بند ہوگئی اور مکانات کو نقصان پہنچا۔ انتظامیہ راحت اور بچاؤ کاموں میں لگاتار مصروف ہے۔انہوں نے بتایا کہ انہوں نے میونسپل کمشنر اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے ساتھ مل کر صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے شہر کے نشیبی علاقوں کا معائنہ کیا۔میونسپل کارپوریشن کے پمپنگ اسٹیشن بدھی وہار کالونی اور گنگن ندی میں بہنے والے نالوں کا معائنہ کرتے ہوئے نکاسی آب کے نظام کا جائزہ لیا گیا۔ابتدائی اطلاعات کے مطابق ضلع میں تقریباً 50 مکانات کو مکمل یا جزوی نقصان پہنچا ہے۔تمام متاثرہ خاندانوں کو حکومت کی تجویز کردہ امدادی رقم ملے گی۔ فصل اور مویشیوں کے نقصانات کا سروے بھی جاری ہے، اور اہل کسانوں اور مویشیوں کے مالکان کو معاوضہ فراہم کیا جائے گا۔

ہاتھرس میں ریٹائرڈ فوجی اور بیوی کا قتل

پولیس کو کسی جاننے والے پر شبہ، سی سی ٹی وی سے تفتیش

ہاتھرس:28 ستمبر(پی این ایس)اتر پردیش کے ہاتھرس میں ایک ریٹائرڈ فوجی اور اس کی بیوی کے قتل میں پولیس کو کسی جاننے والوں پر شبہ ہے۔ پولیس کو گھر میں داخل ہونے کے لیے طاقت کے استعمال کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ڈاگ اسکواڈ سب سے پہلے جائے واردات سے 10 قدم کے فاصلے پر مقتول کی دوسری بیوی سیما کے گھر پہنچا۔اس کے بعد ملحقہ مدرسہ مصباح العلوم میں تھوڑا رکا۔ کتا چار منٹ تک مدرسے کے پاس رہا۔ ٹیم نے تقریباً 15 منٹ تک آس پاس کے علاقے کی تلاشی لی۔ جائے وقوعہ کی طرف جانے والے تمام راستوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق اتوار کی صبح کی فوٹیج میں کچھ مشکوک افراد کو دیکھا گیا۔ان کی شناخت کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ جائے وقوعہ پر پہنچنے والے سب سے پہلے عمران نے بتایا کہ جب وہ نانا شمس الدین کے گھر کے نیچے دکان کھولنے گیا تو اس نے دیکھا کہ گیٹ کھلا ہوا ہے۔اس نے سمجھا کہ دادا گیٹ کھول کر چلے گئے ہیں۔ پھر وہ دوسری دکان کھولنے چلا گیا۔واردات کا علم ہونے پر وہ اوپر گیا تو دیکھا کہ اوپر کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ نانا شمس الدین کی لاش گیٹ کے سامنے لابی میں پڑی تھی۔ان کا چہرہ فرش کی طرف تھا، اس کا بایاں ہاتھ اس کی پیٹھ کے پیچھے جھکا ہوا تھا۔ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی نے انہیں پکڑ کر ان کی گردن میں چھرا گھونپا ہو یہاں تک کہ ان کی موت ہوگئی۔ صدو بیگم کی لاش بھی ساتھ والے کمرے کے دروازے کے پاس فرش پر منہ کے بل پڑی تھی۔ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا ہو، اس کا سر فرش پر ٹکا دیا ہو، اور اس کا گلا کاٹ دیا ہو۔عمران نے کہا کہ لابی اور کمرے میں خون کے چھینٹے پڑیں تھیں۔دونوں کی کمر اور پیٹ پر گہرے زخم تھے۔عمران کے مطابق یہ کسی ایک شخص کا کام نہیں ہوسکتا تھا۔دو چار لوگ ہوں گے جنہوں نے اس کے نانا اور نانی کو گھیرے میں لیا اور پھر بے دردی سے قتل کردیا۔ شمس الدین کے بھتیجے کپتان خان نے بتایا کہ وہ دکان بند کرکے چلا جائے گا۔رات کو اس کے چچا تھے جو نیچے کا گیٹ بند کردیتے تھے۔اسے شک تھا کہ اس کے چچا نے گیٹ تب ہی کھولا ہوگا جب اس کا کوئی جاننے والا آئے گا۔ممکن ہے انہوں نے گیٹ کھولا ہو اور جاننے والے کے ساتھ اوپر چلے گئے ہوں۔وہاں پہنچتے ہی اسے پیچھے سے پکڑ لیا گیا ہوگا۔

کاس گنج میں اسکول بس گھر سے ٹکرائی، بچے بال بال بچے

کاس گنج:28 ستمبر(پی این ایس) کاس گنج ضلع کے گنج دنڈواڑہ بلاک کے نردولی گاؤں پنچایت میں پیر کی صبح ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔امر سنگھ شاستری انٹر کالج، وجے نگر کی بس جو بچوں کو لے کر جارہی تھی، پانی بھر جانے اور کیچڑ کی وجہ سے کنٹرول کھو بیٹھی اور ایک مکان سے ٹکرا گئی۔خوش قسمتی سے معصوم بچے اور ڈرائیور محفوظ رہے۔مقامی دیہاتیوں کے مطابق کالج بس ڈرائیور دویش پیر کی صبح معمول کے مطابق بچوں کو لینے گاؤں لوٹ رہا تھا۔پانی بھر جانے کی وجہ سے گاؤں کی مرکزی سڑک کیچڑ ہوگئی۔جیسے ہی بس آگے بڑھی، پہیے کیچڑ میں پھسل گئے، جس سے ڈرائیور گاڑی پر سے کنٹرول کھو بیٹھا اور سیدھا ایک دیہاتی کے گھر سے ٹکرا گیا۔اس اچانک حادثے سے جائے وقوعہ پر افراتفری مچ گئی، حالانکہ کسی کے زخمی نہ ہونے پر سب نے راحت کی سانس لی۔گاؤں میں نکاسی آب کا مناسب نظام نہ ہونے کی وجہ سے ہلکی بارش یا نالے کا پانی بھی پوری سڑک کو کیچڑ میں بدل سکتا ہے۔گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ اسکول کے بچوں کو روزانہ اس مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔حادثے کے بعد مشتعل دیہاتیوں نے ضلع انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ مستقبل میں حادثات کو روکنے کے لیے گاؤں میں پکی سڑک بنائی جائے۔

سچنڈی میں منہدم ہوئی کچے مکان کی دیوار، خاندان کے آٹھ افراد ملبے تلے دبے

کانپور:28 ستمبر(پی این ایس) سچنڈی تھانہ علاقے میں مسلسل بارش کی وجہ سے پیر کی صبح ایک المناک حادثہ پیش آیا۔بارش کے سبب ایک خستہ حال کچے مکان میں سوئے ہوئے ایک خاندان کے آٹھ افراد گر گئے۔متاثرین میں سے چار کی حالت تشویشناک ہے اور انہیں کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں ابتدائی علاج کے بعد مزید علاج کے لیے ایل ایل آر ہسپتال ریفر کر دیا گیا ہے۔یہ حادثہ سچنڈی علاقے کے کیدھانیا پوروا گاؤں میں پیش آیا، جہاں منا سنگھ، اس کی بیوی رما کانت اور چھ بچے پیر کی صبح تقریباً 3 بجے ایک خستہ حال مکان میں سو رہے تھے۔اچانک گھر کی دیوار گر گئی جس سے پورا خاندان ملبے تلے دب گیا۔کافی کوشش کے بعد تمام آٹھ ارکان کو بچا کر کلیان پور سی ایچ سی لے جایا گیا۔صورتحال کو سنگین دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے منا سنگھ، رما کانت، انجلی اور بیٹے شبھم کو ایل ایل آر اسپتال ریفر کر دیا، جب کہ خاندان کے دیگر چار بچوں کو، جو معمولی زخمی تھے، کو ابتدائی طبی امداد کے بعد گھر بھیج دیا گیا۔سچنڈی پولیس اسٹیشن کے انچارج دینا ناتھ مشرا نے بتایا کہ تمام زخمیوں کو فوری طور پر علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا، اور گاؤں میں حالات اب پوری طرح سے معمول پر ہیں۔

آگرہ میں چیف الیکشن کمشنر کے خلاف کانگریس کا احتجاج

آبائی گھر پر سیاہی سے 'ووٹ چور' اور 'غدار' لکھا، پتلا جلایا

آگرہ/مرزاپور:28 ستمبر(پی این ایس) کانگریس پارٹی نے پیر کی صبح آگرہ میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ضلع کانگریس کمیٹی نے شہر کی لائف لائن ایم جی روڈ پر پیدل مارچ کیا اور ضلع ہیڈکوارٹر پر مظاہرہ کیا۔دریں اثنا، یوپی کانگریس کمیٹی کے عہدیدار چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے وجے نگر کالونی میں آبائی گھر پہنچے، جہاں کانگریس ارکان نے نعرے بازی کی۔مرزاپور میں کانگریس پارٹی نے چیف الیکشن کمشنر کا پتلا بھی جلایا۔مظاہرین نے سی ای سی کے آبائی گھر کو سیاہی پوتی "ووٹ چور" اور "غدار" لکھا جس سے پولیس اور انتظامیہ میں ہڑکمپ مچ گیا۔ پولیس اب سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر ان لوگوں کی شناخت کررہی ہے جنہوں نے احتجاج کیا اور چیف الیکشن کمشنر کی رہائش گاہ کی بے حرمتی کی۔اس کے علاوہ آگرہ میں، ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر رام ناتھ سکروار اور سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر امت سنگھ کے ساتھ سینکڑوں کانگریسی اراکین سبھاش پارک میں جمع ہوئے، جہاں انہوں نے نعرے لگاتے ہوئے ایم جی روڈ پر مارچ کیا۔اس کے بعد انہوں نے کلکٹریٹ پر ہنگامہ کیا اور نعرے بازی کی۔ گیانیش کمار کا ماسک پہنے ایک کانگریس کارکن کو ہتھکڑیاں لگا کر احتجاج کیا گیا۔اس کے بعد اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے آرگنائزیشن جنرل سکریٹری انیل یادو اور متھرا کانگریس کمیٹی کے ضلع صدر مکیش دھنگر کانگریس کارکنوں اور عہدیداروں کے ساتھ وجے نگر کالونی میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی آبائی رہائش گاہ پہنچے، جہاں انہوں نے ہنگامہ کیا اور نعرے بازی کی۔پولیس نے فوری طور پر رہائش گاہ کے گیٹ پر لگی ہوئی سیاہی اور لکھے ہوئے نعروں کو صاف کر دیا۔چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی رہائش گاہ پر کانگریس کارکنوں کے احتجاج کی تصاویر اور ویڈیوز اب سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہے ہیں۔ پولیس اب قریبی سی سی ٹی وی کیمروں اور وائرل ویڈیوز کی فوٹیج کی بنیاد پر مظاہرین کی شناخت کے لیے کام کر رہی ہے۔مرزاپور ضلع ہیڈکوارٹر پر پہنچے کانگریسی کارکنوں نے چیف انفارمیشن کمشنر کے خلاف احتجاج کیا۔

شوگر، جلد کی بیماری، بخار اور پیٹ درد کی تکلیف لے کر پہنچے مریض

سنت کبیر نگر:28 ستمبر(پی این ایس)ضلع کے 24 صحت سب سینٹروں میں صحت عامہ کا میلہ لگایا گیا۔ذیابیطس، جلد کے امراض، بخار، پیٹ میں درد، سانس لینے میں دشواری اور کھانسی کے مریض علاج کے لیے پہنچے۔ڈاکٹروں نے مریضوں کی اچنج کی اور مفت ادویات فراہم کیں۔چار مریضوں کو بہتر علاج کے لیے میڈیکل کالج ریفر کردیا گیا۔میلے میں کل 072,1 مریضوں نے علاج حاصل کیا۔ان میں ذیابیطس کے 109، سانس کے مسائل کے 86، پیٹ کے مسائل کے 81، اور جلد کے امراض کے 206 مریض شامل ہیں۔ضرورت پڑنے پر کئی مریضوں کو خون کے ٹیسٹ کے لیے ڈسٹرکٹ ہسپتال بھیجا گیا۔مگہر میں 64 مریضوں کے ٹیسٹ ہوئے۔میڈیکل آفیسر انچارج ڈاکٹر ابوسفیان خان کی زیر نگرانی مگہر اربن پرائمری ہیلتھ سنٹر میں اتوار کو وزیر اعلیٰ صحت میلے کا انعقاد کیا گیا۔مجموعی طور پر 64 مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور انہیں مفت ادویات فراہم کی گئیں۔میڈیکل آفیسر انچارج ڈاکٹر ابو سفیان خان نے بتایا کہ میلے میں بخار، کھانسی، جلد کے امراض، بلڈ پریشر سمیت دیگر مسائل کے مریض آئے۔تمام کا معائنہ کیا گیا اور ضروری مشاورت اور ادویات فراہم کی گئیں۔

ترقی پسند خواتین افسانہ نگاروں نے عورت کو اپنی نگاہ سے دیکھنے کا شعور دیا: پروفیسر عذرا عابدی

شعبۂ اردو میں 'ترقی پسند اردو خواتین افسانہ نگار اور سماجی شعور' پر توسیعی خطبہ

لکھنؤ، 28 ستمبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے زیرِ اہتمام 'ترقی پسند اردو خواتین افسانہ نگار اور سماجی شعور' کے عنوان سے ایک توسیعی خطبے کا انعقاد ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ کے ہائبرڈ ہال، دوسری منزل پر کیا گیا۔ تقریب کے آغاز میں ڈاکٹر محمد اکمل نے تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شعبۂ سماجیات کی صدر پروفیسر عذرا عابدی کا خیر مقدم کیا اور موضوع کی اہمیت پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس موقع پر پروفیسر عذرا عابدی نے توسیعی خطبہ پیش کرتے ہوئے ترقی پسند اردو افسانے کی روایت اور اس میں خواتین افسانہ نگاروں کے کردار کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انھوں نے کہا کہ ترقی پسند تحریک نے اردو ادب کو محض جمالیاتی اظہار تک محدود رکھنے کے بجائے اسے معاشرے کے حقیقی مسائل سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا۔ خواتین افسانہ نگاروں نے عورت، خاندان، طبقاتی ناہمواری، معاشی استحصال، گھریلو جبر، تعلیم، سماجی پابندیوں اور صنفی امتیاز جیسے مسائل کو اپنے افسانوں کا موضوع بنایا اور ان مسائل کے پس پشت موجود سماجی، معاشی اور تہذیبی اسباب کو بھی سمجھنے کی کوشش کی۔ پروفیسر عذرا عابدی نے کہا کہ سماجی شعور کا مطلب صرف معاشرتی مسائل کی نشاندہی کرنا نہیں ہے بلکہ یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ یہ مسائل کیوں پیدا ہوتے ہیں، ان کے اسباب کیا ہیں اور طاقت کے کون سے نظام انھیں برقرار رکھتے ہیں۔ ترقی پسند افسانہ نگاروں نے عورت کے مسائل کو محض نجی یا انفرادی مسئلہ سمجھنے کے بجائے انھیں وسیع تر سماجی ڈھانچے سے مربوط کیا۔ انھوں نے رشید جہاں، عصمت چغتائی، رضیہ سجاد ظہیر اور ہاجرہ مسرور کی افسانہ نگاری کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان افسانہ نگاروں کے یہاں عورت محض ایک مظلوم یا دیکھی جانے والی شخصیت نہیں بلکہ اپنی ذات، تجربے اور شعور کے ساتھ 'دیکھنے والی شخصیت' کے طور پر سامنے آتی ہے۔ ان کا بنیادی کارنامہ یہی ہے کہ انھوں نے صدیوں سے مرد کی نگاہ سے دیکھی جانے والی عورت کو خود اپنی نگاہ سے دنیا، معاشرے اور مرد کو دیکھنے کا موقع فراہم کیا۔ انھوں نے کہا کہ ترقی پسند خواتین افسانہ نگاروں کے یہاں عورت کا پبلک اسپیس میں وجود، اس کا جسم اور اس کی نفسیات، ذات، طبقے اور جنس کا باہمی تعلق، جاگیردارانہ طاقت، مرداساس معاشرہ اور طاقت کے مختلف نظام، اہم موضوعات کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ ان موضوعات کے ذریعے یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ معاشرے نے عورت کے لیے کون سا کردار متعین کیا ہے، اس کی تعلیم، اخلاقیات اور طرزِ زندگی کے فیصلے کون کرتا ہے اور ان فیصلوں کی بنیاد کیا ہے۔

توسیعی خطبے کے اختتام پر پروفیسر ثوبان سعید نے خطبے کے مختلف پہلوؤں کی معنویت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر عذرا عابدی نے ترقی پسند خواتین افسانہ نگاروں کے افسانوی متون کو ایک نئے زاویے سے ڈی کوڈ کیا ہے جس کے نتیجے میں اس موضوع کے حوالے سے ہمارے ذہنوں میں کئی نئے سوالات نے جنم لیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پروفیسر عذرا عابدی نے ان افسانہ نگاروں کے افسانوی متون کے بطن سے عصرِ حاضر میں عورت سے متعلق مسائل اور سوالات کو مربوط کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ رشید جہاں، عصمت چغتائی، رضیہ سجاد ظہیر اور ہاجرہ مسرور نے اپنے عہد میں جو سوالات اٹھائے تھے، وہ آج بھی بدلتی ہوئی سماجی صورتحال کے ساتھ ہمارے معاشرے میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں۔ ان سوالات پر سنجیدہ اور کھلے انداز میں گفتگو کی ضرورت ہے تاکہ ماضی کے ادبی تجربات کو عصرِ حاضر کے سماجی مسائل سے مربوط کر کے نئے فکری امکانات پیدا کیے جا سکیں۔ اس توسیعی خطبے کے اختتام کے بعد ریسرچ اسکالرس اور طلبہ نے اہم سوالات کئے جس کا پروفیسر عذرا عابدی نے تشفی بخش جوابات دیئے۔ اس اہم ادبی پروگرام کی نظامت ڈاکٹر موسی رضا اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر ظفر النقی نے ادا کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر مرتضی علی اطہر، ڈاکٹر اعظم انصاری، ڈاکٹر عبد الحفیظ، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر سدھارت سدیپ، ڈاکٹر حیدر مہدی، ڈاکٹر ضیا جعفری، ڈاکٹر عائشہ فاطمہ شہناز، ڈاکٹر مزمل کریم، ڈاکٹر مدثر، ڈاکٹر اخلاق اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن کے علاوہ دیگر شعبہ جات کے اساتذہ، ریسرچ اسکالرس اور طلبہ موجود تھے۔

یوپی کے نمایاں سیاحتی مقامات پر دفاعی ساز و سامان کی نمائش کی تیاری

وزیر سیاحت نے وزارت دفاع سے عوامی نمائش کی درخواست کی

لکھنؤ: 28 ستمبر۔ ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر، مسٹر جیویر سنگھ نے، وزارت دفاع، حکومت ہند سے درخواست کی کہ وہ عوام کے دیکھنے کے لیے غیر مستعمل دفاعی ساز و سامان، اسلحہ، اور آلات کی عوامی نمائش کریں۔ وزارت دفاع، حکومت ہند نے وزیر سیاحت کی درخواست کے جواب میں کچھ رسمی کارروائیوں کو پورا کرنے کا مطالبہ کیا ہے، اور حکومتی سطح پر مزید کارروائی کی جارہی ہے۔ نمایاں مقامات پر دفاعی ساز و سامان کی تنصیب سے عوام فوج کے غرور، شجاعت اور بہادری سے متاثر ہوں گے۔ پیر کو یہ معلومات دیتے ہوئے وزیر سیاحت اور ثقافت نے کہا کہ 4 جولائی 2026 کو انہوں نے وزارت دفاع، حکومت ہند کو تجویز پیش کی تھی کہ وہ ہندوستانی فوج کے غیر مستعملڈ دفاعی سامان، اسلحوں اور آلات کو عوام کے دیکھنے کے لیے سیاحت اور ثقافت کے محکمے کے ذریعہ تیار کردہ اہم مقامات پر نمائش کریں۔ انہوں نے کہا کہ جن مقامات پر دفاعی مواد کی نمائش کے لیے درخواستیں کی گئی ہیں ان میں سمور بابا دھام، کرہارا، ضلع فیروز آباد، راشٹریہ پریرنا استھل، لکھنؤ، وار میموریل پارک چھاؤنی، وارانسی، گورو میوزیم، گورکھپور، اور ثقافتی مرکز، مین پوری ضلع شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزارت دفاع، حکومت ہند کو مواد کی تنصیب کے لیے کچھ رسمی کارروائیوں کی تکمیل کی ضرورت ہے۔ حکومت نے لکھنؤ، وارانسی اور گورکھپور میں سیاحت کے جوائنٹ ڈائریکٹرز کو ہدایت دی ہے کہ وہ اداروں/سیاحتی مقامات کے بارے میں فوری کارروائی کریں اور ڈائرکٹر جنرل آف ٹورازم کے ذریعے حکومت کو مطلع کریں۔ مزید برآں، ریجنل ٹورازم آفیسر، آگرہ ڈویژن سے کہا گیا ہے کہ وہ حکومت ہند کے خط میں اٹھائے گئے نکات پر اداروں/سیاحتی مقامات کے بارے میں فوری کارروائی کو یقینی بنائیں۔

بچوں کی کامیابی کیلئے مسلسل کوشش اور محنت ضروری: یوگی

اچھی کتابیں پڑھیں، کھیلیں اور اپنی صلاحیتوں کو نکھاریں

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا کہ زندگی میں نمبروں کی اہمیت ہے، لیکن صرف نمبر ہی کامیابی کی بنیاد نہیں ہیں۔ بچوں کو کھیلنا، اچھی کتابیں پڑھنا، نصاب کو وقت پر مکمل کرنا اور مختلف مقابلوں کے تئیں بیدار رہنا چاہیے۔ والدین کو بھی صرف نمبروں کے دباؤ میں بچوں کے کھیلنے، سونے اور کھانے پینے کو متاثر نہیں کرنا چاہیے۔ بچوں کی جسمانی، ذہنی اور فکری ترقی ساتھ ساتھ ہونی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ جی آج گورکھپور میں ہندی روزنامہ امر اجالا کی جانب سے منعقد 'بال میلہ اعزاز تقریب' سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مختلف مقابلوں کے فاتح شرکاء کو تمغے پہنا کر اعزاز سے نوازا۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ جی نے بچوں کو قوم کی تعمیر کا حلف دلایا اور پروگرام کے مقام پر منعقد نمائش کا مشاہدہ کیا۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ مقابلے میں انعام یا مقام حاصل کرنا ایک کامیابی ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ اہم اس میں شرکت کرنا، خود کو چیلنج کرنا اور آگے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ بال میلہ بچوں کی صلاحیتوں کو پلیٹ فارم دینے اور ان کے خوابوں کو نئی پرواز دینے کا ذریعہ ہے۔ اعزاز تقریب میں بیٹیوں کی تعداد زیادہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ جب معاشرہ بیٹیوں کو موقع اور اہمیت دیتا ہے تو وہ اپنی صلاحیت کے بل پر ہر شعبے میں آگے بڑھ سکتی ہیں۔ بیٹیوں کے سلسلے میں معاشرے میں موجود جھجک اور پرانی ذہنیت سے باہر نکلنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ جی نے شری سوہن لال دویدی کی نظم 'لہروں سے ڈر کر ناؤ پار نہیں ہوتی، کوشش کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی۔ ننھی چیونٹی جب دانہ لے کر چلتی ہے، چڑھتی دیواروں پر، سو بار پھسلتی ہے۔ من کا یقین رگوں میں حوصلہ بھرتا ہے، چڑھ کر گرنا، گر کر چڑھنا نہ کھلتا ہے۔ آخر اس کی محنت بیکار نہیں ہوتی، کوشش کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی۔ غوطہ خور سمندر میں غوطے لگاتا ہے، جا جا کر خالی ہاتھ لوٹ کر آتا ہے۔ آسانی سے گہرے پانی میں موتی نہیں ملتے، اسی حیرانی میں جوش دوگنا بڑھتا ہے۔ اس کی مٹھی ہر بار خالی نہیں ہوتی، کوشش کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی' کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کامیابی کے لیے مسلسل کوشش ضروری ہے۔ ناکامی کو چیلنج کے طور پر قبول کریں، یہ دیکھیں کہ کہاں کمی رہ گئی اور اس میں بہتری لائیں۔ کامیابی ملنے تک جدوجہد جاری رکھیں اور مشکل حالات سے گھبرا کر پیچھے نہ ہٹیں۔ ننھی چیونٹی کے بار بار پھسل کر پھر چڑھنے اور سمندر میں غوطہ خور کے بار بار غوطہ لگانے کی مثالیں بتاتی ہیں کہ مسلسل کوشش کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ سابق صدر بھارت رتن ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی مثال دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ وہ بچپن سے فضائیہ کے لڑاکا پائلٹ بننا چاہتے تھے، لیکن انتخاب میں کامیاب نہیں ہوئے۔ عام خاندان اور محدود وسائل کے باوجود انہوں نے مایوسی کو خود پر حاوی نہیں ہونے دیا اور آگے چل کر ملک کے عظیم سائنس داں بنے۔ صدر بننے سے قبل انہیں بھارت رتن ملا اور بعد میں انہوں نے ملک کے صدر کے عہدے کو زینت بخشی۔ وزیر اعلیٰ جی نے ان کی جائے پیدائش رامیشورم کے قریب دھنوش کوڈی علاقے کا ذکر کرتے ہوئے اسے بھگوان شری رام کے لنکا سفر اور رام سیتو کی روایت سے جوڑا۔ وزیر اعلیٰ جی نے بچوں کو گورکھپور کو اپنی پاٹھ شالا کی طرح دیکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ اپنے شہر کے ورثے کو جاننا بچوں کے علم اور نقطۂ نظر کو وسیع کرے گا۔ چھٹی یا وقت ملنے پر گورکھ ناتھ مندر، گیتا پریس، ریلوے اسٹیشن، ایئرپورٹ، روڈویز بس اسٹیشن، رام گڑھ تال، بڑھیا مائی مندر، راپتی-روہنی سنگم، قدیم مقامات اور گردواروں کو دیکھیں اور ان کی تاریخ اور کام کرنے کے طریقۂ کار کو سمجھیں۔ ریتی چوک اور مکتیشور ناتھ مندر کے ناموں اور تاریخ کو جاننے کی جستجو پیدا کریں۔ وزیر اعلیٰ جی نے امر اجالا انتظامیہ سے بچوں کو اخبار کے دفتر اور طباعت کے نظام کو دیکھنے کا موقع فراہم کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ صحافی کس طرح مشکل حالات میں کام کر کے صحیح خبریں عوام تک پہنچاتے ہیں اور افواہوں کو روکنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خبر جمع کرنے سے لے کر طباعت تک کے عمل کو جاننا بھی ان کے لیے سیکھنے کا ایک موقع ہوگا۔ وزیر اعلیٰ جی نے بچوں کو ہندوستان کے دورے کے لیے ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ سفر صرف کھانے پینے اور تفریح تک محدود نہ ہو۔ جہاں جائیں، وہاں کی تعلیم، صحت، روزگار، رابطہ کاری، لوگوں کی آمدنی کے ذرائع، سماجی حالات اور مذہبی و تاریخی ورثے کو سمجھیں۔ یہ بھی جانیں کہ اس علاقے کی تاریخ کن عظیم شخصیات سے وابستہ ہے۔ آج مصنوعی ذہانت کی تیزی سے بات ہو رہی ہے۔ اے آئی کاموں کو آسان کر سکتی ہے اور سوالوں کے جواب دے سکتی ہے، لیکن صحیح سوال کرنا، گہرائی سے سوچنا اور سمجھ پیدا کرنا اچھی کتابوں سے سیکھا جا سکتا ہے۔ اس لیے بچوں میں پڑھنے کی عادت پیدا کرنا ضروری ہے۔ بنیادی تعلیم پریشد اور ثانوی تعلیم محکمہ سے اسکولوں میں اخبارات دستیاب کرانے کو کہا گیا ہے۔ ہندی اور انگریزی کے اخبارات پڑھنے سے زبان اور گرامر میں بھی بہتری آتی ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ ان کے بچپن میں وسائل محدود تھے، لیکن دستیاب وسائل کا بھرپور استعمال کیا جاتا تھا۔ آج حکومت اور والدین کے پاس بچوں کو آگے بڑھانے کے زیادہ مواقع ہیں۔ ضرورت ان مواقع کا بہتر استعمال کرنے اور کچھ اچھا کر گزرنے کی خواہش پیدا کرنے کی ہے۔ تقریباً 09 سال قبل اتر پردیش میں حکومت بننے کے وقت ریاست کے سامنے قانون و انتظام، روزگار اور ترقی کے سنگین چیلنجز تھے۔ ریاست کی شبیہ خراب تھی۔ نوجوانوں کے لیے سرکاری ملازمت کے مواقع کا بحران تھا۔ آئے دن فسادات ہوتے تھے اور طویل عرصے تک کرفیو رہتا تھا۔ اتر پردیش پولیس میں تقریباً دو لاکھ عہدے خالی تھے۔ حکومت نے بھرتی کے عمل کو شفاف بنایا، تربیت کی صلاحیت بڑھائی، پولیس کی بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کو مضبوط کیا اور نئی شاخیں قائم کیں۔

ملاوٹی غذائی اشیا اور نقلی ادویات کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت

چیف سکریٹری نے لیبارٹریوں کو مضبوط بنانے اور بیداری پر دیا زور

لکھنؤ۔ چیف سکریٹری شری ایس پی گوئل کی صدارت میں محکمہ خوراک و ادویات انتظامیہ کی ریاستی سطح کی اسٹیئرنگ کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں غذائی اشیا اور ادویات کے معیار، حفاظت، ملاوٹ کی روک تھام، نفاذی کارروائی، لیبارٹریوں کو مضبوط بنانے اور صارفین میں بیداری سمیت مختلف اہم نکات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ چیف سکریٹری نے کہا کہ عام لوگوں کی صحت حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ عوامی صحت سے کھلواڑ کرنے والوں کے خلاف مؤثر اور سخت کارروائی یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ملاوٹی غذائی اشیا اور نقلی، غیر معیاری، ملاوٹی اور غلط لیبل والی ادویات کی تیاری اور فروخت کی روک تھام کے لیے مقامی ضروریات کے مطابق طویل مدتی حکمت عملی تیار کر کے اس کا مؤثر نفاذ یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ غذائی اشیا اور ادویات میں ملاوٹ اور غیر معیاری ہونے کے تئیں عام لوگوں میں بیداری بڑھانے کے لیے صارفین کو ان کے حقوق، دستیاب شکایتی نظام اور ضابطہ جاتی دفعات کی معلومات وسیع پیمانے پر فراہم کرائی جائیں۔ فوڈ کنیکٹ ایپ کی بھی وسیع تشہیر کی جائے، تاکہ ملاوٹ یا غذائی اشیا کے معیار کے بارے میں شبہ ہونے پر صارف آسانی سے اپنی شکایت درج کرا سکے۔ ساتھ ہی غذائی کاروبار کرنے والوں کو بھی مقررہ معیارات، معیار سے متعلق ضروریات اور ان کی ذمہ داریوں کے تئیں مسلسل بیدار کیا جائے۔ چیف سکریٹری نے پہلے سے قائم غذائی لیبارٹریوں کو ضرورت کے مطابق اعلیٰ درجے کا بنانے اور مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ نمونوں کے تجزیے کی صلاحیت بڑھانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ 8 نوتعمیر شدہ لیبارٹریوں کو ضروری انسانی وسائل کی تقرری کرتے ہوئے آئندہ 31 اکتوبر تک فعال کیا جائے۔ نوتعمیر شدہ لیبارٹریوں اور پہلے سے تعمیر شدہ باقی لیبارٹریوں کو مرحلہ وار جون 2027 تک NABL ایکریڈیٹیشن دلانا یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے غذائی اور ادویاتی حفاظتی نظام میں شفافیت اور جواب دہی بڑھانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ غذائی کاروبار کرنے والوں، فوڈ سیفٹی افسران، نامزد افسران اور فوڈ سیفٹی کمشنر سمیت تمام متعلقہ فریقوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لیے آن لائن انٹیگریٹڈ پلیٹ فارم تیار کیا جائے۔ اس پورٹل کے ذریعے لیے گئے نمونوں کی جانچ کی صورت حال، تجزیاتی نتائج اور متعلقہ کارروائی کی معلومات ایک ہی جگہ دستیاب ہو سکیں گی۔ چیف سکریٹری نے کہا کہ ملاوٹ کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے صرف تیار غذائی اشیا تک محدود نہ رہتے ہوئے خام مال پر خصوصی توجہ دی جائے اور غذائی اشیا کے لحاظ سے ان کی تیاری کی اکائیوں پر مؤثر نفاذی کارروائی کی جائے۔ نامیاتی غذائی مصنوعات کی جانچ کے لیے تیار کیے گئے مقررہ معیاری عملی طریقہ کار (ایس او پی) کی پابندی یقینی بنائی جائے۔ پھل، سبزیوں اور دیگر نامیاتی غذائی مصنوعات کی مفت جانچ کے لیے ریاستی زرعی پیداوار منڈی کی جانب سے وقتاً فوقتاً نمونے بھیجے جائیں۔ ادویات کے معیار اور حفاظت کے سلسلے میں چیف سکریٹری نے کہا کہ غیر قانونی اور نقلی ادویات پر مؤثر کنٹرول قائم کیا جائے اور ادویات کی بہتر ٹریکنگ اور سپلائی چین میں شفافیت یقینی بنائی جائے۔ غیر قانونی ادویات کی تیاری اور منظم سنڈیکیٹ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ بغیر لائسنس ادویات کی تیاری، ذخیرہ اور فروخت کی مؤثر روک تھام کے ساتھ ساتھ فرضی انوائسنگ اور ڈمی فرموں کے خلاف بھی کارروائی یقینی بنائی جائے۔ ادویات کی غیر اخلاقی اور غیر قانونی فروخت پر مؤثر کنٹرول اور نارکوٹکس و نفسیاتی اثر رکھنے والی (NDPS) ادویات کے غلط استعمال کی روک تھام کے لیے ٹھوس کارروائی کی جائے۔ انہوں نے اتر پردیش فارماسیوٹیکل وطبی آلات صنعت پالیسی، 2023 کے تحت سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنے کی بھی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ غذائی اشیا کے نمونے غیر محفوظ پائے جانے پر ضابطے کے مطابق سخت کارروائی یقینی بنائی جائے، تاکہ غذائی تحفظ کے معیارات کی پابندی کے تئیں واضح پیغام جائے اور صارفین کی صحت کا مؤثر تحفظ ہو سکے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ ریاست میں فی الحال 36 موبائل فوڈ لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں۔

آرڈی ایس او میں سائبر سکیورٹی اور آئی ٹی حائجین پر انٹرایکٹو سیشن

سائبر فراڈ سے بچاؤ، ڈیجیٹل چوکسی اور احتیاطی تدابیر پر دیا گیا زور

لکھنؤ۔ مرکزی نگرانی کمیشن (CVC) کی ہدایات کے مطابق 17 اگست سے 16 نومبر 2026 تک آرڈی ایس او اور اس کے علاقائی دفاتر میں منعقد کیے جا رہے تین ماہ کے نگرانی بیداری مہم کے تحت آرڈی ایس او کے نگرانی محکمہ کی جانب سے 28 ستمبر 2026 کو "آئی ٹی اور سائبر سکیورٹی و آئی ٹی حائجین" کے موضوع پر آف لائن-کم-آن لائن انٹرایکٹو سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ آرڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل شری پربھاس دنستانا کی قیادت میں یہ تین ماہ کی مہم "Probity for Prosperity دیانت داری سے خوشحالی" کی وسیع ترتھیم کے تحت چلائی جارہی ہے۔ مہم کے تحت زیر التوا شکایات اور معاملات کے نپٹارے، صلاحیت سازی، ڈیجیٹل اقدامات اور معاہدہ جاتی انتظام پر خصوصی توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔ سیشن میں دہلی پولیس کے 2005 بیچ کے آئی پی ایس افسر شری رجنیش گپتا نے شرکاء کو ابھرتے ہوئے سائبر خطرات، جن میں ڈیجیٹل گرفتاری جیسے سائبر فراڈ، فرضی سرمایہ کاری اسکیمیں اور دیگر اقسام کی سائبر دھوکہ دہی شامل ہیں، کے بارے میں بیدار کیا۔ مشتبہ ڈیجیٹل پیغامات اور مواصلات سے نمٹنے کے لیے شرکاء کو "Stop, Think and Act" (رکیں، سوچیں اور عمل کریں) کے تین مرحلوں پر مشتمل ڈیجیٹل سکیورٹی طریقہ اپنانے کا مشورہ دیا گیا۔ سیشن کے دوران سائبر دھوکہ دہی کی رپورٹنگ اور ڈیجیٹل حائجین برقرار رکھنے کے سلسلے میں عملی معلومات بھی شیئر کی گئی۔ اس میں سنچار ساتھی پورٹل کے 'چکشو' ماڈیول، مالی دھوکہ دہی کی فوری اطلاع ہیلپ لائن 1930 اور نیشنل سائبر کرائم رپورٹنگ پورٹل کے ذریعے دینے کے ساتھ ساتھ کسی اکاؤنٹ کے ہیک ہونے کا خدشہ ہونے کی صورت میں فوری طور پر ضروری تکنیکی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے پر خصوصی زور دیا گیا۔ اس سیشن میں سینئر اور درمیانی سطح کے انتظامی عہدوں پر فائز 70 سے زائد افسران نے آف لائن ذریعہ سے، جبکہ 304 افسران و ملازمین نے آن لائن ذریعہ سے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر ایک انٹرایکٹو سوال و جواب سیشن بھی منعقد کیا گیا، جس میں شرکاء کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کا تفصیل سے حل پیش کیا گیا۔ پروگرام کا اختتام روزمرہ دفتری کاموں میں اخلاقی معیارات، سائبر چوکسی اور احتیاطی نگرانی پر عمل کرنے اور ہندوستانی ریل میں ایک محفوظ، شفاف اور جواب دہ کام کے ماحول کو مضبوط بنانے کے عزم کے ساتھ ہوا۔

اکھلیش کا بی جے پی پر سرکاری زمینوں پر قبضے کا الزام

کسانوں کو بازار نرخ پر معاوضہ دینے کا کیا مطالبہ

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی سب سے بڑی بھومیا مافیا پارٹی ہے۔ بی جے پی کے لوگ سرکاری زمینوں، تالابوں اور غریبوں کی زمینوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ ریاست میں سب سے زیادہ غیر قانونی عمارتیں بی جے پی کے لوگوں کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں زمینوں کے حصول میں کسانوں کے ساتھ امتیاز برتا جا رہا ہے۔ علی گڑھ۔ مرادآباد کنٹرولڈ گرین فیلڈ ایکسپریس وے میں زمین کے حصول کے معاملے میں کسانوں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ کسان چاہتے ہیں کہ بازار کی قیمت کے حساب سے معاوضہ ملے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ علی گڑھ۔ مرادآباد ایکسپریس وے میں سرکل ریٹ بڑھا کر کسانوں کو بازار کی قیمت کے مطابق معاوضہ دیا جائے۔ جب حکومت ترقیاتی کام کے لیے کسانوں کی زمین لے رہی ہے تو ان کے اور ان کے خاندان کے مستقبل کو بھی ترقی سے جوڑا جائے، انہیں سرکل ریٹ بڑھا کر معاوضہ دیا جائے۔ پیر کو سماج وادی پارٹی کے ریاستی صدر دفتر میں منعقد پریس کانفرنس میں اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کو صنعتیں نہیں لگانی ہیں۔ اگر صنعتیں لگانی ہوتیں تو حکومت جن زمینوں کو بھومیا مافیا سے آزاد کرانے کا دعویٰ کرتی ہے، ان پر صنعتیں لگاتی۔ حکومت کسانوں کی زمین کیوں چھین رہی ہے؟ مسٹر یادو نے کہا کہ کسان ترقی کے خلاف نہیں ہے، لیکن کسان چاہتا ہے کہ اسے مارکیٹ ریٹ پر معاوضہ ملے۔ ترقی میں اسے بھی فائدہ ملے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے دس سالوں میں نوجوانوں کو بے روزگار کیا ہے۔ نوکریاں نہیں دیں۔ ریزرویشن چھینا ہے۔ بی جے پی چاہتی ہے کہ نوکری اور روزگار پر بحث نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ 6 ماہ میں ایک لاکھ نوکریاں دیں گے۔ صرف اسی پر بحث ہو رہی ہے۔ جولائی، اگست، ستمبر کے تین ماہ گزر گئے لیکن کسی کو نوکری نہیں ملی۔ نوکریاں صفر رہیں۔ بی جے پی حکومت نے اساتذہ، وکلا، نوجوانوں اور کسانوں سب کے ساتھ امتیاز برتا ہے۔ کیش لیس کے نام پر حکومت اساتذہ اور وکلا کو دھوکہ دے رہی ہے۔ اسپتالوں میں علاج نہیں مل رہا ہے۔ اسپتالوں کو خود علاج کی ضرورت ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے ریاست کی قانون و انتظام کی صورت حال کو برباد کر دیا ہے۔ سائبر فراڈ میں اتر پردیش نمبر ایک پر پہنچ گیا ہے۔ لکھنؤ میں ہونے والی میٹنگ میں 20 پروفیشنل انجینئر امریکہ سے پیسہ وصول کر رہے تھے۔ اتر پردیش کے لوگوں کو سائبر فراڈ میں لوٹا جا رہا ہے۔ بدایوں میں 600 کروڑ روپے کا سائبر فراڈ کر کے لوٹ لیے گئے۔ لکھنؤ میں خبریں آتی رہتی ہیں کہ ڈاکٹر، انجینئر اور پروفیسروں کے ساتھ سائبر فراڈ ہو گیا۔ وزیر اعلیٰ کو سائبر فراڈ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے، اسی لیے وہ اسے روک نہیں پا رہے ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے تمام نظام برباد کر دیا ہے۔ راجدھانی لکھنؤ میں کئی مقامات پر پانی جمع ہے۔ پریرنا استھل سے لے کر کئی جگہ پانی بھرا ہوا ہے۔ جو بند سیلاب روکنے کے لیے بنائے گئے تھے، اب وہاں سے پانی نہیں نکل پا رہا ہے۔ ریور فرنٹ پر پانی نہیں ہے، لیکن سڑکوں پر پانی ہے۔ حکومت انجینئروں کو کام نہیں کرنے دے رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ خود انجینئروں کا کام کرنے لگتے ہیں۔ جس کا نتیجہ گورکھپور میں پانی جمع ہونے کی صورت میں سامنے آ رہا ہے۔ گورکھپور میں سڑک، نالی، نالے، پل، پلیا سب کا ڈیزائن وزیر اعلیٰ تیار کرتے ہیں۔

ریبیز سے پاک اتر پردیش کی طرف ایک اہم قدم

لکھنؤ: 28 ستمبر۔ عالمی یوم ریبیز 2026 کے موقع پر، اتر پردیش حکومت کے محکمہ مویشی اور بین الاقوامی تنظیم چھپیکو کے مشترکہ زیر اہتمام ایک روزہ مشاورتی پروگرام کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر اینیمل ہسبنڈری اور ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری مسٹر مکیش کمار میشرام نے کہا کہ انسان اور جانوروں کی صحت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ریبیز جیسی مہلک بیماری کے خاتمے کے لیے مربوط حکمت عملی اور وسیع پیمانے پر عوامی آگاہی ضروری ہے۔ محکمہ ریاست کو مکمل طور پر محفوظ اور ریبیز سے پاک بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ میٹنگ کے دوران، تنظیم کے تحت ریاست میں ریبیز کی مؤثر روک تھام، 100 فیصد اینٹی ریبیز ویکسینیشن مہم اور انسانی اور جانوروں کی صحت کے محکموں کے درمیان باہمی تال میل کے ذریعے سال 2030 تک ریبیز کے مکمل خاتمے کی حکمت عملیوں پر گہرائی سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس اہم ریاستی سطح کی میٹنگ میں ڈائریکٹر (انتظامیہ اور ترقی) ڈاکٹر راجیندر پرساد، اور ڈائریکٹر (بیماریوں پر قابو پانے اور فارمز) ڈاکٹر سنگیتا تیواری کے ساتھ محکمہ کے تمام سینئر افسران، موضوع کے ماہرین اور تنظیم کے سینئر نمائندے خصوصی طور پر موجود تھے۔ مزید برآں، محکمہ مویشی نے "سیوا سنکلپ ابھیان" کے تحت ریاست کے تمام اضلاع میں خصوصی، مفت اینٹی ریبیز ویکسینیشن کیمپوں کا کامیابی سے انعقاد کیا۔ اس خصوصی مہم کا بنیادی مقصد دیہی اور شہری علاقوں میں کتوں اور دیگر جانوروں میں ریبیز کے پھیلاؤ کو روکنا اور اس مہلک بیماری کے بارے میں عوام میں شعور اجاگر کرنا ہے۔

سڑک کی بحالی میں لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی: سواتنتر دیو سنگھ

لکھنؤ: 28 ستمبر۔ ریاست کے دیہی علاقوں میں پینے کے پانی کی اسکیموں کے لیے پائپ لائن بچھانے کے دوران خراب ہونے والی سڑکوں کی مرمت کے لیے یکم اکتوبر سے 10 نومبر 2026 تک سڑکوں کی بحالی کی ایک بڑی مہم چلائی جائے گی۔ مہم کے کامیاب نفاذ کے لیے تیاریاں تیز کر دی گئی ہیں۔ ریاستی وزیر برائے جل شکتی جناب سواتنتر دیو سنگھ نے پیر کو ریاستی پینے کے پانی اور صفائی مشن کے دفتر میں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پینے کے پانی کی مختلف اسکیموں کا ڈویژن وار جائزہ لیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ایسے دیہاتوں میں جنگی بنیادوں پر زیر التواء کاموں کو مکمل کریں جہاں پینے کا پانی ابھی تک دستیاب نہیں ہے اور دیہاتیوں کو پینے کے پانی کی فوری فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ جائزہ اجلاس کے دوران وزیر موصوف نے سڑکوں کی بحالی مہم کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ مہم کے دوران پینے کے پانی کی پائپ لائنیں بچھانے کے دوران کھودی گئی سڑکوں کو ترجیحی بنیادوں پر طے شدہ معیار کے مطابق مرمت کیا جائے۔ مہم کے دوران کام کی باقاعدگی سے مانیٹرنگ کو یقینی بنانے کی بھی ہدایات دی گئیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر 10 نومبر کے بعد سڑکوں کی بحالی کے حوالے سے کوئی شکایت موصول ہوئی تو متعلقہ ادارے کے ساتھ ساتھ ذمہ دار انجینئر کا بھی احتساب کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پینے کے پانی کی اسکیموں کے کام میں کسی بھی سطح پر غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ سڑک بحالی مہم کے تحت عوام کی سہولت کے لیے جل سارتھی ایپ پر خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ دیہی علاقوں میں سڑکوں کی حالت سے متعلق شکایات کی صورت میں شہری جائے وقوعہ کی تصاویر اور ویڈیوز ایپ پر اپ لوڈ کر کے اپنی شکایات درج کرا سکیں گے۔